

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_224820**

UNIVERSAL  
LIBRARY















## تمہید

الحمد للہ وکفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفوا

نزوۃ العلماء کے روز افزون اثر کے لحاظ سے اگرچہ اب کسی مقام پر سالانہ جلسہ کی دعوت حاصل کرنی ایک حد تک دشوار نہیں رہی مگر کبھی کبھی زندہ اپنی خصوصیات و ضروریات کی وجہ سے جلسہ کے لیے کوئی مناسب مقام جو ہر طرح سے اُسکے لیے موزون ہو خود بھی انتخاب کر لینا پسند کرتا ہوں۔

اس مرتبہ چونکہ قوم کے باجمیت اور مخیر اصحاب کی نگاہ التفات دارالعلوم کی موجودہ نامکمل عمارت کی طرف مائل کرنے کی ضرورت تھی جسکی تعمیر ازبیدہ جلد محترمہ ہزارہائیں

تو اب صاحب بہادر بھاولپور و ام اقبالہ کی بے نظیر فیاضی سے شروع کی گئی تھی اور نصف سے زائد تیار بھی ہو گئی تھی اور بعض وجوہ سے جبکا ذکر آپ خان بہادر میر جعفر حسین صاحب انجیر کی تقریر میں پائین گئے زمانہ نے اسکی اجازت ندی کہ تکمیل تک پہنچائی جائے، نیز دارالاقامہ کے لیے ابھی تک کافی سرمایہ فراہم نہیں ہوا تھا اس لیے ضرورت تھی کہ اسکی طرف نگاہ میں کی توجہ مبذول کی جائے جسکے بغیر نہ تو درس کے لیے کوئی جگہ نکالی جاسکتی ہے نہ طلباء کے لیے ماند و بود کا انتظام ہو سکتا ہو اس لیے ضرورت تھی کہ اس سال لکھنؤ میں ندوۃ العلماء کا اجلاس سالانہ منعقد ہو اور نا مکمل عمارت میں ہونا کہ لوگوں کو اسکی اہمیت کا صحیح اندازہ ہو سکے ارکان ندوۃ العلماء کو اسکی بھی شکایت تھی کہ بزرگان اودھ کی نظر التفات ندوہ اور دارالعلوم کی جانب نہیں ہو اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسا ہی تھا خواہ اسکی سبب ہو کہ ہم نے کبھی اپنی ضرورت ان کے سامنے ظاہر نہیں کی، نہ جس طریقہ سے کرنا چاہیے تھا انکی توجہ اپنی جانب مائل کی یا انکے کثرت مشاغل نے اسکی اجازت نہیں دی کہ وہ ہماری طرف متوجہ ہوں، بہر حال ارکان ندوۃ العلماء نے مناسب خیال کیا کہ ندوہ کا اجلاس اس سال لکھنؤ میں ہونا چاہیئے۔

علاوہ اس کے لکھنؤ کو باعتبار علم و تمدن کے ہندوستان کو دوسرے ممتاز شہروں میں جو درجہ حاصل تھا وہ بھی اس بات کا مقتضی تھا کہ ندوۃ العلماء کے سالانہ اجلاس کبھی کبھی اس شہر میں ہوتے رہیں۔

ان تمام باتوں پر غور کر کے ندوۃ العلماء کے جلسہ انتظامیہ میں جو دارالعلوم کے قائم عمارت میں اسی غرض سے منعقد کیا گیا تھا یہ تجویز نہایت سرت کے ساتھ منظور کی گئی اور ۶۔۷۔۸۔ اپریل ۱۹۱۲ء کی تاریخ میں جنن ایشر کے ایام تعطیل بھی پڑتے ہیں مبارک

جلسہ کے لیے انتخاب کی گئیں اور اس تجویز کے عمل میں لانے کے لیے جسکے دردمندان  
 اقوم و حامیان اسلام بے حسیتی کے ساتھ مدت سے مشتاق تھے حسب دستور سابق ایک  
 کمیٹی منتظرہ قرار دی گئی جسکے سرگرمی لکھنؤ بار کے سربراہ اور دہ ممبر جناب مسٹر ممتاز حسین  
 صاحب بی۔ اے بیرسٹر ایٹ لا۔ اور اس کمیٹی کے پریسیڈنٹ او وہ کے  
 نامور اور ہمدرد قوم رئیس عالیجناب آنر بیل سر راجہ تصدق رسول خان بہادر  
 کے سی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ تعقدار جہانگیر آباد قرار پائے اور ہم نہایت خوشی سے اس بات کا  
 اعتراف کرتے ہیں کہ جس ہمدردی، استقلال، اور مستعدی کے ساتھ استقبالی کمیٹی کے  
 ممبروں نے عموماً اور مسٹر ممتاز حسین صاحب نے خصوصاً جلسہ کا انتظام کیا اور ہمارا  
 ہاتھ بٹایا وہ قابل شکر گزاری ہے۔ زیادہ سرت اس بات کی ہو کہ شکریہ ادا کرنے میں ہم تنہا  
 نہیں ہیں بلکہ بہت سے معزز افراد قوم جو اس قسم کے علمی و ادبی جلسوں میں شرکت کے  
 عادی ہیں اور انھیں اس قسم کے کاموں کا تجربہ ہے ہمارے شریک ہیں جو دل سے  
 ممبران کمیٹی کے حسن انتظام کی داد دیتے ہیں اور ان کے کاموں کی قدر کرتے ہیں نیز اس  
 رو داد کے پڑھنے سے ان کے کاموں کا خاکہ کچھ نہ کچھ آپ کے ذہن میں بھی آجائے گا اگرچہ  
 اسکا کافی علم خود شریک ہونے پر منحصر تھا۔

بہر حال دو مہینے پہلے سوجبہ کا انتظام نہایت مستعدی و سرگرمی سے شروع کر دیا گیا  
 اور استقبالی کمیٹی کے جلسے ہر اتوار کو انتظامات پر غور کرنے اور فروگزاشتوں کی اصلاح  
 کے لیے منعقد ہونے لگے، جن میں ممبران کمیٹی، باوجود ذاتی مشاغل کے شریک ہوئے  
 اور تمام مباحث میں جوش و خلوص کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔

جسوقت خیال آتا تھا کہ اس اجلاس کی اہم تجاویز پر غور کرنے اور اپنی راپوں سے

مستفید کرنے کے لیے بزرگان قوم و دراز مقامات سے کثیر تعداد میں تشریف لا کر اسکی اہمیت میں انصاف کرینگے تو ممبران کمیٹی کی سرگرمی و مستعدی ترقی کر جاتی تھی اور امید افزا حوصلے پیدا ہوتے تھے۔

اسی لحاظ سے اخباروں کے ذریعے سے عام اعلان تمام ملک میں کر دیا گیا تھا، اور آخر فروری سے طلباء کے وفد اکثر مقامات پر روانہ کیے گئے تھے جنہوں نے باہنہ فیض آباد، ردولی، دریا باد، کاپنور، اوناؤ، راسے بریلی، پرتابگڑھ، سلطانپور، راپٹو مراد آباد، بستی، خیر آباد، گورکھپور، علیگڑھ، آگرہ، گیا اور ٹپتہ تک دورے کیے اور بزرگان قوم کو مدعوہ کے مقاصد اور دارالعلوم کی تعلیم و تربیت پر عیاں و اوقات ہونیکا موقع دیا، نیز شمس العلماء مولوی شبلی صاحب فغانی اور مولانا سید عبدالحی صاحب نے بنفس نفیس بعض مقامات پر جا کر مدعوہ العلماء کے مقاصد و اغراض لوگوں کے ذہن نشین کیے اور مدعوہ العلماء کے سرگرم و کلام مولوی غلام محمد صاحب شملوی اور مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری نے بجد تڑپ ہی اور جانفشانی کے ساتھ ملک میں دورے کیے اور شرکاء جلسہ ہونے کے لیے لوگوں کو دعوت دی۔

ہم ان بزرگوں کا شکریہ ادا کیے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے طلباء سے نہایت ہمدردی بڑاؤ کیا اور نہایت فیاضی سے مدعوہ کی مالی اعانت بھی کی اور نہ خود کی بلکہ دوسرے صحابہ کو کٹھی اعانت پر آمادہ کیا۔

اس جلسہ کی اہمیت، نہ صرف اسکی اہم تجاویز کی بنا پر تھی بلکہ ایک بڑا حصہ ان بعض تجاویز کو عملی صورت میں دکھانیکا تھا جو اجلاس دہلی میں پاس ہوئی تھیں اور جو قومی ضروریات کے لحاظ سے ایک امتیازی حالت رکھتی تھیں۔

جلسہ دہلی میں ایک نہایت ضروری تجویز ایسے عربی لغت یا ڈکشنری تیار کرنیکی بابت پاس ہوئی تھی جو ان معرب اور ذیل الفاظ کو شامل ہو جو زمانہ حال کے تمدن اور اُسکے سائنٹفک ایجادات و علمی و تجارتی اصطلاحات کی وجہ سے عربی زبان میں خلل ہو گئے ہیں، اگرچہ صرف معرب و ذیل الفاظ کا لغت تیار کرنا کوئی بات نہیں ہے، اب سے صدیوں پیشتر مسلمانوں کی ہمہ گیر توجہ اس جانب منتقل ہو چکی ہو لیکن یہ کوئی ایسا کام نہیں جس کا ایک مرتبہ پورا کر لینا آئندہ نسلوں کو بھی کافی ہو سکے، جس طرح زمانہ کو ایک حالت پر قرار نہیں اُسی طرح زبان کا بھی کوئی خاص معیار نہیں، خود اپنے تمدن کے آثار چڑھاؤ اور دوسری ہمسایہ قوموں کے تغیر و تبدل کا اثر جتنا جلد زبان پر نمایاں ہوتا ہوا اُننا کسی چیز پر نہیں ہوتا،

انھیں وجہ سے ندوۃ العلماء نے اس تجویز کو ضروری خیال کر کے دہلی کے اجلاس میں پاس کیا اور مولوی سید سلیمان صاحب نائب دیب دار العلوم نے بنگلے متعلق یہ کام کیا گیا تھا نہایت کوشش سے دو سال کے اندر ایسی عربی ڈکشنری تیار کر لی جو چار ہزار معرب و ذیل الفاظ کی جامع ہے، وہ ڈکشنری چھپوادی گئی اور اہلی مجلس دین پیش کی گئی جیسا کہ رواد سے معلوم ہوگا۔

دوسری تجویز جو جلسہ دہلی میں پاس ہوئی تھی وہ زبان انگریزی میں ایک مستند و ضیح ترجمہ قرآن کی ضرورت تھی چونکہ نواب عماد الملک بہادر مولوی سید سلیمان صاحب بنگرامی سے بڑھ کر اس کام کا ہندوستان میں کوئی اہل نہ تھا اور وہ خود ترجمہ کا کام شروع کر چکے تھے اس لیے اُن سے خواہش کی گئی کہ وہ ازراہ عنایت ہماری اس خواہش کو قبول فرمائیں، جس قدر ترجمہ ہوتا جائے وہ ندوہ میں بھیجتے جائیں تاکہ اُن

علماء کو انگریزی و عربی زبانوں میں مہارت رکھتے ہیں دکھایا جائے اور ان سے مشورہ حاصل کیا جائے تو اب صاحب مدرج نے اپنے خلوص و نیک نیتی سے یہ خواہش خوشی سے منظور کی اور نہایت محنت سے ترجمہ شروع کیا چنانچہ اب تک نو پاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے اور اس کے اجزاء اس اجلاس میں پیش بھی کیے گئے۔

تیسری تجویز اعلاہ تاریخی کو کورس سے خارج کرانے کی بابت تھی اس شعبہ کی لٹریچر اس کے بارے میں اس کی کامیابی کا بھی اندازہ ہوگا،

چوتھی تجویز قس علی الاولاد کے بابت تھی اس کے متعلق اتنا کہنا کافی ہے کہ سب مسئلے حل ہو چکے ہیں صرف ضابطہ کی کارروائی باقی رہ گئی ہے۔

ان سب تجاویز کو عملی صورت میں پیش کر چکی وجہ سے جو اہمیت و فوقیت اس اجلاس کو ہونیوالی تھی اس سے یہ خیال پیدا ہونا ضروری تھا کہ نہایت کثرت سے بزرگان قوم شرکت کرینگے اس لیے نہایت مستعدی اور سرگرمی سے اس کا انتظام کیا جا رہا تھا اور فی الواقع یہ خیال صحیح ثابت ہوا اور باوجودیکہ انھیں تعطیلوں میں اولڈ انڈیا سوسی ایسٹ انجمن حمایت اسلام، مومل انصار، افتتاح دارالحدیث مدرسہ اسلامیہ بمبئی کے جلسے ہونیوالے تھے تمام اطراف ملک سے ہندوۃ العلماء کے بھی خواہان اسلام کو کھینچ لائی، سب سے زیادہ قابل فخر و مبارکات ممالک اسلامی کے عظیم الشان مصلح اور مفتی محمد عبدہ مرحوم کے علیہ رشید علامہ سید رشید رضا ایڈیٹر المنار کی شرکت تھی جو باوجود انتہائی موانع کے باوجود اس کے کہ ان کے بھائی قریب تر زمانہ میں شہید کر دیے گئے تھے اور مقدمہ کی کارروائی جاری تھی باوجود اس کے کہ مدرسۃ الدعوة والارشاد کا کام جسکو علامہ مدرج نے وہ ہی کے انداز پر قائم کیا، ابتدائی حالت میں تھا اکیس دن کی بھری مسافت طے کر کے



اور شہداء سفر اور اخراجات کا بار برداشت کر کے صرف ندوہ کی شرکت کی غرض سے  
ہندوستان تشریف لائے۔

اُن کو جس چیز نے ہندوستان کے دور دراز سفر پر مجبور کیا، وہ ایک دعوت نامہ  
تھا جو جلسہ سالانہ کے موقع پر اُنھیں بھیجا گیا تھا، اس زمانہ میں انجمنوں کے جلسے اور اُن کے  
دعوت نامے ایک رسمی چیز ہو گئے تھے، اُن میں اس قدر شش نہیں ہو سکتی کہ ضرر  
سے ایک ایسے کثیر الاشغال بزرگ کو کھینچ لائے، اُن کو جو چیز ہندوستان لائی وہ ندوۃ العلماء  
کے مقاصد کی عظمت تھی جس کو خود اُنھوں نے اپنے مدرسہ دعوتہ الارشاد کا سنگ بنیاد  
قرار دیا ہے، ان مقاصد نے اُن کو مجبور کیا اور وہ ہندوستان کے سفر کے لیے  
آمادہ ہوئے۔

۲۲۔ مہیچ کو مہلبی تشریف لائے اور وہاں کے بڑے بڑے معززین رؤسا اور  
اہل عرب نے آپ کا خیر مقدم کیا چند روز کے قیام کے بعد وہ مہلبی سے وہلی کو روانہ ہوئے  
دہلی سے لاہور تشریف لے گئے اور ۲۴ اپریل کو ندوۃ العلماء کی شرکت کے لیے لکھنؤ  
کو سفر فرمایا، اسٹیشن پر خاص طور سے استقبال کے لیے تیاریاں کی گئی تھیں، تمام  
شہر میں اُن کے استقبال کے لیے جلی حروف میں اشتہارات چسپان کیے گئے تھے،  
معززین و اکابرین کی خدمت میں خطوط روانہ کیے گئے تھے، اس بنا پر اسٹیشن پر چڑھا  
کثرت سے لوگ جمع ہو گئے تھے اور علما، طلباء، رؤسا، غرض ہر طبقے کے صحابہ استقبال  
کے لیے تشریف لائے تھے جن میں سے بعض اصحاب باہر سے صرف اسی غرض سے  
آئے تھے، آنریبل سر راجہ محمد علی محمد خان صاحب بہادر والی محمود آباد نے اُنکی سواری  
کے لیے خاص طور پر اپنی گاڑی بھیجی تھی۔

اسٹیشن پر آٹھ بجے سے لوگ جمع ہونے شروع ہوئے، علامہ رشید رضا  
 ۹ بجے پنجاب میل سے مع مولوی عبدالحی صاحب جی بغدادی کے تشریف لائے سید صاحب  
 مروج کے گاڑی سے اترتے ہی معافہ و مصافحہ کے لیے پر جوش مسلمانوں کا وہ ہجوم ہوا  
 کہ شبکل لوگ ان تک پہنچ سکتے تھے، درمیان سے گزرتے ہوئے وہ باہر تشریف  
 لائے اور راجہ صاحب موصوف کی پر تکلف فٹن مین بیٹھ گئے، گاڑی نصف راہ تک  
 آہستہ آہستہ چلی، پیچھے پیچھے روسا کی گاڑیاں تھیں، ساتھ ساتھ دارالعلوم کے طلباء اور  
 پر جوش مسلمانوں کی ایک جماعت تھی یہ سب ٹھہر ٹھہر کر ”ابلا و سہلا و مرجا“ کے نعرے بلند  
 کرتے تھے، اور سید صاحب کا متانت آمیز بسم اسکا جواب دیتا تھا، لیکن نصف راہ سے  
 مسلمانوں نے جوش مسرت سے گاڑی کے گھوڑے کھول دیے اور مسٹر ممتاز حسین صاحب  
 بیرسٹر کے مکان تک جہاں آپ فروکش ہوئے تھے) خود گاڑی کھینچ لائے۔

راستے میں عام لوگ اور دکاندار مسلمانوں کے اس نہبی جوش و ولولہ اور انھوں نے سلامی  
 کی اس زندہ تصویر کو دیکھنے کے لیے اپنے اپنے گھروں سے نکل آئے، راستے میں ہر جگہ  
 غیر اسلامی افراد اس اسلامی منظر کو تعجب و حیرت کی ساتھ دیکھتے تھے، مسلمان ہر جگہ جوش  
 کے ساتھ سلام کے لیے ہاتھ اٹھاتے جاتے تھے اور سید صاحب اسی متانت آمیز  
 بسم کے ساتھ ہاتھ اٹھا اٹھا کر اسلامی بھائیوں کے سلام کا جواب دیتے جاتے تھے۔

طلباء کا جوش و خلوص کے ساتھ گاڑی کھینچنا، راستہ بھر، ابلا و سہلا و مرجا، کے  
 نعرے بلند کرنا اور جناب مروج کا متانت آمیز بسم کے ساتھ جواب دینا اسلامی شوکت کا  
 زمانہ گذشتہ یا دولہائے اور اسلامی شان کے دوبالا کرنے کے علاوہ ایسا منظر تھا جو کبھی چشم  
 دل سے اوہل نہیں ہو سکتا اور آنکھوں ہی کے ذریعے سے اس منظر کا لطف اٹھایا جاسکتا

تھا، کافون کی راہ سے اُسکا دھوا سا خاکہ بھی ذہن میں نہیں آسکتا۔

## رپورٹ کمیٹی استقبالی

جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب کرٹری استقبالی کمیٹی نے جس فیاضی و ایثار کے ساتھ اپنا عزیز و پر از مشاغل وقت ندوۃ العلماء کے جلسہ میں صرف کیا اُسی سے باوجود بار بار شکریہ ادا کرنے کے ہم عمدہ برائین ہو سکتے اسپر استقبالی کمیٹی کی رپورٹ لکھنے کی اُن سے درخواست کرنا نہایت بے موقع تھا اس لیے ہم مفصل رپورٹ پیش کرنے سے معذور ہیں، اُس علم کی بنا پر جو ہمیں انتظامات اور کارکنوں کے کام کو دیکھا حاصل ہوا ہم انتظامات کی تفصیل اور متظلمین کی تقسیم اور گوشوارہ جمع خرچ درج کرتے ہیں۔

## فہرست ممبران استقبالی کمیٹی

- ۱۔ عالیجناب راجہ سر صدق رسول خان بہادر کے۔ سی۔ ایس آئی راجہ جہانگیر آباد۔
- ۲۔ جناب مسٹر ممتاز حسین صاحب۔ بی۔ اے۔ بیرسٹریٹ لا
- ۳۔ جناب آرنیبل مسٹر محمد سیم صاحب ایڈووکیٹ۔
- ۴۔ جناب ڈاکٹر ناظر الدین صاحب۔ ایم۔ پی۔ ایچ ڈی بیرسٹریٹ لا۔
- ۵۔ جناب مسٹر و ہاج الدین صاحب بیرسٹریٹ لا۔
- ۶۔ جناب مولوی عبدالقادر صاحب نیشنل ٹیچنگ کلچر۔
- ۷۔ جناب مولوی بدیع الرحمن صاحب منصف۔
- ۸۔ جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل۔

- ۹۔ جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ہائیکورٹ۔
- ۱۰۔ جناب منشی اطہر علی صاحب بی۔ اے۔ وکیل
- ۱۱۔ جناب مولوی نظام الدین حسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ وکیل ہائیکورٹ
- ۱۲۔ جناب منشی سخاوت علی صاحب مینوسپل کمشنر لکھنؤ۔
- ۱۳۔ جناب صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خان صاحب بہادر۔
- ۱۴۔ جناب نواب سید مرتضیٰ احسن خان صاحب۔
- ۱۵۔ جناب منشی محمد اقصیٰ علی صاحب رئیس فینانشل سکرٹری ندوۃ العلما۔
- ۱۶۔ جناب شمس العلماء اللہ شاہی نغانی معتمد دارالعلوم ندوۃ العلما۔
- ۱۷۔ جناب لانا حکیم سید عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلما۔
- ۱۸۔ جناب مولوی عزیز مرزا صاحب مہتمم انجمن ترقی سکریٹری آل انڈیا مسلم لیگ۔
- ۱۹۔ جناب حکیم حافظ عبد الولی صاحب۔
- ۲۰۔ جناب حکیم عبد الرشید صاحب۔
- ۲۱۔ جناب حکیم عبد القوی صاحب۔
- ۲۲۔ جناب ڈاکٹر کریم حسین صاحب۔
- ۲۳۔ جناب حکیم کمال الدین صاحب۔
- ۲۴۔ جناب حکیم عبد الحمید صاحب دریا بادی۔
- ۲۵۔ جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب۔
- ۲۶۔ جناب شیخ سخاوت حسین صاحب تاجر عطر و چوک۔
- ۲۷۔ جناب فضل الیوبی صاحب۔

- ۲۸ جناب ارغندہ عابد علی صاحب خطار امین آباد۔
- ۲۹ جناب بابو منصور علی خان صاحب گوڈس انسپکٹر اور دھڑ وکیل فٹڈریلوے۔
- ۳۰ جناب عبد الزاق صاحب سوداگر امین آباد یارک۔
- ۳۱ جناب حافظ قطب الدین صاحب تاجر کتب چوک۔
- ۳۲ جناب حافظ عبدالستار صاحب تاجر کتب چوک۔
- ۳۳ جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد یارک۔
- ۳۴ جناب قاضی نظیر احمد صاحب۔
- ۳۵ جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت۔
- ۳۶ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر نبالوے خوردنی چوک۔
- ۳۷ جناب بلند خان صاحب کو تو ال صدر بازار۔
- ۳۸ جناب ممتاز علی خان صاحب صدر بازار۔
- ۳۹ جناب خلیل احمد صاحب آئری سکریٹری ایک آف فٹڈ لکھنؤ۔
- ۴۰ جناب سید میر جان صاحب مالک مسلم گزٹ لکھنؤ۔
- ۴۱ جناب محمود شاہ صاحب۔
- ۴۲ جناب حبیب الرحمن صاحب۔
- انکے علاوہ اور بھی پر جوش و ہمدرد اصحاب تھے جنہوں نے نہایت سرگرمی سے اپنے فرائض انجام دیے، انکے نام آپ انکی خدمات کے سلسلہ میں پائینگے۔
- استقبالی کمیٹی نے تقسیم عمل کے طور پر خاص خاص انتظامات کیلئے خاص خاص جماعتوں کو یا اصحاب کو نامزد کرویا تھا جس سے انتظامات میں نہایت سہولت و

آسانی ہوئی۔ اور ہر جماعت کے ساتھ طلبائے دارالعلوم کے وائسٹرون کی جماعت امداد و اعانت کیلئے موجود تھی، اور انتظامات اور کارکنوں کی تفصیل یہ ہے۔

## انتظام استقبال مہمان

جناب منصور علی خان صاحب گوڈس انسپکٹر و دھروہ ریلوے سٹیشن صاحب۔ جناب ڈاکٹر کرم حسین صاحب۔ جناب منشی محمود علی صاحب تاجر امین آباد پارک۔ جناب سید میر جان صاحب سکرٹری سلم کلب مالک سلم گزٹ۔ جناب حبیب الرحمن صاحب۔ جناب ڈاکٹر ناظر الدین صاحب۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ پیر ٹرائٹ لا۔

## انتظام قیام و اسایش مہمانان

جناب مولوی عبدالقادر صاحب پشروٹی کلکٹر۔ جناب میر احمد حسین صاحب تاجر تنباکو۔ جناب منشی دلاور علی صاحب تاجر خشت۔ جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب۔ جناب داروغہ عابد علی صاحب عطار نظیر آباد۔ جناب فضل ابوبی صاحب۔ جناب منشی سخاوت علی صاحب۔ جناب قاضی نظیر احمد صاحب۔ جناب حکیم کمال الدین صاحب۔ جناب شیخ نظیر محمد خان صاحب مالک نعل۔ جناب حکیم عبدالقوی صاحب۔ جناب منشی محمد حسین صاحب تحصیلدار۔

## انتظام طعام برائے مہمانان

جناب حکیم حافظ عبدالولی صاحب۔ جناب میر احمد حسین صاحب تنباکو۔ جناب علی محمد صاحب۔ جناب حافظ قطب الدین صاحب۔ جناب سید حسن شاہ صاحب۔

## انتظام دکان طعام برافزیران

جناب نشی دلاور علی صاحب تاجر شست۔

## انتظام آرائش مقام جلسہ

جناب سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکوٹ۔

جناب خواجہ سید اصغر حسین صاحب عرف پیائے صاحب۔

جناب خواجہ سید رشید الدین صاحب عرف اچھے صاحب۔

جناب تیسف علی صاحب منچر ہوٹ ڈرائنگ اسکول لکھنؤ۔

جناب نشی الطر علی صاحب بی اے وکیل۔ جناب نشی صدیق احمد صاحب۔ جناب جالعلی خان صاحب۔

## انتظام دفتر واقفیت عامہ

جناب حکیم عبدالحسین صاحب دریا بادی۔

## انتظام تقسیم ملک شرکت جلسہ

جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ۔

## انتظام حفظ صحت و دوا خانہ

جناب حکیم عبدالرشید صاحب و جناب حکیم عبدالحسین صاحب

## انتظام دارالتفک

طلباء دارالعلوم کی انجمن المعین نے دارالتفک کا انتظام کیا تھا اس دکان  
میں ہر طرح کا سامان تفک موجود تھا جس سے محرمزعمانون کو نہایت آسائش ہوئی۔

گوشوارہ جمع خراج اجلاس سیزدسم ندق اعلا

(کتاب کے آخرین ملاحظہ ہو)





کارروائی جلسہ ۶ اپریل ۱۹۱۲ء

## اجلاس اول

۶ اپریل کی صبح سے دارالعلوم کے زیر تعمیر مکان بین قومی چیل ہیل اور زندہ دلی کے آنا نظر آنے لگے معزز مہمانوں کی آمد کا سلسلہ اگرچہ ۶ اپریل ہی سے شروع ہو چکا تھا اور برابر ایک جاری تھا، دارالعلوم کے کمرے جو مہمانوں کے ٹھہرنے کے لیے مخصوص کر دیے گئے تھے، علاوہ شہر کے بعض معزز اصحاب کی کوٹھیوں کے جنہیں مہمان ٹھہرائے گئے تھے، بالکل پر ہو چکے تھے۔ اجلاس کا وقت ۱۲ بجے سے تھا لیکن دُور شوق کی یہ حالت تھی کہ آٹھ بجے ہی بجے سے ہال، اور اس کے دونوں جانبی صحنچیان بھر گئی تھیں اور شوق و انتظار کی بھینی حاضرین کے چہروں سے عیاں تھی، آٹھ بجے علامہ سید رشید رضا موٹر پر تشریف لائے اور تمام لوگ تقسیم کے لیے اکھڑے ہو گئے اور جوش کے ساتھ اہلاد و سہلا و مرجا کی آواز بلند ہوئی، ٹھیک ۱۲ بجے جلسہ کا افتتاح ہوا جیادکہ ندوۃ العلماء کے اجلاسوں کا عام قاعدہ ہے پہلے مولوی عبدالحق صاحب حتی بغدادی اسٹنٹ پروفیسر عثمان کالج علیگرھ نے نہایت

خوش الحافی کے ساتھ عربی لہجہ میں چند آیتیں قرآن مجید کی تلاوت کیں جبکہ تمام مجمع نے بہت  
 خشوع و خضوع کے ساتھ سنا اس تلاوت نے ایک ایسی کیفیت قلوب پر طاری کر دی تھی  
 جو بیان نہیں کیجا سکتی، اسکے بعد جلسہ کی اصلی کارروائی شروع ہوئی، جناب آئیل  
 سر راجہ صدق رسول خان بہادر کے - سی۔ ایس۔ آئی۔ پریسیڈنٹ  
 استقبالی کمیٹی - بعض وجوہ سے تشریف نہ لاسکے تھے اس لیے بجائے اُنکے مسٹر  
 ممتاز حسین صاحب بیرسٹرایٹ لاسکرٹری استقبالی کمیٹی نے راجہ صاحب  
 کی جانب سے مہمانوں کا خیر مقدم ادا کرتے ہوئے ایک پُر جوش تقریر کی جس میں مدوۃ العلماء  
 کے انوعرض مقاصد پر بھی روشنی ڈالی گئی تھی مگر افسوس ہے کہ یہ تقریر زبانی بیان  
 کی گئی تھی اور جلسہ کے بعد جناب مقرر کو اس بات کا موقع نہیں ملا کہ وہ اسکو اپنی یادداشت  
 سے قلمبند فرماتے

اس تقریر کے بعد مدوۃ العلماء کے اجلاس سیزم کے لیے صدرین کا انتخاب کیا گیا  
 صدارت کے لیے جن بزرگوں پر نظر پڑتی ہے اُنکے لیے صرف یہی ضروری نہیں  
 ہے کہ ملک میں عام اثر رکھتے ہوں، ذمی و جاہت ہوں، روشن خیال ہوں، بلکہ  
 اُس کے ساتھ ہی یہ بھی شرط ہے کہ وہ اسلام و علوم اسلام کے بہت بڑے حامی ہوں  
 کسی معزز و قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہوں، جلسہ میں اگرچہ ان صفات کے بزرگ و فضیل  
 اور بھی تھے لیکن اُن اوصاف و حیثیتوں میں جو درجہ علامہ سید رشید رضا ایڈیٹر المآ  
 کا تھا وہ بالاتر تھا اس لیے مدوۃ العلماء کی صدارت کے لیے آپ سے بڑھکر کوئی مؤذن  
 نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی نے آپ کو تعارف کراتے ہوئے  
 آپکی صدارت کی تحریک کی اور اُسکے ساتھ ایک مختصر تقریر کی جس میں آپ نے افسوس کے

کہا کہ اگرچہ علامہ مدوح ہندوستان میں نادائیت کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں لیکن انکی عام وجاہت و ہرول عزیزی معلوم کرنی ہو تو آپ انھیں عرب، شام، مصر، قسطنطنیہ، اطالیہ، المغرب، یونیس البحرانز، روس اور ممالک یورپ میں پوچھ لیجیے روشن خیالی کی نسبت اتنا کہنا کافی ہے کہ آپ نے مفتی محمد عبدہ جیسے عظیم الشان مصلح کے شاگرد شید ہونے کے علاوہ خود بھی باوجود انتہائی صعوبتوں کے عرصے سے اصلاح کا کام نہایت سرگرمی و ایثار کے ساتھ جاری کر رکھا ہے اور اسی غرض سے چودہ سال سے المنار نہایت آب و تاب و آزادی کے ساتھ نکال رہے ہیں جسکے پاکیزہ مضامین کی اسلامی ملکون میں دھوم ہے، اسلام و علوم اسلام کی حمایت کا شغف اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ آپ نے مصائب سفر برداشت کیے تمام ترکی کا سفر کیا اور مصر میں ایک کالج دینی تعلیم کے لیے جسکا نام مدرسہ دعوت والا رشاد ہے قائم کر لیا ہے جسکے لیے ایک لاکھ پڑھ کا اگر انقدر عطیہ شیخ الاسلام کی جانب سے ملتا تھا مگر آپ نے صرف اس بنا پر لینے سے انکار کر دیا کہ آزادی میں خلل آئے گا لیکن جو صفت نہ وہ میں اور آپ میں مشترک ہے وہ یہ ہے کہ آپ بھی پالیٹکس سے علیحدہ رہتے ہیں، آپ نے مصر والوں کو اس بات پر متوجہ کیا ہے کہ اگر ہمیں ترقی کرنا ہے تو پالیٹکس سے علیحدہ رہو۔

اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کا کورسی تائید کی اور آپ بالاتفاق رئیس مجلس منتخب ہوئے اور کرسی صدارت پر جلوہ افروز ہو کر آپ نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ ایک مبسوط و مغز تقریر فرمائی جنی اہمیت شوق حکاک کے خطبوں کو یاد دلانی تھی اور عرب کی قادر الکلامی، زور کلام گرمی بیان اور قوت تاثیر زندہ شہادت تھی اگرچہ آپ نے تقریر عربی زبان میں کی اس وجہ سے اس تقریر کو جلسہ کا

ایک نہایت مختصر گروہ سمجھ سکتا تھا لیکن سید صاحب کے لب و لہجہ، جوش، حرکات و سکنات، روانی بیان، اور جابجا قرآن مجید کی آیتوں کا اقتباس اور اُن سے استدلال یہ تمام چیزیں ایسی تھیں جنہوں نے ہر شخص کو جو حیرت بنا دیا تھا اور اسلام کی پاک ندی زبان کی عظمت درود یوارستہ نمایاں ہو رہی تھی،

خلاصہ تقریر افتتاحی جناب علامہ سید رشید رضا آفندی حسینی

### صدر انجمن جلسہ ندوۃ العلماء

حضرات علمائے اسلام و مسلمانان ہند! میں ندوۃ العلماء کا نہایت ممنون ہوں کہ انجمن اُسکے سالانہ اجلاس میں شریک ہونے کی دعوت دیکھی جب یہ دعوت میرے پاس پہنچی تو میں مدرسہ دعوت و ارشاد کی بنیاد رکھنے اور اُسکے لیے مدرسوں اور پروفیسروں کا انتخاب کرنے اور تمام فہرری سامان مہیا کرنے میں مشغول تھا، میرے دل میں مدت سے آرزو تھی کہ ہندوستان کی میں سیر کروں اور بیان کی اُن کوششوں کا مطالعہ کروں جو مذہبی تربیت اور تعلیم کے باب میں مسلمان کر رہے ہیں۔ باوجود سخت مشغول ہونے کے یہ آرزو غالب آئی اور میں نے مدرسہ دعوت و ارشاد اور المنار کے کاموں کو چھوڑ کر ندوہ کی دعوت کو قبول کر لیا گو کہ موقع اس بات کا تھا کہ میں ایسی مشغولیت کے وقت مصر و ایک اہم باہر نہ جاؤں، انجمن دعوت و ارشاد کے ممبروں نے بھی مجھے صلاح دی کہ میں ندوہ کی دعوت کو قبول کروں اور انجمن کی طرف سے ایک نمایندہ بنکر اجلاس ندوہ میں شریک ہوں، چنانچہ میں آپ کے سامنے موجود ہوں، اس وقت مسلمانوں کی شان کو بلند کرنے

اور ان میں تعلیم و تربیت پھیلانے کے متعلق جو کچھ میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ اپنی طرف سے بھی بیان کرونگا اور آپ کے مصری بھائیوں کی طرف سے بھی شک کے دلوں میں ہی فیلائنگ معجزہ زن ہے جو آپ کے دلوں میں ہے۔

اے میرے معزز اور محترم بھائیو! مجھے امید ہے کہ آپ میرے خیالات کو اس لحاظ سے نہیں سینگے کہ وہ ایک بڑے ماہر فن کے خیالات ہیں بلکہ اس لحاظ سے سینگے کہ وہ ایک خالص ہمدرد اسلام کے دل سے نکلے ہیں اگر ان میں کوئی بات ایسی ہو کہ قبول کرنے کے لائق ہو تو وہ قبول کر لی جائے اور اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو وہ معاف کر دیا جائے۔ میں پندرہ برس سے مصر میں مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے مسئلہ پر براہِ غور کرتا اور بحث کرتا رہا ہوں مصر ایک ایسا ملک ہے جہاں مسلمانوں کی تعلیم اور ترقی کی باتوں کا جاننا اور پہچانا بہ نسبت دوسرے ملکوں کے نہایت آسان ہے ایک دانائے فرنگ کا قول ہو کہ مصر دنیا نے اسلام کا سوچنے اور سمجھنے والا دماغ ہے۔

اے برادرانِ محترم! آپ پرادر ملک کے تمام مسلمانوں پر اسلام کا یہ حق کہ آپ اس کے علوم اور اخلاق کو زندہ کریں ویسا ہی ہے جیسا کہ ملک مصر کے مسلمانوں پر ہیں سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مصر اور ہندوستان میں جو قدر تعلیم و تربیت اور رائے کی آزادی اور دولت کی بہتات ہو ایسی کسی ملک میں نہیں ہو سکتی ہم پر لازم ہے کہ اس نعمت کا شکریہ ادا کریں اور اس سے فائدہ اٹھانے پر کمر بستہ ہوں۔

تاہم جیسے روسیوں کی عملداری ہو اس میں مسلمانوں نے تعلیمی ترقی پر اپنی توجہ مبذول کی ہو مگر حکومت کی طرف سے اپنی سختی کی جاتی ہے وہاں کے مسلمان مدرس مسلمانوں کو تعلیم دینے کے قصور میں جیل خانے بھیجے جاتے ہیں اور جلاوطن کیے جاتے

ہیں، روس کا ایک زبردست عالم جو عالم جان کے نام سے مشہور ہے تین سال سے مصر میں اس لیے ٹھہرا ہوا ہے کہ اُسکو اپنے وطن میں واپس جانے کی اجازت نہیں ہو، اسکا قصور یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو شہر کارزن کے نامور اسلامی کالج میں تعلیم دیتا اور اُن کے دلوں میں بیداری پیدا کرتا تھا، اسکا ایک بھائی اور ایک نائب مدرس بھی اسی قصور میں جلا وطن کر دیا گیا ہے، روسی مسلمانوں میں سے دو بھائیوں عبداللہ اور عبداللہ نے قرہ بوبی میں ایک مدرسہ کی بنیاد ڈالی تھی اور وہ اُسکو ترقی دینے میں مشغول تھے کہ گزشتہ سال کے موسم سرما میں روسی حکومت نے اُن کو جیل خانے بھیج دیا، امید تھی کہ بہت جلد کازان کے محکمہ فوجداری میں ان پر مقدمہ دائر ہوگا، مگر ایک سال گزرنے پر بھی وہ عدالت میں اب تک پیش نہیں کیے گئے، روس کے ایک اسلامی اخبار سے معلوم ہوا ہے کہ عنقریب اپریل میں اٹکا مقدمہ پیش ہوگا، روس کے نیم سرکاری اخبار، "نوی امییا" نے گورنمنٹ روس کو تحریک کی ہے کہ وہ مسلمانان ہرکستان کو تعلیم میں ترقی کرنے سے روکے کیونکہ اس سے اُن میں پولیٹیکل بیداری پیدا ہوگی، یہ حال اُن مسلمانوں کا ہے جو آپکے قریب ہی ایک یورپین سلطنت کے زیر سایہ آباد ہیں، شمال افریقہ کے مسلمانوں کا حال اُن سے بدتر ہے۔ تاتار کے مسلمان باوجود حکومت کی سختیوں کے تعلیم و تربیت کی دھن میں لگے ہوئے ہیں، وہ مصر، شام، اور حجاز میں اپنی قوم کے طلباء بھیجتے رہتے ہیں تاکہ وہ عربی زبان سیکھیں اور اپنے ملک میں واپس جا کر علم کا کام انجام دین، اُن کے بعض طلبہ قسطنطنیہ تک بھی پہنچتے ہیں تاکہ علوم جدید کی تحصیل کریں مگر ٹیونس اور الجزائر کے مسلمان جو فرانس کے زیر حکومت ہیں یہ کام بھی نہیں کر سکتے، فرانس نہایت سختی کے ساتھ انکی نگرانی کرتا ہے بعض اعضاء پت فرانسسیسی افسر اس بات کے قائل ہیں کہ ان ملکوں کے مسلمانوں

بنے حد باؤ والا جاتا ہے، فرانسیسی مدبروں میں سے بعض کی رائے یہ ہے کہ یہ دباؤ جاری رکھنا چاہیے یہاں تک کہ افریقہ کے ان ملکوں سے عربی زبان اور اسلام منجائے مگر بعض مدبر مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کی رائے دیتے ہیں جاوہ اور ملائیکہ کے مسلمانوں کی حالت تمام مسلمانوں سے بدتر ہے، ہالینڈ کی حکومت نے اُن کے گرد جمالت کی چادریوں کا کھینچ دی ہے جس سے باہر وہ نہیں نکل سکتے اگر آپ اُن مسلمانوں کی دردناک حالت معلوم کرنا چاہیں تو میں ایک انگریزی کتاب پیش کروں گا جس میں اُن کے مفصل حالات درج ہیں آپ اسکا ترجمہ کرالیں اور اخباروں میں شائع کریں آپ کو خدا کا شکر کرنا چاہیے کہ آپ کے سروں پر ایسی حکومت نہیں ہے، انگریزی حکومت کی بنیاد آزادی پر ہے اس حکومت کے سایہ میں رعایا اپنے تئیں ترقی کے بلند مراتب پر پہنچا سکتی ہے بشرطیکہ وہ عقل و درایت سے کام لے یہ بات کسی اوروپین حکومت میں کہیں نہیں ہو جو لوگ تعلیم کے کام میں مشغول ہوں اُن کو ظاہر و باطن میں سیاست سے کنارہ کش ہو جانا چاہیے، شیخ محمد عبدہ مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جس کام میں سیاست کا دخل ہو وہ بالکل خراب ہو جاتا ہے جو لوگ تعلیم کے کاموں میں سیاست کو شامل کرتے ہیں اگر اپنی حکومت کی طرف سے سختی کیجاتی ہے تو کچھ بعید نہیں ہے کیونکہ علم تمدن جسکی بنیاد تاریخ پر ہو جاتا ہے کہ حکومتیں اُن کو ششون کو معافی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتیں جو اُن کے اقتدار کے برخلاف کیجائیں اور اُن کے سوا وہ ہر بات کو معاف کر سکتی ہیں، غور کرو کہ ہمارے مذہب میں بھی خدا نے شرک کے سوا ہر گناہ کو معاف کرنے کا وعدہ کیا ہو مگر شرک کی بخشش اُسکی جناب میں بھی نہیں ہو سکتی۔ ایسی ترقی یافتہ حکومتیں موجود ہیں جو قانونی اور انتظامی معاملات میں رحم اور انصاف سے کام لیتی ہیں۔ مگر ایسی کوئی حکومت دنیا میں

نہیں ہو جو سیاسی معاملات میں رحم یا انصاف کا برتاؤ کرے، قرن اول کی اسلامی حکومتوں سے بڑھکر کوئی حکومت منصف اور مہربان نہیں تھی یہاں تک کہ فتوحات اور فوجی حکومت کے وقت بھی رحم و انصاف کا جلوہ ان کے کاموں میں نظر آتا تھا اور اسکا اقرار یورپ کے انصاف پسند مورخوں نے علی الاعلان کیا ہے چنانچہ فرانس کا نامور مورخ موسیو لیبان لکھتا ہے ”عربوں سے زیادہ رحمدل انصاف پسند فاتحوں کا سراغ تاریخ میں نہیں مل سکتا۔ اگر ہم اس موقع پر خلفائے راشدین کی حکومت سے قطع نظر کریں، کیونکہ وہ پیغمبر اسلام (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے جانشین تھے اور ان پر ہم دیگر حکومتوں کو قیاس نہیں کر سکتے تو کم سے کم بنی امیہ اور عباسیوں کی حکومتوں کو پیش نظر لاسکتے ہیں، بلاشبہ یہ دونوں حکومتیں دنیا کی قدیم اور جدید حکومتوں میں قانون و انتظام کے لحاظ سے رعایا پر سب سے زیادہ مہربان اور فیاض تھیں، مگر دیکھو کہ انھوں نے ان اشخاص کو ساتھ کیسا جا برباد کر دیا جو ان کے اقتدار کے مخالف تھے مہاتما کہ انھوں نے آل سول (علیہم السلام) کو فوج کرنے میں بھی دریغ نہیں کیا، وہ آل نبی میں سے جسکو جان پاتے تھے اس وہم سے کہ مبادا وہ انکی حکومت میں خلل انداز ہوئے تکلف قتل کر دیتے تھے بلکہ تاریخ شہادت دیتی ہے کہ حکومت کی طمع کے سبب باپ نے بیٹے کو بیٹے نے باپ کو اپنے ہاتھ سے قتل کیا ہے“

اے میرے معزز بھائیو! موجودہ حکومت آپکو اجازت دیتی ہے کہ آپ اپنی اولاد کو تعلیم و تربیت کی روشنی سے منور کریں۔ انکو اپنے مذہبی اصول و عقائد سکھائیں، انکو اسلامی فضائل کے زیور سے آراستہ کریں اور انکو دنیا و دین کی بہتری کے لیے جو جان سکھائیں اور پڑھائیں، ان تمام معاملات میں آپ ازاد ہیں بشرطیکہ انکی مذہبی و علمی انجمنیں اس حکومت کی واجبی عزت کریں اور اس کے اقتدار کے برخلاف کوئی حرکت نہ کرنے پائیں اس حالت میں اگر آپ اپنی پوری طاقت اپنی قوم میں تعلیم پھیلانے میں صرف نہ کریں



تو یہ آپ کا قصور ہے حالانکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ حکومت آپ کو دینی اور دنیوی تعلیم پر آمادہ کرتی ہے مین اس بات کو سن کر حیرت میں ہوں کہ انگریزی حکومت ہندوستان کے مسلمانوں کو ہر ماہ سے تعلیم کی طرف رغبت دلاتی ہے، وہ علیگڑھ کالج وغیرہ پرائیویٹ تعلیم گاہوں کو مالی مدد دیتی ہے۔ ندوۃ العلماء ایک مذہبی جماعت ہے اور اس کا مقصد اشاعت اسلام جو تاہم گورنمنٹ نے ایک میٹھ قطعہ زمین اُسکو بھی عطا کیا ہے اور وہ چھ ہزار روپیہ سالانہ بھی اُس کو دیتی رہتی ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے جو امدادیں آپ کو مل رہی ہیں اور جو غیر بین اسکی طرف سے دیا جا رہی ہیں اُسے قطع نظر کر کے آپ کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ حکومتیں قوموں کو ترقی نہیں دے سکتیں جب تک کہ وہ خود اپنی ترقی کے لیے سرگرمی سے کوشش نہ کریں۔ اس بنا پر واجب ہے کہ آپ اپنی ذاتی سرگرمیوں اور کوششوں پر بھروسہ کریں کیونکہ قرآن مجید باواز بند کہتا ہے کہ ہر انسان اپنی ہی کوششوں کا پھل پاسکتا ہے، لارڈ کرومر نے ایک دفعہ مصر کے ایک ممتاز شخص نے کہا کہ آپ نے مصر کی مالی حالت کو درست کیا اور جو خدمت آپ نے مصر میں انجام دی وہ حکومت کے لیے انجام دی مگر آپ نے اب تک کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے یہاں کے مسلمان ترقی کر سکیں، لارڈ کرومر نے کہا جو لوگ آپ ترقی کرنا نہیں چاہتے انکو کوئی شخص ترقی کے درجے پر نہیں پہنچا سکتا، مصریوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی ترقی اور بہبودی کے لیے خود کام کریں اور جب تک کام شروع کرینگے اور مجھ سے امداد کے طالب ہونگے تو میں انکو خوشی سے مدد دوں گا۔

اے میرے معزز ہم مذہب! ہمارے سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنی تعلیم کے طریقوں کی اصلاح کریں یہ ضرورت بدیہی ہے اور اس سے ہر شخص متفق ہے، جامع ازہر نے مورعلہ اور قسطنطنیہ کے علماء سب اس ضرورت کو محسوس کر چکے ہیں، قریب کے

دوسالوں میں انھوں نے حکام کے ساتھ ملکر کمیٹیاں کی ہیں اور اس ضرورت پر غور کیا ہے، انھوں نے تعلیم کے جدید پروگرام تیار کیے ہیں، اُن کتابوں کو تعلیم کے لیے انتخاب کیا ہے جو پہلے تعلیم میں داخل نہ تھیں اور اُن کتابوں کو نصاب تعلیم سے خارج کیا ہے جو پہلے عام طور سے پڑھائی جاتی تھیں، انھوں نے علوم جدید کی ضرورت کو بھی تسلیم کیا ہے اور نصاب تعلیم میں اُنکو شامل کیا ہے آپ نے بھی ہندوستان میں اس ضرورت پر غور کر کے اپنے قدیم نصاب تعلیم میں ترمیم کی ہے، یونیس کے علمائے بھی دو سال گزشتہ میں اپنے نظام تعلیم میں بہت سے تغیرات کیے ہیں اگرچہ بہت سے لوگ اُن ملکوں میں ایسے موجود ہیں جو تعلیم قدیم سے ایک انچ آگے بڑھنا نہیں چاہتے اور اُسکو منہمکے کمال خیال کرتے ہیں مگر تمام سوچنے والوں اور غور کرنے والوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ القاہرہ اور قسطنطنیہ میں جو نصاب تعلیم اب جاری ہو اُس میں گو نہ اصلاح ہوئی ہو مگر وہ اصلاح ابھی کمال کے درجہ پر نہیں پہنچی، قانون قدرت یہ ہے کہ سب لوگ ایک بات پر متفق نہ ہوں، قانون قدرت یہ ہے کہ کسی قوم کے بہت سے آدمی کسی تمدنی اصلاح پر فوراً راضی نہ ہوں بلکہ ایک مدت دراز گزرنے کے بعد وہ اس اصلاح کو تسلیم کریں، یہ بھی قانون قدرت ہے کہ اگر کسی نظام میں فوری تغیر کیا جائے تو وہ نظام بالکل برباد ہو جائے اس بنا پر طالبان اصلاح کو اس بات سے سنگین ہونا نہیں چاہیے کہ اُن کے گرد و پیش بہت سے آدمی قدیم نظام سے مایوس ہیں اور انکی اصلاح پر راضی نہیں ہیں، اُن کا فرض یہ ہے کہ جو اصلاح اُنکو مطلوب ہو اُسکو سرگرمی سے شروع کریں اور استقلال کے ساتھ اُس اصلاح کی حمایت کریں اُسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ رفتہ رفتہ قوم میں بیداری پیدا ہوگی اور انجام کار طالبان اصلاح کو فتح ہوگی، خدا فرماتا ہے کہ وہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم اپنی حالت کو

آپ نبیؐ ہم مسلمان اپنی تاریخ اور اپنے بزرگوں کے کارناموں سے آگاہ ہیں، ایک زمانہ تھا کہ ہماری قوم میں بڑے بڑے مذہبی پیشوا انصاف پرست عمران، عامل علسا، فیاض دولت مند، کامل صنعا، ہنرمند کاشتکار، اور نامور تاجر تھے بلکہ ہم ہر ایک علم و عمل میں دنیا کی تمام قوموں پر سبقت لے گئے تھے یہاں تک کہ ہم جس ملک میں قدم رکھتے تھے اُس ملک کے باشندے ہماری طرف کھینچتے تھے اور مذہبے بان اور اخلاق میں ہماری پیروی کرنا چاہتے تھے مگر کیا آج بھی ہم ایسے ہی ہیں؟ کیا ہم عزت اور عظمت کے آسمان سے نہیں گر گئے ہیں؟ کیا ہم ترقی کی دوڑ میں دنیا کی قوموں سے کوسوں پیچھے نہیں رہ گئے ہیں؟ کیا ہیکو اپنی گزشتہ اور موجودہ حالت پر غور کرنا اور عزت حاصل کرنا نہیں چاہیے؟ ہم سے ہر قوم آگے بڑھ گئی ہے یہاں تک کہ بت پرست لوگ بھی جو اس ملک میں اسلام کی روشنی پھیلنے سے پہلے پتھرون، جانوروں، دریاؤں اور آگ کے شعلوں کی پرستش کرتے تھے اور رختوں کے پتے کھاتے اور ننگے بدن رہتے تھے بلاشبہ ہماری حالت میں یہ تغیر خدا نے نہیں کیا ہے جب تک کہ ہمارے اپنی حالت کو بذات خود نہیں بگاڑا یا درکھو کہ یہ خدا کا اہل قانون ہو اور اُس کے قانون میں کوئی کمی بھی نہیں ہو سکتا، قرآن مجید میں مسلمانوں سے کہا گیا ہو کہ ہم دنیا کی بہترین قوم ہو جو دنیا کے باشندوں کو اچھی باتوں کی ہدایت کرنے اور بری باتوں سے بچانے کے لیے پیدا کی گئی ہے۔

کلام اسی میں جو صفات مسلمانوں کے بیان کیے گئے ہیں وہ سب ہم میں موجود تھے، ہم قومی معاملات میں نہایت آزادی سے رائے دیتے تھے ہماری علمی پیاس بھی بجھنے نہ پاتی تھی، ہمارے اخلاق پاکیزہ اور شائستہ تھے، ہم خدا کی رسی کو مضبوط پکڑے

ہوئے تھے، ہم نیک کاموں کے کرنے پر ہر وقت کمر بستہ رہتے تھے، ہم آپس میں  
 برادرانہ سلوک کرتے تھے اور ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش  
 آتے تھے، ہم قوم کے فائدوں کو اپنے ذاتی فائدوں پر ترجیح دیتے تھے، جب ہم نے  
 ان تمام صفات کو مثا دیا اور اپنے اندر سے نکال پھینکا تو خدا نے وہ نعمتیں اور برکتیں ہم سے  
 پھینک لیں جو ہمارے اسلاف پر نازل ہوئی تھیں، آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کمزور ہیں  
 فلاکت زدہ ہیں، غیروں کی نگاہوں میں ذلیل ہیں، ایک دوسرے سے حسد کرتے  
 ہیں، اور خود غرضیوں اور جاہ پسندیوں میں مبتلا ہیں، تعلیم سے بے پروا ہیں، ایک  
 دوسرے کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں، جب تک ہم اپنی برائیوں کو خود دور نہ کریں گے اور اپنے  
 نفسوں کی آپ اصلاح نہ کریں گے یہ ممکن نہیں ہے کہ خدا اکھوڑا مادہ سلفت کی کھوٹی ہوئی عظمت  
 پھر عطا کرے، ہم اپنی اصلاح اور ترقی کے لیے اُسی ہدایت پر چلنا چاہیے جس پر ہمارے  
 نامور اسلاف چلتے تھے، امام مالک فرماتے ہیں کہ امت محمدی کے متاخرین کی اصلاح  
 انہیں باتوں سے ہوگی جن سے اس امت کے متقدمین کی اصلاح ہوئی، بھلن بلاشبہ  
 ہکو اپنی اصلاح کے لیے تعلیم و تربیت پر متوجہ ہونا چاہیے، اصلاح سے مراد یہ ہے کہ ہمارے  
 اعمال ترقی کر جائیں اور ان کا رخ بہتری اور بہبودی کی طرف پھر جائے مگر اعمال علوم  
 اور اخلاق کا نتیجہ ہیں۔

جب ہم تعلیم با کرم و باطل اور مفید و غیر مفید میں امتیاز کرنے لگیں گے اور ہمارے  
 اخلاق شائستہ ہو گئے تو ہمارے اعمال بھی ایسے ہو جائیں گے کہ ہم ترقی کو بندی و رنجائیں  
 اور دینی اور دنیوی کمال کی منزلت تک پہنچائیں اس بنا پر ضروری ہے کہ ہم تربیت کے  
 طریقے اور تعلیم کے طریقے کی اصلاح ایک ساتھ کریں جو طریقہ تعلیم چند صدیوں سے ہماری

قوم میں جاری ہو اگر اُس سے ایسے علماتیار ہو سکتے جو قوم کی ترقی کی طرف لے جاتے اور اُس تنزل اور ادوار سے نکال سکتے جس میں مسلمان مبتلا ہیں تو آج ہماری فیہل حالت نہ ہوتی اور ہماری قومیت کے اعضا فاج زدہ نہوتے۔

بچوں کی تربیت کا حال یہ ہو کہ وہ گویا ہمارے نزدیک لائق بحث اور قابل توجہ نہیں ہے، اکثر مسلمان بچوں کی طرف سے بے پرواہی اور وہ اس باب میں خاندانی دستور کے پابند ہیں مگر بڑے بڑے شہروں میں بعض نئی روشنی کے مسلمان البتہ بچوں کی تربیت پر متوجہ ہیں، مگر انھوں نے اپنے بچوں کو تربیت کے لیے یورپین لیڈیوں کے سپرد کر رکھا ہو، وہ اُن بچوں کو اپنی زبان سکھاتی ہیں اور اپنی قوم کی عادتیں اُن میں پیدا کرتی ہیں، یہ حال تو چھوٹے بچوں کی تربیت کا ہو، بڑوں کی تربیت جو وعظ و نصیحت سے ہو سکتی ہو ایسے لوگوں کے حوالے کی گئی ہے جو ظاہر میں بزرگ اور نیک نظر آتے ہیں مگر حقیقت میں جاہل مفسد ہیں، مذہبی تعلیم کا یہ حال ہو کہ موجودہ طریق تعلیم بالکل بے ثمر ہے اور اُسکی اصلاح میں راہیوں کا اختلاف ہو۔

تعلیم بذات خود ایک فن ہو جو دیگر فنون کی طرح تمدن کے ساتھ ساتھ ترقی کرتا ہو جیسا کہ ابن خلدون نے لکھا ہو، ہمارے اسلاف عقل و تجربہ کی بنا پر اپنے بچوں کو حالات کے بموجب طریقہ تعلیم پر توجہ کرتے رہے، سب سے پہلا طریقہ تعلیم روایت اور املا تھا۔ یعنی اُستاد زبان سے کچھ بیان کرتا تھا اور شاگرد اُس کو سنکر یاد کر لیتے تھے، کاغذ پر لکھ لیتے تھے، اسکے بعد یہ طریقہ نکلا کہ جو باتیں یاد ہوتی تھیں یا کاغذ پر لکھی ہوتی تھیں، اُن سے نتائج نکالے جاتے تھے اور دلائل کے ساتھ ایک رائے کا مقابلہ دوسری رائے سے کیا جاتا تھا اور ایک خاص رائے کو ترجیح دی جاتی تھی اور اُسکی پیروی کی جاتی

تھی پھر رفتہ رفتہ مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھی گئیں، ان کتابوں میں جواول اول لکھی گئیں سب سے بڑی خوبی یہ ہو کہ انکی عبارت آسان ہو اور ان میں دلیلیں اور مثالیں کثرت سے درج کی گئی ہیں انکے بعد جو مصنف آئے انھوں نے پہلے مصنفوں کے ایسے بیانات کی تشریح کی جو سمجھ میں نہ آتی تھی اور ان کے محل مضامین کو تفصیل سے بیان کیا اور انکی غلطیوں کو مدلل طریقے سے بیان کیا پھر تین پست ہو گئیں اور تحقیقات کا شوق دھیا ہو گیا، اسکا نتیجہ ہوا کہ پہلی کتابوں کے خلاصے لکھے جانے لگے جس میں مختلف علوم کے ضروری قواعد و مسائل مختصر عبارت میں بیان کیے جاتے تھے اور انکے ساتھ مثالیں اور دلیلیں درج نہیں کی جاتی تھیں، پھر اختصار کے لئے یہاں تک بڑھی کہ ایک مصنف کسی علمی مسئلہ کو ایک وقت جس مختصر عبارت میں لکھتا تھا دوسرے وقت خود اسکو سمجھ نہ سکتا تھا، اس کے بعد وہ زمانہ آیا جس میں ان خلاصوں کی شرحیں اور شرحوں کی شرحیں لکھی جانے لگیں اور رفتہ رفتہ ان شرحوں پر بھی حاشیے چڑھنے لگے، اس زمانہ میں طریقہ تعلیم یہ نکلا کہ کسی فن کی کتاب استاد کے ہاتھ میں ہے اور شاگرد اس کے روبرو اول اس کتاب کا متن پڑھتے ہیں پھر اسکی شرح، پھر اسکا حاشیہ، اسکے بعد استاد تقریر کرتا ہو، ان تمام کوششوں کا نتیجہ اسکے سوا اور کچھ نہ تھا کہ ایک مختصر کتاب کی عبارت سمجھ میں آجائے اور اس عبارت کے حل کرنے کے لیے اور وہ نے جو کچھ لکھا ہو وہ بھی سمجھ لیا جائے اس بیان سے مختصر طور پر ظاہر ہے کہ طریقہ تعلیم و طریقہ تصنیف مانہ گزشتہ میں آہستہ آہستہ کس طرح بدلتا رہا ہے، یہ تبدیلیاں ایک دم نہیں ہوئیں کیونکہ زمانہ حال کی مذہب لفظوں کی طرح کوئی ایسا محکمہ تعلیم نہ تھا جسکی طرف سے تعلیم کا نصاب اور اسکے قواعد کیان طور پر تمام مدارس کے لیے شائع کیے جاتے، عباسیوں کے زمانے میں تعلیم کا ایک خاص نظام البتہ وجود تھا جسکی پیروی مدرتہ نظام

بغداد میں اور ان بڑے بڑے مدارس میں کیجانی تھی جو مدرسہ نظامیہ کے طریقے پر چلائے جاتے  
 تھے مگر نہ اُس نظام تعلیم کی عام اشاعت ہوئی نہ اُسکو ترقی دی گئی اسکا سبب یہ تھا کہ قوم  
 پر زوال آنا شروع ہو گیا تھا اور اسکے جسم میں تمدنی بیماریوں کے جراثیم اپنا اثر کرنے لگے  
 تھے یہ سچ ہو کہ امام غزالی اور ان کے شاگرد ابو بکر عربی ابن خلدون، اور شیخ زکریا انصاری نے  
 طریقہ تعلیم اور اسکے قواعد پر اپنی اپنی تصنیفات میں بحث کی مگر اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا لازم  
 یہ تھا کہ فن تعلیم ایک مستقل فن قرار دیا جاتا اور اسکے مسائل کی تحقیقات پر خاص کتابیں لکھی  
 جاتیں اور پادشاہوں کے حکم سے مدارس عالیہ اُس طریقہ تعلیم پر عمل درآمد کرتے ہوئے انکی  
 نظریں صحیح اور مفید طریقہ نظر آنا پھر کچھ مدت کے بعد اگر اس طریقہ میں کچھ نقص نظر آتے تو انکی  
 اصلاح کی جاتی جیسا کہ آجکل مہذب سلطنتوں میں کیا جاتا ہو مگر انسوس ہو کہ ایسا نہیں کیا گیا  
 کیونکہ ہماری قوم نہایت تیزی کے ساتھ زوال و تزلزل و تذبذب کی طرف جا رہی تھی یہ کیونکر ممکن  
 تھا کہ اسوقت ہم ترقی کی باتوں کی طرف مائل ہوتے ہیں نے اس امر کو اسرار البلاء کے  
 دیباچہ میں بیان کیا ہو یہ کتاب امام بلاغت شیخ عبدالقادر جانی کی تصنیف ہو اور علم بیان  
 کے مسائل اس میں بیان کیے گئے ہیں۔ دلائل الاعجاز بھی ایک ایسی ہی کتاب علم معانی میں  
 ہو۔ ان دونوں کتابوں کو دیکھ کر اچھی طرح سمجھ میں آسکتا ہو کہ طریقہ تصنیف اور طریقہ تعلیم کو زمانہ  
 مابعد میں کس قدر تزلزل ہوا ہے، پہلی کتابیں ہیں جن میں فن بلاغت مستقل طور پر مدون کیا گیا  
 ہے اور اُس میں کلیہ قاعدے بیان کیے گئے ہیں اور ان کے تمام مضامین عمد و عریب  
 کے ساتھ بابوں اور فصلوں میں تقسیم کیے گئے ہیں یہ کتابیں آج ان کتابوں سے کہیں زیادہ  
 افضل اور مفید ہیں جو ان کے بعد اور انہیں کی مدد سے لکھی گئیں اور درس میں جاری کی گئیں  
 مثلاً مفتاح سکاکی مطول و مختصر علامہ بصارانی، ان کے بعد کی کتابوں کا اثر یہ ہوا ہے کہ مالک

اسلامیہ کے مدارس میں عربی زبان کی بلاغت مردہ ہو گئی ہے، مین نے اور شیخ محمد عبدہ مرحوم نے حجاز، عراق اور قسطنطنیہ میں اسرار البلاغۃ اور دلائل الاعجاز کی تلاش کرانی اور جب ان کتابوں کے نسخے مل گئے تو انکی تصحیح کی اور انکو چھپوایا۔ شیخ مرحوم نے ان کتابوں کا درس جامع ازہر میں دیا اور بہت سوطلبہ انکے حلقہ درس سے مستفید ہوئے، اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ازہر میں عربی زبان کی فصاحت و بلاغت از سر نو زندہ ہو گئی، حالانکہ اس سے پہلے وہ سرچکی تھی، مصر کے محکمہ تعلیم نے ان کتابوں کو اس کلج کے فضاہ میں داخل کر دیا ہے جس سے عربی زبان کے مدرس تعلیم پا کر نکلتے ہیں، اور اب سوڈان کے گارڈن کلج میں بھی ان کتابوں کا درس جاری ہے، مین علوم اسلامیہ میں سے ہر علم کے طریقہ تعلیم اور طریقہ تصنیف کے تنزل کی مثالیں بیان کر سکتا ہوں مگر وقت کی تنگی کے سبب سے مجبور ہوں تصنیف و تعلیم کے طریقوں کا یہ تنزل تمام ممالک اسلامیہ میں عام طور پر ہوا اور اس میں کوئی تعجب نہیں ہو کہ وہ دنیا بھر کے مسلمان ایک قوم ہیں، انکی علمی اور علمی ترقیوں کی بنیاد مذہبی ہدایت تھی جب وہ مذہب کے صراط مستقیم سے ہٹ گئے تو انکی ہر چیز پر زوال آگیا۔

بلاد عجم میں عربی زبان کتنے تنزل کی ایک اور بڑی وجہ پیش آئی اور وہ یہ تھی کہ علماء عربی کتابوں کے مضامین اپنے شاگردوں کو ترجمے کے ذریعے سمجھانے لگے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طالب علم برسوں کی تعلیم کے بعد عربی زبان کے چند عام قاعدے سیکھ جاتا ہے مگر اپنے انکی طبیعت میں ایسا ملکہ پیدا نہیں ہوتا کہ وہ بے کھفت عربی بول سکے اور لکھ سکے اور کسی بیخ عربی کلام سے بغیر الجھن اور وقت کے اُسی طرح اثر پذیر ہو سکے جس طرح کہ عربی زبان بولنے والے اثر پذیر ہوتے ہیں، تاریخ اسلام کی پہلی صدیوں میں عجم کے علما ان عربوں کے ساتھ خود بلاد عجم میں رہتے تھے اور جو شام، مصر، افریقہ اور اندلس میں جا کر آباد ہوئے تھے، تصنیف و تالیف



انشاء برداری اور شاعری میں برابر کے شریک تھے اور اسلام کی وحدت اور ہمہ گیری کا یہ نہایت  
 وافر و نظارہ تھا اس زمانے میں عجم کے مسلمان عربی زبان علمی طریقہ سے سیکھتے تھے  
 اور اُس کے بولنے اور لکھنے کا ایسا ہی ملکہ حاصل کر لیتے تھے جیسا کہ خود عربوں کو حاصل تھا  
 جب تین ہست ہونگین اور عربی کتابیں ترجمہ کے ذریعے سے پڑھائی جانے لگیں تو سلاو بھی  
 گزشتہ فضیلت جاتی رہی اور مذہبی اور ادبی علوم پر زوال آگیا اور دنیا کے مسلمانوں میں  
 اسلامی وحدت و ہمہ گیری کا تعلق باقی نہ رہا، آج یہ حالت ہو کہ بلاد عجم میں ایسے انشاء پرداز  
 شاعر و نادر ہی نظر آتے ہیں جن کی عربی انشاء سے عجمیت کی بونہ آتی ہو نامور فارم سید جمال الدین  
 افغانی پہلا شخص تھا جس نے ادبی علمی روح مصریوں کے قالبوں میں پھونکی اُس نے جامعہ بکر  
 میں اپنے شاگردوں کو عربی زبان میں تقریر اور تحریر پڑا دی اور انکو تقریر و تحریر کے صحیح قاعدے  
 بتائے سید جمال الدین بات خود فصیح البیان انشاء پرداز اور خطیب تھا وہ عربی زبان میں  
 گھنٹوں تک بغیر لگنت نہایت روانی اور فصاحت کے ساتھ تقریر کرتا تھا مگر باوجود ان  
 تمام باتوں کے آخر عمر میں وہ ایسے بعض ناموں پر لام تعریف داخل کرتا تھا جن پر  
 لام تعریف نہیں آسکتا اور بولنے کا لہجہ بھی ایسا تھا جس سے عجمیت پائی جاتی تھی اسکی  
 وجہ یہ تھی کہ سید جمال الدین نے عربی زبان اول کتابی طریقہ سے حاصل کی تھی پھر اپنی عقل  
 سے ایسا طریقہ اختیار کیا جس سے عربیت کا لہجہ پیدا ہو جائے اور اُس طریقہ کی تعلیم مصری  
 شاگردوں کو دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس طریقہ کی تعلیم پا کر جو مصری نوجوان اُنھے اُنکے بیان میں  
 روانی اور سلاست استاد کے بیان سے زیادہ پائی جاتی ہو۔

اے علمے کرام! آپ جانتے ہیں کہ تمام علوم کے کلیہ قاعدے جزئیات سے  
 لیے گئے ہیں اس لیے جزئیات کا علم کلیات کے علم سے مقدم ہے مثلاً الگ الگ

جانوروں اور درختوں کا علم انسان کو پہلے پہل ہوا پھر ان میں مشابہت اور اختلافات کا  
اندازہ کیا گیا اور انکی علمی تقسیم کی گئی اور انکی نوعین قرار دیکھیں اگر تعلیم میں جزئیات کا علم  
شاگردوں کو پہلے سکھایا جائے پھر کلیہ قاعدے بتائے جائیں تو یہ تعلیم کا وہ طریقہ ہے جو قانون  
قدرت کے مطابق ہے اور اس طریقے کی مخالفت گویا قدرت کی مخالفت ہے عام لوگ  
جب کسی زبان کو قدرتی اصول سے پکھنا چاہتے ہیں تو اول اس زبان کے مفرد الفاظ دیکھتے  
ہیں پھر ان کو استعمال کرنے میں اہل زبان کی تقلید کرتے ہیں شروع میں زبان کے کلیہ  
قاعدے جو علمائے صرف رنحو نے مرتب کیے ہیں سمجھ میں نہیں آتے البتہ اس وقت سمجھ میں آتے ہیں جب کہ  
زبان کے سیکڑوں ہزاروں الفاظ اور فقرہ و اذہر ہو جائیں جن لوگوں نے زبان کے کلیہ قاعدے تیار  
کیے ہیں وہ بہت بڑے عالم اور محقق تھے مگر ہم چھوٹے بچوں کو زبان کی تعلیم شروع کرنے  
کے وقت ان کے رد و مفرد الفاظ کی جگہ صرف و نحو کے کلیہ قاعدے پیش کریں تو اسکے  
معنی یہ ہیں کہ ہم اس سے پہلے کہ وہ جوان ہوں انکو عالم اور محقق بنانا چاہتے ہیں علمائے  
مستقدمین نے عربی زبان کی تعلیم کے طریقے کو آسان بنانے کی ضرورت محسوس نہیں کی  
کیونکہ انکو عربیت کا ملکہ حاصل تھا علاوہ اسکے انکی تعلیمی کتابیں مثلاً الکتاب سمیو یہ بہ نسبت  
ہماری کتابوں کے قدرتی طریقہ تعلیم سے زیادہ قریب تھیں کیونکہ ان میں قواعد کلیہ کو واضح  
کرنے کے لیے مثالیں کثرت سے درج کی گئی تھیں، قرآن مجید اور اسکی تفسیر کی تعلیم کا  
حال یہ ہے کہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ قرآن مجید کے سمجھنے کی ضرورت صرف  
مجتہدوں کو ہے جو اسکی آیتوں سے عبادات اور معاملات کے متعلق فقہ کے احکام  
نکالتے ہیں، یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ عام مسلمانوں کو قرآن فہمی سے باہر رکھتے ہیں وہ مذہب اسلام  
کی خدمت انجام دے رہے ہیں، اگر میں بیان کروں کہ قرآن مجید کی تعلیم کی فکر ہوئی چاہیے

جس سے یقینی طور پر سلمان ہدایت پاسبین تو یہ لوگ مجھ پر زبانِ وطن و ملامت دراز کر بیٹھے۔  
 اے برادرانِ محترم! خداوندِ عالم نے قرآن مجید تمام مسلمانوں کی ہدایت کے  
 لیے نازل کیا ہے، وہ اُن علما کی ہدایت کے لیے مخصوص نہیں جو جو اسکی آیتوں سے  
 فقہ کے احکام نکالنے میں اور اجتہاد کا فرض انجام دیتے ہیں؛ کیونکہ وہ آیتیں، جنہیں  
 احکام درج ہیں، فقہاء میں بہ نسبت اُن آیتوں کے کم ہیں جو انسانوں کی روحوں  
 اور عقول کو ہدایت کرتی ہیں اور اُن کو ترقی کے بلند مدارج پر پہنچاتی ہیں، زمانہ  
 قدیم کے عام مسلمان جو ابتدائے اسلام میں موجود تھے قرآن مجید کی عام نصیحت آئینہ  
 آیتوں سے ہدایت حاصل کرتے تھے اور اُس روحانی زندگی میں محور رہتے تھے  
 جو قرآن مجید پر عمل کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے؛ حالانکہ اُن مسلمانوں میں سب ایسے  
 نہیں تھے جو مجتہد کہلاتے ہوں اور جو قرآن مجید کی آیتوں سے فقہ کے احکام  
 نکالتے ہوں؛ اگر وہ قرآن مجید کی ہدایت پر نہ چلتے اور اُس روحانی تعلیم کو پیش نظر  
 نہ رکھتے تو مسلمانوں کی قوم ایک نامور قوم نہ بنتی اور مذہب اسلام دنیا میں اس عزت  
 کے ساتھ نہ پھیلتا، قرآن مجید نے اُنکی روحوں کو پاکیزہ اور اُنکی عقلوں کو شائستہ کر دیا  
 تھا، وہ جس ملک میں داخل ہوتے تھے وہاں کے باشندے خود بخود اُنکی طرف  
 کھینچتے تھے اور اُنکی پیروی کو اپنی خوش نصیبی خیال کرتے تھے وہ اپنی خوشی سے  
 مذہب اسلام قبول کر لیتے تھے کیونکہ وہ اخلاق اور اعمال کے بہتر سے بہتر اور  
 اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے آنکھوں کے سامنے دیکھتے تھے یعنی اُن مسلمانوں کے  
 اخلاق اور اعمال کو دیکھ کر وہ دنگ رہ جاتے تھے اور اُن کے دلوں میں خود بخود  
 یہ خواہش پیدا ہوتی تھی کہ ایسی ہی اخلاقی اور روحانی پاکیزگی اُن کو بھی حاصل ہو

عرب سے ٹکڑو مسلمان غیر ملکوں میں پھونپختے تھے وہ اُن ملکوں کی زبانوں سے وفہ نہیں ہوتے تھے نہ وہ اُن ملکوں کے باشندوں کے لیے مدرسے جاری کرتے تھے اور نہ وہ اُن بچوں کو اپنی زبان اور اپنا مذہب سکھاتے تھے پھر یہ کیونکر ہوا کہ مذہب اسلام نہایت تیزی کے ساتھ چین اور ہندوستان کے کناروں سے افریقہ اور یورپ کے ملکوں تک نہایت قلیل عرصہ میں پھیل گیا، نادان کہتے ہیں کہ مذہب اسلام بزور شمشیر پھیلا یا گیا، مگر یہ نہایت عجیب بات ہو، کیا دنیا کو معلوم نہیں ہو کہ یہ مذہب ایک شخص واحد سے شروع ہوا اور وہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، اُنکی قوم عمر بھر اُن سے لڑتی رہی اور تلواروں سے برابر مقابلہ کرتی رہی، اُنکو اپنی قوم کے مقابلہ میں وفات سے کچھ ہی دن پہلے کامیابی ہوئی یعنی مکہ فتح ہو جانے پر، اس کے بعد اُن کے اصحاب حجاز کے مشرق اور مغرب میں پھیلے، کیا ممکن تھا کہ وہ مشرق اور مغرب کے باشندوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرتے؟ حالانکہ جب وہ کسی قوم پر حاکم ہوتے تھے تو اُن سے خیف سا جزبہ قبول کر لیتے تھے اور اُس کے معاوضہ میں وہ اُن کے ساتھ انصاف سے پیش آتے تھے اور اُن کو اجازت دیتے تھے کہ وہ اپنے مذہب پر قائم رہیں اور جو جگہ اُن کے درمیان ہو اُس کا فیصلہ وہ اپنے ہم مذہبوں کی پنجاہت سے کرالیں، اُنھوں نے کسی شخص کو بزور شمشیر اس بات پر مجبور نہیں کیا کہ وہ مذہب اسلام قبول کرے بلکہ اسکا باعث یہ تھا کہ وہ مسلمانوں کو انصاف پرست اور رحم دل دیکھتے تھے اور اخلاق و عادات میں اُن کو اپنے سے افضل پاتے تھے، یہ دیکھ کر اُن کے دل خود بخود مسلمانوں کی طرف کھینچے تھے اور وہ اُن کے نقش قدم پر چلنا چاہتے

تھے اور اس بات کی خواہش اُنکے دلوں میں پیدا ہوتی تھی کہ وہ اُنھیں جیسے ہو جائیں  
اس بنا پر وہ بے تکلف مذہب اسلام کے حلقے میں داخل ہوتے تھے اور عربی زبان  
سیکھنے پر آمادہ ہو جاتے تھے تاکہ وہ قرآن مجید کو بذات خود مطالعہ کر سکیں اور اُس کی  
اُن ہدایتوں سے مستفید ہو سکیں جنکے سبب مفلسوں اور غریبوں کا ایک عظیم الشان  
گروہ تمام دنیا کا پیشوا بن گیا یہی سبب تھا کہ عربی زبان نہایت سرعت کے ساتھ  
مذہب اسلام کے ساتھ پھیلی گئی حالانکہ اُس کی تعلیم کے لیے نہ کوئی مدرسہ قائم کیا گیا تھا  
اور نہ کوئی ایسی کتاب بنائی گئی تھی جس سے غیر ملکوں کے باشندے عربی زبان سیکھ سکیں  
جو شخص عربی زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہو وہ قرآن مجید کی ہدایتوں اور نصیحتوں سے اچھی  
طرح فائدہ اُٹھا سکتا ہے گو کہ اُس نے فقہ کی کوئی کتاب نہ پڑھی ہو کیونکہ قرآن مجید اُن  
لوگوں کے دلوں پر عجیب تاثیر کرتا ہے جو اُس کو سمجھ سکتے ہیں چنانچہ مصر کے عربی ان  
جیسائی قرآن مجید کی تاثیر کا اقرار کرتے ہیں، میں نے اُن کی زبان سے اکثر اُس وقت  
جبکہ وہ کسی اسلامی مجلس میں شریک ہوتے ہیں اور اُن کو قرآن مجید سننے کا اتفاق  
ہوتا ہے بار بار یہ بات سنی ہے کہ قرآن کے پڑھنے کا دلوں پر نہایت گہرا اثر ہوتا ہے  
یہ حالت اُن لوگوں کی ہے جو قرآن مجید پر ایمان نہیں لائے، اس سے ہم قیاس کرتے  
ہیں کہ جو لوگ اُس پر ایمان لائے ہیں اگر وہ ان کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہوں تو اُن کے دلوں پر  
اُس کا کیا اثر ہوگا! اُنکی حالت یقیناً وہی ہوگی جو قرآن مجید میں بیان کی گئی ہے کہ  
خدا کے اُس ہیبت انگیز پیغام کو سننے سے اُنکے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں  
جنکے دلوں میں خدا کا خوف ہے، سچے مسلمان وہ ہیں جو خدا اور اُس کے رسول پر  
ایمان لائے ہیں اور اُنکے دلوں میں کوئی شک نہیں رہا اور وہ جان و مال سے خدا

کے رشتے میں قربانی کرتے ہیں کیا ممکن ہو کہ جو لوگ عربی زبان نہ سمجھتے ہوں وہ قرآن مجید سے ایسی ہدایت پالیں اور ایسے ہی سچے مسلمان بن سکیں؟ حاشا وکلاء خدا فرماتا ہے کہ اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو وہ خدا کے غوغ سے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا،

جو شخص عربی زبان کو اچھی طرح سمجھ سکتا ہو وہ قرآن مجید کو سن کر یقین کر لے گا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو اس کتاب کے پڑھنے اور سننے کی تاکید اسی لیے فرمائی ہے کہ ہم اُسکی ہدایتوں پر عمل کر کے اعلیٰ درجے کی روحانی زندگی حاصل کریں اور دنیا کی ایک اعلیٰ ترین قوم بن جائیں، اس روحانی زندگی کے متعلق جو آیتیں قرآن مجید میں ہیں وہ اُن آیتوں سے زیادہ غور طلب ہیں جنہیں معاملات کے متعلق خاص خاص احکام بتائے گئے ہیں، خدا نے وحی کا نام روح اس لیے رکھا ہو کہ اُس وحی کے ذریعے سے ہدایت پانے والوں کے قابضوں میں ایک نئی زندگی پیدا ہوتی ہے، یہی وہ زندگی تھی جس نے ہمارے اسلاف کو دنیا کا پیشوا بنا دیا تھا آج ہم اُس زندگی کی تلاش میں ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری روح میں وہی جنبش پیدا ہو جس نے زمانہ سلف کے مسلمانوں کو آگے بڑھا دیا تھا۔

میں چاہتا تھا کہ آج کی تقریر میں اسی زندگی پر بحث کروں مگر مولانا شبلی نے مجھ سے خواہش کی کہ میں تعلیم کے متعلق اپنی رائے ظاہر کروں میں نے اپنی رائے کے بموجب اپنی تقریر کو اس آیت سے شروع کیا تھا، الحمد للہ الذی احيانا بعد ما اوتنا والیہ النشور۔ یعنی اُس خدا کی تعریف میں جس نے مر جانے کے بعد ہم کو دوبارہ زندگی بخشی اور مرنے کے بعد زندہ ہو کر ہم کو پھر خدا کی طرف جمع کرنا ہو، اس آیت میں اُسی روحانی زندگی

کی طرف اشارہ ہے جو ہلکوحاصل کرنی چاہیے، یہ آیت سوکراٹھنے کے بعد پڑھی جانی ہو، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو قوم یہ روحانی زندگی حاصل کرے وہ گویا ایک طویل خواب غفلت سے بیدار ہوتی ہے، قوموں کی موت خواب سے مشابہت رکھتی ہے اور انکی زندگی بیداری سے، مسلمانوں کی قوم صدیوں سے گہری میٹھ میں سوئی ہوئی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اُس کے گرد و پیش جو قومیں پیدا ہو چکی ہیں وہ کیا کر رہی ہیں، گردش زمانہ کی ٹھوکروں سے اب اس قوم کے کچھ افراد جاگ رہے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اسلحہ کے طالب ہیں اور جنہوں نے اپنے اپنے ملک میں قوم کی موجودہ حالت کے برخلاف آواز بلند کی ہے۔

اے میرے معزز بھائیو! ہم بلیین اور ہماری واقراں مجید میں بتائی گئی ہے جسکی نسبت دعویٰ کیا گیا ہو کہ وہ مسلمانوں کے لیے عین رحمت اور سراسر شفا ہے جو شخص دو اکو نہیں جانتا اُسکے تندرست ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے؟ صاف ظاہر ہے کہ اس دو اکا جاننا عربی زبان جانتے پر زوق ہے اگر اول عربی زبان حاصل کیجئے پھر قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کیا جائے تو بلاشبہ ہماری بیماری کا علاج ہو سکتا ہے۔ عرب اور مصر کے مسلمان اس لیے تزل کی حالت میں ہیں کہ انھوں نے قرآن مجید میں غور و فکر کرنا چھوڑ دیا ہؤ دیگر ملکوں کے مسلمان اس لیے پست حالت میں ہیں کہ نہ وہ عربی زبان سے اچھی طرح آگاہ ہیں نہ قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کرتے ہیں اگر مغرب کے مسلمان غور و فکر کی عادت ڈال لیں اور مشرق کے مسلمان عربی زبان سیکھ کر غور و فکر کرنے لگیں تو ہماری قوم پھر از سر نو زندہ اور بیدار ہو سکتی ہے، ہم نے حام عربوں کو قرآن مجید پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دلائی ہے اور اسکا نہایت عمدہ نتیجہ

پیدا ہوا ہے اگر اس ملک میں بھی عربی زبان حاصل کرنے پھر قرآن مجید کو غور و فکر سے مطالعہ کرنے کی ترغیب دلائی جائے تو اسکا نتیجہ بھی نہایت عمدہ ہوگا۔

میں یقین کرتا ہوں کہ عربی زبان کا سیکھنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ خدا نے تاکید کی ہے کہ مسلمان قرآن مجید کا مطالعہ غور و فکر سے کریں اور اس سے عبرت اور نصیحت حاصل کریں اور اس کا مدار بلاشبہ عربی زبان کے سیکھنے پر ہے۔

بعض علمائے سلف نے جنہیں امام شافعی بھی داخل ہیں یہی رائے دی ہے اور قرن اول کے مسلمانوں کا عمل بھی اسی پر تھا اگر ایسا نہ ہوتا تو مذہب اسلام کے ساتھ ساتھ عربی زبان شام، عراق، مصر، شمالی افریقہ اور اندلس میں نہ پھیلتی اور یہ وہ ملک ہیں جنکو صحابہ اور تابعین نے فتح کیا تھا اگر عجم کے بعض زید لبق قومیت اور جنسیت کی تحریک کھڑی نہ کرتے تو آج تمام دنیا کے اسلام ایک زبان بولتی ہوتی اور جب اس کی ترقی کے لیے کوئی صدا بلند کی جاتی تو اس کے جواب میں ایک ساتھ لبیک کی صدا سنائی دیتی۔

قرآن مجید میں ایسی آیتیں کثرت سے ہیں جن میں تاکید کی گئی ہے کہ مسلمانوں کو قرآن کا مطالعہ غور و فکر سے کرنا چاہیے اور اس کی ہدایتوں اور نصیحتوں کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے اور صاف ظاہر ہے کہ جب تک مسلمان عربی زبان کو اچھی طرح حاصل نہ کریں قرآن مجید کی وہ عجیب تاثیر ان کے دلوں میں نہیں ہو سکتی جس نے زمانہ سلف کے مسلمانوں کی کایا پلٹ کر دی تھی اور ان کو ترقی اور ناموری کے بلند مرتبہ پر پہنچا دیا تھا۔



میرے اس تمام بیان کا خلاصہ یہ ہو کہ بجز کتاب ربانی کے کسی چیز سے نہ ہم  
 شفا حاصل کر سکتے ہیں نہ جدید زندگی پا سکتے ہیں اور اس شفا اور زندگی کا حاصل کرنا  
 عربی زبان کے سیکھنے پر منحصر ہے کیونکہ قرآن مجید کا ترجمہ قرآن مجید نہیں ہو سکتا اور نہ  
 اس کی وہ تاثیر ہو سکتی ہے جو اصل قرآن کے مطالعہ سے ہو سکتی ہے، پھر عربی  
 زبان کا سہولت کے ساتھ حاصل کرنا اس بات پر موقوف ہو کہ ہم قدیم طرز تعلیم کو  
 بدل ڈالیں اور اس میں کامل اصلاح کریں اسے برادران اسلام! آپ کا فرض ہے  
 کہ آپ طالبان اصلاح کی امداد اور حمایت کریں، وقت تنگ ہو ورنہ میں بیان کرتا کہ  
 اسلامی علوم کے طریقہ تعلیم میں کیا اصلاح کرنی چاہیے اور کن دینی علوم کی حاجت  
 ہماری قوم کو ہو، مصر کے مدرسہ دعوت و ارشاد کا جو نظام شائع کیا گیا ہے اس کے  
 آخر میں ایک فصل اسی مضمون پر ہے اگر آپ چاہیں تو اس فصل کا مطالعہ کر سکتے ہیں،

جو کہ علامہ مدح کی یہ پرمغز معنی خیز تقریر جو اسلامی دینی تہذیبی اقتصاد ہی اہم ترین مباحث پر مشتمل  
 و حائے گھنٹہ تک جاری رہی اس لیے پروگرام کی اور کارروائی کا وقت نہ ملا اور دوسرے  
 اجلاس پر اٹھا رکھی گئیں اور نماز ظہر کے لیے جلسہ درخواست کیا گیا۔

## اجلاس دوم

ناظر کے بعد ٹیک تین بجے ہال پُر ہو گیا اور صدر انجمن کو سی صدارت پر رونق افروز ہوئے چونکہ اجلاس اول کی بعض ضروری کارروائیاں قلت وقت کیوجہ سے رہ گئی تھیں اس لیے انھیں سے ابتدا کی گئی سب سے پہلے جناب مولانا شبلی صاحب لغمانی شمس العلماء نے افتتاحی تقریر کا ترجمہ سنایا جس کا خلاصہ اوپر نقل کیا جا چکا ہے اس کے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب نے وہ خطوط زمار پُر ہکر سنائے جو والیان ملک و اعیان قوم کی طرف سے عدم شرکت کی معذرت میں آئے تھے اُن تمام خطوط اور تاروں سے اس امر کا صحیح اندازہ ہو سکتا ہے کہ روکنا و اکابر کو نہ وہ کوسا تھا کیسی ہمدردی ہے اس لیے ہم انھیں اس موقع پر درج کرتے ہیں۔

نقل خط چیف سکریٹری ہنزہ ٹینس فوٹ بال کلب والی ایم پیو بنام مولانا شبلی نعمانی

جناب من! قبل ازیں آپ نے تحریر کیا تھی کہ اعلیٰ حضرت حضور پر نور دام اقبالہ

آغا زماہ اپریل میں بمقام کھنڈو مجلس ندوۃ العلماء کی صدر نشینی قبول ہن ہرمانس باقاہ کو عموماً تمام علمی مذہبی تحریکوں اور خصوصاً ندوۃ العلماء کے سید محمد دی ہے اور حضور پر نور نہایت مشرک کے ساتھ آپ کی یہ خواہش منظور فرماتے مگر ۱۹۰۷ء۔ اپریل کو یہاں چند ضروری کام ایسے درپیش ہیں کہ ہرمانس کو ان تاریخوں میں فرصت نہیں ہو سکتی اس لیے افسوس ہے کہ حضور محترم اجلاس ندوہ میں بنفس نفیس شریک نہیں ہو سکتے تاہم حضور پر نور نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ ایک افتتاحی تقریر وہ مرحمت فرمائیں گے کہ اجلاس میں پڑھی جائے حضور پر نور دام ملک کی دلی خواہش ہے کہ ندوۃ العلماء کا علمی مرکز سلطنت برطانیہ اور ملک اور قوم کے لیے بابرکت ثابت ہو۔

دستخط

(چیف سکرٹری)

نقل خط آنریبل نواب سرخواجہ محمد سلیم اسد خان صاحب دہلی باقاہ (ڈھاکا)

مولانا علامہ اداکم اللہ بفضل والکر امامہ اسلام علیکم دعلی من لدیکم۔ نواز شہسہ مرقومہ ۱۳ مارچ درود ہو کر باعث کمال منت کا ہوا، آپ نے جو سالانہ جلسہ ندوۃ العلماء میں خود مع ارکان میری شرکت کی خواہش ظاہر فرمائی ہے میں آپ کا اور نیرار اکین ندوہ کی اس خاص یاد فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ فی الحال مجھ کو مقامی ضرورتیں اجازت نہیں دیتی ہیں کہ میں کہیں نقل حرکت کر سکوں اور ہر کام ہتم بالشان ہو رہا ہے، مثلاً لاٹ صاحب کی تشریف آوری، اس سلسلہ میں ابھی سے مصروف ہو جانا پڑا ہے اگر میں اس وقت اپنی جگہ چھوڑتا ہوں تو ایسا کوئی نظر نہیں آتا جو یہاں کے

ہر انتظامی امور کا اہمیت کے ساتھ ذمہ دار ہو سکے اس لیے میں نہایت حسرت کے ساتھ  
مدہ سے عدم شرکت پر معافی چاہتا ہوں۔ والہذا عند کرام الناس مقبول۔

ترجمہ تارا آنریبل سید مرتضیٰ صاحب ممبر لکھنؤ کونسل اس

سکرٹری صاحب ندوۃ العلماء لکھنؤ، میں علامہ محترم کی شرکت پر مبارکباد پیش کرتا ہوں  
اور کامیابی کا دل سے متمنی ہوں۔

ترجمہ تارا مولوی حاجی محمد نیشن صاحب رئیس دتاؤلی ضلع علیگڑھ

بنام مولانا عبدالحی صاحب نائب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

افسوس ہے کہ میں اپنی والدہ کی علالت کی وجہ سے جلسہ کی شرکت کے لیے نہیں آسکتا

ان خطوط کے سوا اور بھی رئیسوں کے خطوط تھے جس میں ندوۃ العلماء کے مفاد  
و اغراض کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی گئی تھی لیکن تطویل کے خیال سے ہم ان کو قلم انداز  
کرتے ہیں۔

خطوط اور تار کے پڑھے جانے کے بعد وہ ضروری ضروری تجویزین جو اجلاس  
اول میں تنگی وقت کیوجہ سے پیش نہ کی تھیں پیش کی گئیں جنہیں ہم یہاں دلج کرتے ہیں۔

## تجویز اول

”مجلس ندوۃ العلماء علی حضرت ملک معظم قیصر ہند کی خدمت میں ہندوستان کے کامیاب دورہ شہنشاہی پر کمال عقیدت اور وفاداری کے ساتھ مبارکباد پیش کرتی ہو۔“

اس تجویز کا پیش کرنا بحیثیت وفادار رعایا ہونے کے اور نیز اس لحاظ سے کہ گورنمنٹ عالیہ نہایت فیاضی اور فراخ دلی کے ساتھ ہم پر احسانات کرنے کی عادی ہو ہے ندوۃ العلماء کے لیے نہایت ضروری اور اہم تھا اس وجہ سے سب سے پہلے یہی تجویز پیش کی گئی۔ مولانا سید ظہور الاسلام صاحب فتیویٰ نے نہایت جوش مسرت کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی، اپنی مختصر جامع تقریر میں بڑے گہنٹ کے برکات و فوائد بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کو ان کے ممتاز و غیر منفک قومی وصف وفاداری کی جانب توجہ دلائی اور مولوی سید ظہور احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل بی وکیل ہائیکورٹ کی سرگرم تائید کے بعد ووٹ لینے پر نہایت جوش عقیدت و کمال خوشی کے ساتھ مندرجہ بالا الفاظ میں نعرے مسرت کے ساتھ بالا لفظی پاس کی گئی۔

## تجویز دوم

”گورنمنٹ اٹلی کے منبوع وجدہ کے محاصرہ کی نسبت و سیراے“  
 ”بہادر نے جو کارروائی فرمائی اور جسکی بنا پر اٹلی اس ارادے سے باز رہا“

اسکے متعلق مجلس ندوۃ العلماء نہایت خلوص کے ساتھ حضور و میراے  
 ”اور فارین سکرٹری کا شکریہ ادا کرتی ہے اور امید کرتی ہے کہ کامراں“  
 ”اسکے متعلق بھی حضور و میراے اسی طرح مسلمانوں کے جذبات کا سچا“  
 فرمائیں گے۔

اس سال کا ایک نہایت اہم اور نظامانہ واقعہ ہے کہ اٹلی نے بلا وجہ  
 ٹرکی پر حملہ کر کے تاریخ عصر تہذیب میں ایک سیاہ تاریک اور خونین صفحہ کا اضافہ  
 کیا اس سے نہ صرف تمام اسلامی دنیا کو اپنی پستی کا احساس ہے بلکہ اخوت اسلامی کی  
 بنا پر ان کے دلوں پر ایک ناقابل اندمال زخم پہونچا اور ان میں لازمی طور پر ٹرکی  
 کی ہمدردی اور حملہ آور طاقت سے نفرت پیدا ہو گئی، لیکن جسوقت اٹلی نے  
 اس بات کا اعلان کیا کہ جنگی کارروائیاں بھرا حمر تک وسیع کر دی جائیں گی اور  
 یمنبوع وجہہ کا محاصرہ کر لیا جائیگا تو بلحاظ اس مذہبی عظمت کے جو تمام مسلمانوں  
 کے دلوں میں مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی منگن ہے اور پوجہ اس کے کہ جدہ و  
 یمنبوع ان مقدس مقاموں کے خاص نبادین تمام مسلمانوں میں ایک نئی قسم کا  
 خاص اضطراب پیدا ہو گیا جو پہلے احساس سے مغائر اور بدرجہا زیادہ تھا۔  
 چونکہ برٹش گورنمنٹ اس ذمہ داری سے واقف ہے جو ہسکودنیا کی ایک

بڑی اسلامی تعداد پر حکمرانی اور برٹش گورنمنٹ پر انکے اعتماد سے عائد ہوتی ہے لہذا  
 اس نے اپنی سات کردار عایا کو دلوں کے ایک جذبہ اور ان کے ایک احساس و  
 خیال کی بنا پر ایسی کارروائیاں کیں جنکی وجہ سے اٹلی کو اپنے اس ناجائز، خلاف  
 انسانیت اور ذل آزار آزادے سے باز رہنا پڑا۔ ندوۃ العلماء پر بلحاظ اس کے

مسلمانان ہند کی مذہبی جماعت اور دینی قائم مقام ہے یہ ضروری تھا کہ ایک ایسی تجویز پیش کر کے برٹش گورنمنٹ کی اس کارروائی پر جو اُس فیاضہ احساس پر مبنی ہے جو اسکو اپنی وفادار مسلمان رعایا کے ساتھ ہے حضور و میراے اور قارئین سکرٹری کا شکریہ ادا کیا جائے اور تمام مسلمانوں کے اُس اہتمام کا ظاہر ہونے کا موقع دیا جائے جو گورنمنٹ عالیہ کی کارروائی سے اُن کے دلوں میں پیدا ہوا ہے۔

نیز اٹلی کو اس جدید ارادہ سے باز رکھنے کے لیے برٹش گورنمنٹ سے استدعا کی جائے جو کامران کے محاصرہ کی بابت اُس نے کیا ہے۔  
لہذا مولوی سید ظہور احمد صاحب بی اے ایل ایل بی کیل ایڈووکیٹ لکھنؤ نے ایک مختصر اور جامع تقریر کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی اور مولانا خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری کی پر جوش تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور بالاتفاق جوش و متانت کے ساتھ پاس کی گئی۔

## تجویز سوم

”اعلیٰ حضرت حضور نظام دکن کی ناگہانی وفات پر جو گزشتہ سال“  
”بہت غم انگیز واقعہ ہے ندوۃ العلماء تمام مسلمانان ہند کو مستحق تعزیت“  
”سمجھتا ہے اور اس مجمع سے درخواست کرتا ہے کہ اُس کے“  
”حق میں دعائے مغفرت کی جائے۔“

اعلیٰ حضرت نظام الملک آصفیہ سادس ہزاریئیس میر محبوب علی خان

حضرت مکان نظام سابق کی علمی فیاضیاں بھی علاوہ اُن تمام فیاضیوں کے جسکی نظیر صفحات روزگار پر مشکل ہی مل سکتی ہے اور جسکا تمام ہندوستان میں چرچا رہیگا اور جنہوں نے اعلیٰ حضرت غفران مآب کو محبوب القلب بنا دیا ہو ایسی نہیں ہیں کہ فراموش کی جاسکیں اور خاصکر ندوۃ العلماء پر اعلیٰ حضرت کے جو احسانات ہیں وہ ہرگز ایسے نہیں کہ شکریہ سے ادا ہو سکیں اور سچ پوچھیے تو ندوۃ العلماء کی ابتدا سے زندگی ہی سے دربار آصفیہ کی فیاضی نے اُس کو نشوونما میں مدد دی اور اگر علمائے کرام علمی حیثیت سے اسکے بانی تھے تو حضور آصفیہ سادس مالی حیثیت سے حقیقتاً اُس کے بانی کہلائے جانے کے مستحق ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی ناگہانی وفات سے جو گزشتہ سال کا ایک نہایت الم انگیز واقعہ تھا تمام مسلمانانِ ہند اور علمی مرکزوں کو ایک ناقابل تلافی نقصان اور ناقابل برداشت صدمہ پہنچا جس سے ندوۃ العلماء بھی غیر متاثر نہیں رہ سکتا تھا۔ اس لیے ندوۃ العلماء نے بوجہ اُن احساناتِ عظیم کے جو دربار آصفیہ نے آپس پر کیے تھے ضروری خیال کیا کہ تمام مسلمانانِ ہند کی تعزیت ادا کی جائے اور اعلیٰ حضرت عرشِ اشیانی کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی کی رقت انگیز تحریک اور منشی محمد احتشام علی صاحب کی تائید کے بعد بالاتفاق مندرجہ بالا تجویز انھیں الفاظ کے ساتھ نہایت بیخ و غم کی حالت میں پاس کی گئی اور نہایت خشوع و خضوع و حضور قلب کے ساتھ دعائے مغفرت کی گئی۔



## تجویز چہارم

”ندوة العلماء حضور نظام حال کی خدمت میں اعلیٰ تخت نشینی پر“  
اپنی مخلصانہ مبارکباد پیش کرتا ہے۔“

اس تجویز کی ضرورت میں بھی کلام نہیں ہو سکتا تھا۔ مولوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی نے نہایت مسرت کے ساتھ اسکی تحریک کی اور مولانا سید عبدالحی صاحب نے نہایت جوش کے ساتھ تائید کی اور دودھ لینے پر بالاتفاق پاس ہوئی۔

## تجویز پنجم

”عالی جناب ہر ہائینس سگیم صاحب بھوپال کو گزشتہ دربار دہلی پر جو اعلیٰ“  
”خطاب عطا ہوا ہے بلحاظ اس نظر توجہ و شفقت کے جو ہر ہائینس“  
”ایک عرصہ سے ندوة العلماء اور تمام اسلامی کاموں پر رکھتی ہیں“  
”ندوة العلماء اپنی مخلصانہ تبریک پیش کرتا ہوں“

عالی جناب ہر ہائینس قزاق سلطان جہان سگیم صاحب جی سی۔  
آئی ای۔ فرمان روائے بھوپال کے علمی احسانات بھی کسی پر معنی نہیں ہیں چاہے  
اپکا علمی شرف اور عام اسلامی کاموں کی طرف عموماً اور ندوة العلماء کی طرف

خصوصاً آپکی توجہ التفات جسکی نظیر دوسرے میں کم ملتی ہے کسی طرح قابل فراموشی نہیں اس بنا پر آپ کو گزشتہ دربار شاہنشاہی کے موقع پر جو اعلیٰ خطاب کراؤن آف انڈیا کا عطا ہوا ہے اسپرندوۃ العلماء نے ضروری خیال کیا کہ ہر انٹنس کی خدمتیں وہ اپنی مخلصانہ تبریک پیش کرے۔ منشی محمد احتشام علی صاحب نے اس زولیوشن کی تحریک کی اور صفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن خان صاحب کی تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور بالاتفاق پاس کی گئی۔

## تجویششم

” ندوۃ العلماء کا یہ مجمع اس واقعہ پر اپنی نہایت مسرت و شادمانی “  
 ” ظاہر کرتا ہے کہ عالی جناب نواب صاحب رامپور کو گزشتہ دربار “  
 ” کے موقع پر ایک اعلیٰ خطاب مرحمت ہوا ہے۔ “

اس عالی شان دربار میں ہر انٹنس نواب حامد علی خان جی سی آئی ایم۔ والی رامپور کو بھی ایک اعلیٰ خطاب جی سی دی او کا مرحمت ہوا تھا، مہر انٹنس بالاتفاق بہ کو بھی اعلیٰ دنیا کے ساتھ وہی تلقین حاصل ہے جو ایک روشن ضمیر کو اپنی قوم و ملک کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے ارکان ندوۃ العلماء کا جناب ممدوح کے اس اعزاز پر اظہار مسرت کرنا ایک حد تک واجب تھا، مولوی غلام محمد صاحب ہوشیار پوری نے نہایت گرم جوشی سے زولیوشن مندرجہ بالا کی تحریک کی اور جناب قاضی محمد ظلیل صاحب رکیس بریلی کی تائید کے بعد ووٹ لیے گئے اور زولیوشن بالاتفاق پاس ہوا۔

## تجویز ہفتم

”عالی جناب ہنرمانس سر آغا خان بالقابہ کو گزشتہ دربار دہلی کے موقع پر“

”جو اعلیٰ خطاب عطا ہوا ہے مدوۃ العالیٰ لمخاطب دہلی کے جو جناب“

”مدوح کو مسلمانوں کی تعلیم سے ہے اپنی مبارکباد پیش کرتا ہے۔“

عالی جناب ہنرمانس سر سلطان محمد شاہ آغا خان بالفتاویٰ جس  
تنہا ہی کے ساتھ مسلمانوں کی تعلیم میں حصہ لیتے ہیں اور جس سرگرمی کے ساتھ اس میں  
کوشش کرتے ہیں اور جس الو العزمی کے ساتھ اپنے ذاتی عیش و آرام پر ان شہداء  
کو ترجیح دیتے ہیں جو تعلیم کے راستہ میں حائل ہیں وہ اس بات کے مقتضی تھے کہ  
مجلس مدوۃ العالیٰ اپنی مسرت ظاہر کرتی اس لیے کہ جناب مدوح کو اسی دربار میں  
جی سی یس آئی کا اعلیٰ خطاب عطا ہوا ہے۔

جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکوری نے تحریک کی اور مولوی  
غلام محمد صاحب ہشیار پوری کی تائید کے بعد ووٹ لینے پر نہایت مسرت کے ساتھ  
بالاتفاق پاس ہوا۔

## تجویز ہشتم

”مجلس مدوۃ العالیٰ گورنمنٹ کی خدمت میں یہ درخواست کرتی ہو کہ“

”تمام دفاتر سرکاری میں نماز جمعہ کے لیے بارہ بجے سے دو بجے“  
 ”مک کے لیے تعطیل قرار دی جائے جبکہ نہ ہونے سے تمام مسلمان“  
 ”ایک بہت بڑے مذہبی فرض کی بجا آوری سے محروم رہ جائے ہیں“

یہ آخری تجویز سب سے زیادہ ضروری اور اہم تھی جسے مذہبی لحاظ سے ایک ممتاز درجہ اور بلند مرتبہ حاصل تھا، مولانا شبلی نعمانی شمس العلما نے ایک مختصر اور پر دلائل تقریر کے ساتھ اسکی تحریک کی جس میں آپ نے بیان کیا کہ اب تک تعطیل نہ ہونے کے یہی نہیں کہ گورنمنٹ کا یہ منشا نہیں کہ مسلمانوں کے مذہب میں دست اندازی کرے بلکہ اصل بات یہ تھی کہ جو وقت تعطیلین معین کی گئی تھیں اس وقت خود گورنمنٹ نے مسلمانوں اور ہندوؤں سے انکے انکے مذہبی دن دریافت کیے تھے، ہندو ورامیش تھے انھوں نے پہلے ہی سے تمام توجہات بتا دیے اور پورے تعطیلین حاصل کر لین، مسلمانوں نے بیجا قناعت سے کام لیکر معلوم نہیں کیوں عید وغیرہ تو بتا دیے لیکن ان سے زیادہ موکد فرض جمعہ چھوڑ گئے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک بہت بڑے فرض کی بجا آوری سے جس سے زیادہ موکد کوئی فرض نہیں محروم ہیں اول تو نماز ہی تمام فرائض میں سب سے زیادہ موکد ہے اور پھر نمازوں میں سب سے زیادہ جمعہ کی تاکید ہے لیکن گورنمنٹ اب بھی تیار ہے کہ ان تمام غلطیوں کو جو لاعلمی سے پیدا ہو گئی ہیں مٹا دے اس لیے چاہتی ہیں ہم اس کے سامنے ظاہر کرینگے وہ قطعاً پورا کیا جائے گا۔ جناب مرزا اسماعیل صاحب بی اے ایل ایل بی نے اسکی نہایت پر جوش تائید کی اور جناب مرزا محمود احمد صاحب قاویانی کی تائید مزید کے بعد ووٹ لگے

مور تجویز مندرجہ بالا انھیں الفاظ کے ساتھ نہایت جوش کی حالت میں بالاتفاق پاس کی گئی۔

## صیغہ ترجمہ القرآن

ان تجاویز کے پاس ہونے کے بعد سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات جو باقی رہ گئی تھی وہ یہ تھی کہ صیغہ ترجمہ القرآن کی کارروائی قوم کے سامنے پیش کی جائے اور اس نے گزشتہ سال سے اس وقت تک جو کچھ کیا ہے وہ پبلک کے سامنے ظاہر کیا جائے اور جہاں تک ترجمہ ہو چکا ہے وہ اسٹیج پر دکھایا جائے تاکہ قوم کو اس کا صحیح اندازہ ہو سکے اور معلوم ہو سکے کہ مجموعی طور پر یہ تک کیا کام ہوا؟ کیونکر ہوا؟ کیسا ہوا؟ اس بنا پر مولانا شبلی صاحب لغمانی شمس العلماء نے اس کی رپورٹ پیش کی ہم اسے یہاں درج کرتے ہیں۔

## رپورٹ صیغہ ترجمہ القرآن

### رپورٹ

ترجمہ قرآن مجید ہر زبان انگریزی

ولی کے اجلاس سالانہ ندوہ میں یہ تجویز منظور ہوئی تھی کہ ندوہ کے اہتمام سے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کرایا جائے، اس کے مصارف کے لیے جناب حکیم اجل خان صاحب کی کوشش سے کرنل اسماعیل خان صاحب منیر افغانستان نے ہینچ ہزار کی رقم دینی منظور کی تھی،

جلسہ کے بعد میں نے متعدد حضرات سے اس بارہ میں خط کتابت کی ہے  
سلسلہ میں نواب عماد الملک بلگرامی کو بھی خط لکھا انھوں نے جواب لکھا کہ میں نے  
قرآن مجید کا ترجمہ شروع کر دیا ہوا اور دو برس میں پورا کر دوں گا،

تمام ہندوستان میں نواب صاحب موصوف کے سوا اس وقت  
کوئی ایسا مسلمان موجود نہیں جو عربی دان بھی ہو اور ایسی اعلیٰ درجہ کی انگریزی لکھ سکتا  
ہو کہ اہل زبان اس کا اعتراف کریں، اس بنا پر لوگوں نے اس خبر کو بڑی مسرت سے  
سنا اور میں نواب صاحب موصوف سے برابر اس کے متعلق خط کتابت کرتا رہا،

لیکن چونکہ مقصود یہ تھا کہ ترجمہ شخصی حیثیت سے نہ ہو، بلکہ قابل اور زبان دان اشخاص  
کی ایک کمیٹی قائم کی جائے اور وہ لوگ ترجمہ کو غور و فکر سے پڑھ کر تنقید کریں،  
اور یہ تنقیدات نواب صاحب کے پاس بھیج دی جائیں، اس غرض سے  
میں نے ایک کمیٹی قائم کی جس میں مولوی حمید الدین صاحب بی۔ اے

مولوی محمد صالح صاحب ایم۔ اے بھی شامل تھے، مولوی  
حمید الدین کی عربی زبان دانی کو اہل مصر نے بھی تسلیم کیا ہے، اور ان کی تفسیر  
عربی کے جسد راجز اشاع ہو چکے ہیں وہ خود ان کے کمال ادب کے شاہد ہیں،

نواب صاحب موصوف نہایت انصاف پرست اور متواضع شخص  
ہیں، وہ اس کے لیے آمادہ ہیں کہ جو رائیں پیش کی جائیں گی ان پر وہ کافی ملاحظہ کریں گے  
چنانچہ جب سو بروہ فاتحہ کے ترجمہ کے متعلق مولوی حمید الدین صاحب  
کی مفصل تنقید می یادداشت ان کے پاس پہنچی تو انھوں نے مجھ کو یہ الفاظ لکھے،

”مولوی حمید الدین صاحب کا لوٹ سولہ الحمد للہ، میں ان کے محنت کی جانتک کمال کا بندہ ہوں“

نواب صاحب موصوف نے پہلی اطلاع جو ترجمہ کے ابتداء کی دی تھی، وہ اپریل ۱۹۱۱ء کی تھی، اس کے بعد ۲۲ جون ۱۹۱۱ء کو ان کا خط آیا کہ وہ سورہ بقرہ اور آل عمران پر نظر ثانی کر رہے ہیں ۲۳ اگست ۱۹۱۱ء کو انھوں نے سورہ بقرہ کا ترجمہ چھپو کر بھیجا اور خط میں لکھا کہ سورہ فساء کا ترجمہ ہو رہا ہے، ۲ اپریل ۱۹۱۲ء کے خط میں انھوں نے اطلاع دی کہ سورہ تون کا ترجمہ چھپ گیا میں اپنے ساتھ ان کو ولایت لے جاؤں گا اور اگر خرچ کا تحمل ہو سکے گا تو وہیں چھپوا دوں گا، ۲۵ مارچ ۱۹۱۲ء کے خط میں لکھا کہ سورہ انعام کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد چھپو اگر آپ کو بھیجا جاتا ہو،

ترجمہ کی خصوصیات: قرآن شریف کے جتنے ترجمے انگریزی میں ہوئے ہیں سب میں کوئی نہ کوئی سخت نقص ہے، سب سے بہتر ترجمہ راڈول صاحب کا ہے، لیکن وہ بھی نقص سے خالی نہیں، نواب صاحب نے اپنے ترجمے میں جو خصوصیتیں ملحوظ رکھی ہیں، حسب ذیل ہیں، جیسا کہ وہ خود اپنے الفاظ میں لکھتے ہیں،

”عبارت میں روانی ایسی ہو کہ پڑھنے میں لطف آوے، انجام ہو،“

”(۲) تفسیر کی بوجھی نہ پائی جائے ترجمہ لفظ بہ لفظ ہو (۳) رشاقت الفاظ و،“

“

”دہماری اصوات کا بجا رہے۔“

انگریزی زبان میں انجیل کا جو ترجمہ کیا گیا، اس کی نسبت عام اتفاق ہے کہ اس سے بہتر انگریزی میں نہیں لکھی گئی، مبصرین کا بیان ہے کہ نواب صاحب کے ترجمہ قرآن کی انگریزی بھی اسی طرز کی ہے،

نواب صاحب موصوف جس محنت، کاوش، احتیاط، غور و فکر، اور بار بار مراجعت اور نظر ثانی کے ساتھ ترجمہ کر رہے ہیں اس کا اندازہ ان کے بعض

فقرات سے ہوگا، جو کہ میں اُن کے خطوط سے اقتباس کرتا ہوں،

”میں اس وقت سورہ بقرہ و سورہ آل عمران کے ترجمے پر نظر ثانی کر رہا ہوں، میں دیکھتا ہوں کہ بار بار نظر ڈالنے کی ضرورت ہے، نظر ثانی نہیں بلکہ نظر حاشیہ بھی ہو تو بعض مقامات پر اطمینان نہیں ہوتا، دو مقام کا جو بظاہر نہایت آسان معلوم ہوتے ہیں بطور نمونہ ذکر کرتا ہوں، سورہ فاتحہ میں غیر المنصوب علیہم ولا الضالین کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے، علیٰ ہذا سورہ بقرہ کی اول آیت کا ترجمہ دو طرح سے ہو سکتا ہے، لہذا کو مبتدٰ اور الکتاب کو خبر مابین تو ایک طور سے ترجمہ ہوگا اور اگر ہذا الکتاب کو مبتدا خیال کریں تو ترجمہ بدل جائیگا“

”اس قسم کے شکوک پیدا ہوتے ہیں، اکثر تو ان میں سے ایسے ہیں جن میں خود مفسرین میں اختلاف ہو، ایسی صورتوں میں کسکی ہدایت کی متابعت کی جائے“

”حتیٰ الامکان ترجمہ لفظ بلفظ کیا گیا ہے اور نتیجہ اس کا یہ ہوگا کہ چھاپنے کی قیمت صفحہ کے پائین کچھ حاشی لکھنا پڑیگا“

”میری محنت اور میری مشکلات کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں، ایک ایک سورہ کے ترجمے اور نظر ثانی و ثالث و رابع میں مبینوں صرف ہو جاتے ہیں، تفاسیر و لغات وغیرہ کی طرف رجوع کرنا سب میرے ہی ذمہ ہے، اس پر بھی مجھے خود پوری تشفی نہیں ہوتی ہے، میں نہ فقہ ہوں نہ محدث نہ بزاز باذان، اس پر بھی جو کچھ مجھ سے ہو سکتا ہے میں اُس میں کوتاہی نہیں کرتا ہوں، بعض مقامات ایسے پیش آتے ہیں کہ اُن میں صلاح و مشورہ کی ضرورت ہوتی ہے، مشتے نمونہ از خروار مثلاً کانوا یفعلون کی ترکیب پر جہان جہان قرآن شریف میں کلمات آئے ہیں مبین



استمرار لینا چاہیے یا نہیں،

ب اور اکتساب کا کیا ترجمہ ہونا چاہیئے۔

والایا نعم میں لیس کے لفظی معنی کا محاذ رکھنا چاہیے یا نہیں؟

اس قسم کے بہت مقام ہیں کماشک لکھوں

اخیر اطلاعی خط جو ناب صاحب کا آیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دس  
ان کا ترجمہ ہو چکا، لیکن اسی اثنا میں وہ وزارت حیدر آباد کے مددگار مقرر  
گئے، جب سے ان کا کوئی خط نہیں آیا، لیکن مجھ کو معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام نے  
دوسری دان اور انگریزی دان اشخاص، ان کی مدد کے لیے مقرر کر دیے  
، اس لیے امید ہے کہ وہ کام کو جاری رکھ سکیں۔

اس سلسلہ میں یہ امر بھی افسوس کے ساتھ ظاہر کرنا پڑتا ہے کہ سفیر صاحب  
خافستان نے مصارف ترجمہ کے لیے جو پانچ ہزار دینے منظور کیے تھے۔  
میں سے صرف پانچ سو وصول ہوئے، باقی کیلپیہ میں نے بارہ تحریک کی لیکن  
اہر کوئی امید نہیں معلوم ہوتی،

اشناے تقریر میں شمس العلما مولانا شبلی نعمانی نے فرمایا کہ اب تک  
تقدیر ترجمہ ہو چکا ہے وہ ملک کے قابل اور ذی علم انگریزی دانوں میں تقسیم  
ہو یا ہے تاکہ اس بات کا صحیح اندازہ ہو سکے کہ ترجمہ کمان تک قابل اطمینان  
لت میں ہے

رپورٹ پیش کرنے کے بعد جلسہ پر خاست کیا گیا۔

## جلسہ عام

بعد نماز مغرب و عشاء کے لیے جلسہ عام منعقد ہوا اس میں کثرت سے لوگ جمع ہوئے، اور مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دارالعلوم نے اپنے وعظ سے حاضرین کو مستفید فرمایا، مولانا کا وعظ مذہبی اثر اور ضروریات زمانہ کے احساس پر مشتمل تھا جسے سنکر لوگ بہت محظوظ ہوئے اور باوجودیکہ وعظ بہت دیر تک جاری رہا لیکن حاضرین کے شوق میں کمی نہیں آئی تا آخر وعظ ختم کر کے جلسہ برخواست کیا گیا، ہم بیان پر مولانا ممدوح کا وعظ بجنسہ درج کرتے ہیں۔

### وعظ جناب مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دارالعلوم مدظلہ العالی

اللہم صل علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد کا صلیت علی سیدنا یرحمہم علی آل سیدنا یرحمہم  
اے محمد مجید اللہم بارک علی سیدنا محمد و آل سیدنا محمد کا بارکت علی آل سیدنا  
ایراہیم و علی آل سیدنا یرحمہم اے محمد مجید۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا ایہا الذین آمنوا تلائکم امواکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک  
ہم الخاسرون ۹ وانفقوا من قبل ان یاتیکم احدکم الموت فیقول رب لولا  
اخرتہنی الی اجل قریب فاصدق واکن من الصالحین ومن یؤخر اللہ نفساً اذا جاء اجلہا  
واللہ غفور یتلون۔

حضرات کرام !! میں نے آپکو سورہ منافقین کی وہ آیتیں سنائی ہیں جنہیں خاص مسلمانوں سے مخاطب کر کے فرمایا گیا ہے کہ تم لوگ منافقوں کی طرح جنکا ذکر اس سورہ میں ہے، خدا کی یاد (نماز پہنجانا) سے ہرگز غفلت نہ کرو۔

قبل اسکے کہ میں آپ کو ان آیتوں کا ترجمہ سناؤں اور شان نزول عرض کروں یہ مناسب سمجھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپکو انسان کی اصل فطرت اور اسکی غرض خلق کی طرف متوجہ کروں جس سے اس آیہ کریمہ کے سوا سے توضیح و تفسیر کے علاوہ یہ بات بھی نہایت وضاحت سے معلوم ہو جائیگی کہ ذکر خدا سے غافل رہنے والے ان آیات کریمہ میں اسقدر سختی سے کیوں مخاطب کیے گئے ہیں،

حضرات! آپ کو انکار نہیں ہو سکتا کہ دنیا کی تمام مخلوق تمام چیزیں جو ہماری پیش نظر ہیں انسان کی محکوم ہیں اور انسان ان سب پر حاکم ہیں، لیکن ان میں سے بعض چیزیں یا تو خود انسان کی تابعدار ہیں جیسے گھوڑا وغیرہ یا انسان کی اُس خدا واد قوت کی تابع ہیں جو ضرورت کے وقت انھیں مسخر کر لیتی ہے جیسے شیر وچن وغیرہ، باقی وہ امور جو امور عامہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کسی خاص انسان کے قبضہ اقتدار میں رہنے سے نظام عالم میں خلل و نقصان کا احتمال رکھتے تھے باری تعالیٰ نے خود اپنی تسخیر میں رکھ کر اُنکے تمام منافع کو انسان کی طرف رجوع فرما کر تکمیل انعام فرمایا ہے، بہر صورت تمام یہ سب چیزیں انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہیں،

حضرات!! اب غور طلب یہ امر ہے کہ یہ تمام چیزیں جنکا مالک انسان ہے اور جو انسان کی ملوک سمجھی جاتی ہیں انکو خود انسان ہی نے بنائی ہیں یا اسکے علاوہ کوئی اور ہے جسکی بنائی ہوئی ہیں،

دنیا کے تمام حقل اس بات کے قائل ہیں کہ تمام چیزیں جنکا مالک انسان ہو، یا یوں کہیے کہ جو انسان کی ملکوت ہیں وہ درحقیقت نہ تو انکی ملکوت ہیں اور نہ انکی مخلوق، یہ تو ظاہر ہی ہے کہ دنیا کی تمام چیزیں مخلوق ضرور ہیں اور ہر مخلوق کے لیے خالق کا ہونا ضروری ہے اس بنا پر انسان جب اسکا خالق نہیں ٹھہرا تو اس سے یہ بات یقینی طور پر معلوم ہو گئی کہ انسان کے علاوہ کوئی اور ہے جو اسکا خالق ہو اور درحقیقت وہی اسکا مالک حقیقی بھی ہے تو ایسی حالت میں انسان ان چیزوں کا اس طرح مالک ہو جائے کہ اصل مالک پر غالب آجائے غیر ممکن اور محال ہو، اسلئے سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ ہوگا کہ یہ تسلیم کر لیا جائے بلکہ مان لیا جائے کہ مالک حقیقی خداوند تعالیٰ نے انسان کو تمام چیزوں کا مالک بنا دیا ہے۔

حضرات!! یہاں تک تو آپکو انسان کے وہ حالات معلوم ہوئے ہیں جو انکی ذات سے خارج ہیں اگر انکی اندرونی فطرت پر بقیہ نظر کی جائے اور علاوہ اسکے کہ ہم قرآن کا مطالعہ کریں خود عقل و تجربہ اس بات کو بتلاتا ہے کہ انسان ایک عجیب الخلق مخلوق ہے جو آپ اپنی نظیر ہے، آپ اپنی مثال ہو،

صاحبو! کیا ہمارے پرانے اور جدید مشاہدات انسان کی کمال فطرت کے

گواہ نہیں؟ دیکھو ایک بچہ لوہے کی نوکدار سلاخ ہاتھی جیسے عظیم الجثہ حیوان کو چھوتا ہے مگر سوائے اسکے کہ وہ اس بچہ کی اطاعت کرے اور کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ شیروں کو باوجود اسکی صولت و شجاعت کے اسکو ہم مسخر کرتے ہیں اور ایک معمولی آدمی پتھروں میں مقید رکھتے ہیں، اور ان کا تمام زور، تمام شجاعت، تمام مدافعت جو درحقیقت انہیں ہوتی ہیں اور مسلم ہیں، باقی نہیں رہتیں۔

کیا ہم انسانوں نے خدا داد قوتوں سے صدین بنا کر باوجود کروڑوں میل کی مسافت کے آسمانوں کے حالات دریافت نہیں کئے؟ کیا ہم مین ایسے لوگ موجود نہیں ہیں؟ جو مریخ کی آبادی والوں سے تھوڑے زمانے میں خط و کتابت کی کامیابی کی امید کرتے ہیں، کیا ہم نے بارود، توپ، ریل، تار برقیان، جہازات تیار نہیں کئے؟

انہیں وجہ سے خدا کی ہزبان ہو کر کلام مجید قسم کھا کر چیخ اٹھا، لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور مخبر حقیقی نے یہ خبر دی کہ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ، خداوند تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے اوصاف سے موصوف کیا اسی واسطے خداوند تعالیٰ نے فرمایا، فی انفسکم افلا تبصرون، اپنے آپ کو کیوں نہیں تمق نظر سے دیکھتے ہو کہ تمہیں اپنی عجیب الخلق ہونے کا یقین ہوتا اور اسکی وجہ سے اپنے خالق اور اُسکے احسانات کا قطعی علم اور یقین ہو یہی وجہ ہے کہ بزرگان دین اسکے کہنے اور قائل ہو جانے پر مجبور ہوئے کہ من عرف نفسه فقد عرف ربه، جو اپنی حقیقت پہچانتا ہے وہ خداوند تعالیٰ کو بھی پہچانتا ہے،

حضرات ائمہ یاد ہے کہ بھگت پچن مین ایک صرع قصہ پڑایا گیا تھا جس کو سنا کر آپ معلوم کریں گے کہ واقعی انسان ایک عجیب الخلق مخلوق ہے اس لیے اُسکا ذکر کرنا بیان پر بے موقع نہوگا۔

(قصہ) کہتے ہیں کہ جب شیر جوان ہوا تو اپنی جوانی کی جو مستی میں کسی کی ہیبت اُسکے دل میں نہ بھٹی اور نہ کیسکو آنکھوں میں لانا تھا تو اُسکی مان نے اُس سے کہا اگر تم کسی سے نہیں ڈرتے ہو تو مت ڈرو لیکن انسان سے ہمیشہ ڈرتے رہو، شیر نے جب اپنی اسی

یہ نصیحت سنی تو وہ اسکے بعد اپنی مان سے رخصت ہو کر ایک عام راستہ پر قیام پذیر  
 ہوا، عام راستہ تو تھا ہی، جو اُس راستہ سے گزرتا تھا سب سے یہ پوچھتا جاتا تھا کہ  
 تو کون، تو کون ہے؟ جو اپنے آپ کو بتلا دیتا تھا کہ میں فلان ہوں، میں فلان ہوں،  
 اُسکو وہ چھوڑ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ چلے جاؤ، یہاں تک کہ اُس راستے سے ایک لمبی  
 گزر اُس کے عظیم الجثہ ہونے کی وجہ سے شیر کو یہ گمان ہوا کہ کہیں یہی تو انسان نہیں  
 ہو؟ اس لیے شیر نے اُس سے بار بار پوچھا کہ تو کون ہے؟ کہیں تو انسان تو نہیں  
 ہو؟ اُس نے اسی طرح انسان ہونے سے بار بار انکار کیا، اس سوال و جواب کے  
 بعد درحقیقت ایک آدمی اپنے کندھے پر ایک کلمہازی رکھے ہوئے نظر سے گزرا اسکے  
 حسب معمول سوال کرنے کے بعد اُسکو معلوم ہوا کہ حضرت انسان یہی ہیں تو شیر نے  
 اُس سے بڑی جرات و صولت سے پوچھا کہ آخر تم میں کونسی بات ہے؟ کونسی  
 قوت ہے؟ کونسا کمال ہے؟ کہ جسکی وجہ سے میری مان نے تم سے ڈرنے اور جان  
 بچانے کی تعلیم دی ہے اور ہدایت کی ہے، میرے خیال میں یہ عورتوں کی کم عقلی  
 ہے جسکی وجہ سے میری مان نے تجکو ڈرنے اور جان بچانے کی تعلیم دی ہے  
 اور ہدایت کی ہے، انسان نے شیر کی یہ سب باتیں سن کر اُسکے خیال کی طرح  
 تصدیق اور تائید کی اور اُسکو اُس کے اس خیال کا اعتماد اور پورا وثوق و  
 یقین دلایا، جب انسان نے یہ سمجھ لیا کہ شیر کو اپنے اس خیال و اعتماد و راسخ اور  
 یقین ہو گیا تو ایک روز انسان نے شیر سے یہ کہا کہ مجھ سے آپ کی مان نے اس  
 بات کی خواہش کی ہے کہ میں جنگلی لکڑی کا ایک عمدہ طوق اپنی مان کے لیے  
 بنادوں لیکن چونکہ مجکو آپ کی مان کے گلے کا اندازہ معلوم نہیں ہے اس لیے اسکے

بنانے سے میں مجبور ہوں، مگر جانتک میرا خیال ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی بات کا کلا آپ کے گلے کے برابر ہوگا اگر جنگل آپ میرے ساتھ چلتے تو بہتر اور مناسب ہوتا، شیر نے خوشی سے اس بات کو منظور کیا اور دونوں جنگل کو روانہ ہوئے۔ جب دونوں جنگل میں پہنچے تو ایک پہاڑی لکڑی میں سوراخ کر کے شیر کا سر اُسکے اندر کر دیا اور اُس کے اوپر سے ایک دوسری لکڑی کی بیخ ٹھوک دی، اُسکے بعد شیر کو اُسکی مان کی نصیحت اور ہدایت یاد دلائی، شیر نے انسان کی یہ دور اندیشی اور دانائی معلوم کر کے اُسکے آگے اپنا سر جھکا دیا، اور اُس کو اپنی مان کی نصیحت یاد آئی، اور اُسکو اس مصیبت میں گرفتار ہونے کے بعد اس بات کا یقین ہو گیا کہ درحقیقت انسان کی چالوں سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔

حضرات! یہ تو ایک موضوع قصہ تھا اب یہ چاہتا ہوں کہ اسی سلسلہ میں آپ کو ایک منقول قصہ سناؤں تاکہ آپ کو اس بات کا زیادہ علم و وثوق ہو کہ انسان ایک عجیب المخلقت مخلوق ہے، اور ایک عجیب بلا کا پتلا ہے،

منقول ہے کہ حضرت سلیمان کے زمانے میں جہان اور بہت سی عجیب باتیں ظہور پذیر ہوئیں انہیں عجیب باتوں میں سے ایک عجیب بات یہ ہے کہ جب سلیمان کی عدالت میں لوگ زیادہ جھوٹ بولنے لگے اور چھوٹے بچے لوگ مشتبہ ہو گئے اور اس بات کی تیز باقی نہیں رہی کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے تو حضرت سلیمان نے خداوند تعالیٰ سے یہ دعا مانگی کہ کوئی ایسی صورت اور تدبیر بتادی جائے جس سے صادق و کاذب میں تمیز ہو جائے، حضرت کی دعا مقبول ہوئی اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے بیت المقدس کی مسجد میں ایک بچہ لگا دی

اور بتلادیا گیا کہ جب جھوٹے سچے، مشتبہ ہوں تو انکی چھان بین اس زنجیر سے کی جائے  
 سچے کا ہاتھ تو اس زنجیر تک پہنچ جائے گا لیکن جھوٹا اس سے قاصر رہیگا اور  
 اُس کا ہاتھ اس زنجیر تک کسی طرح نہ پہنچ سکیگا، ایک زمانہ دراز تک اس سے  
 کام چلتا رہا اور جھوٹے اور سچے کی شناخت ہوتی رہی، آخر ش، ایک مرتبہ کسی  
 شخص نے کسی شخص کے پاس سوا شرفیان امانت رکھین، جب اُس نے اُس سے  
 اپنی اشرفیان مانگین تو وہ نکر گیا، حضرت سلیمان علیہ السلام سے استغاثہ کیا گیا آپ نے  
 حسب معمول دونوں کو زنجیر کے پاس جانے کا حکم دیا، مدعا علیہ نے حضرت سلیمان  
 علیہ السلام سے ایک روز کی ہمت لی، اسی اثنا میں اُس نے یہ حیلہ اور فریب کیا  
 کہ وہ سات سوا شرفیان کسی بانس میں سوراخ بنا کر اُسکے اندر بھر دین اور اُس بانس پر  
 قبضہ لگو کر اُسکا منہ بند کر دیا اور پھر اُنکو ہاتھ میں لیکر حاضر ہوا، زنجیر چھوٹنے کے لیے  
 جب جانے لگا تو لکڑی اصل مالک کو یہ کہہ کر کہ آپ ذرا میری لکڑی تھامے رہیں  
 دیدی اور زنجیر چھوٹنے سے خداوند تعالیٰ سے دعا کی کہ البتہ تو دانائے راز ہے  
 اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تمام مال صاحب مال کے ہاتھ میں دیدیا ہے اور میرے  
 پاس اُس میں سے کچھ بھی نہیں ہے تو تو میرا ہاتھ اُس زنجیر تک پہنچا دے، چونکہ  
 وہ اس حیلہ کے لحاظ سے سچا تھا اس لیے زنجیر تک اُسکا ہاتھ پہنچ گیا اور وہ  
 اپنی مخصوص لاٹھی مدعی سے لیکر خوشی خوشی گھر چلا گیا، مدعی اس واقعہ درد انگیز سے  
 ششدر ہو گیا، اور اس واقعہ کی کاپیٹ سے اس خدائی زنجیر کی وقعت لوگوں  
 کے دلوں سے اُٹھ گئی،

لے بعد خداوند تعالیٰ نے اس کے اصل راز کو وحی کے ذریعہ سے حضرت



سلیمان پر ظاہر کر دیا اور وہ زنجیر اٹھالی گئی،

علاوہ اسکے کہ ان حکایات اور قصص سے آپ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ انسان ایک عجیب الخلق مخلوق ہے یہ بات بھی واضح طور سے سمجھی جاسکتی ہے کہ انسان کے واقعات ضبط تحریر و تقریر سے باہر ہیں، اب میں آپ کو اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا کی تمام چیزیں انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہیں جیسا کہ کلام مجید کی یہ آیتیں، خلق لکم مافی الارض جمیعاً، سخر لکم من الشمس، اور اس کے علاوہ اور انھیں قسم کی دوسری آیتیں اس بات کی تصریح کرتی ہیں کہ دنیا کی تمام چیزیں انسان ہی کے لیے بنائی گئی ہیں، سورج کو انسان کے فائدہ کے لیے مسخر کیا، آسمان انسان ہی کے لیے بنا، زمین انسان ہی کے لیے بنی، الغرض ۷

ابد باد وہ و خورشید و فلک در کار اند

۱۰ تاوانے بکف آری بظہر نخی

حضرات؟ یہ غور کرنے کی بات ہے کہ جب دنیا کی تمام چیزیں خداوند تعالیٰ نے انسان ہی کے لیے بنائیں تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خود انسان بھی کسی چیز کے لیے پیدا کیا گیا ہے یا نہیں اس بات کا تو کوئی بھی قائل نہیں بلکہ یہ بالکل غیر ممکن اور محال ہے کہ انسان کسی کام کے لیے نہیں پیدا کیا گیا اور اس کے خلق کرنے کی کوئی غرض نہیں،

حضرات جب انسان نکماٹھرا اور اسکی خلقت محض لغو و بیکار ٹھہری تو آپکو یہ بھی مان لینا پڑیگا کہ ساری کائنات کی خلقت لغو اور بیکار ہے اور علاوہ اسکے غضب تو یہ ہوگا کہ جب تمام چیزیں انسان ہی کے لیے بنائی گئیں اور انسان نکماٹھرا

توفیق باللہ یہ لازم آئے گا کہ باری تعالیٰ تمہا کام کرے یا نہ کرے اور اُس کا قول لغو ہو،  
 اس لزوم کو کوئی بھی تسلیم نہیں کر سکتا اور اُس کے خلاف عقل ہونے کے علاوہ  
 کلام ربانی بھی اسکی تردید کرتی ہے جیسا کہ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے، افسوس تم انما  
 خلقناکم عبثاً واکم الینا اترجون فقالی اللہ الملک الحق، کیا تم ایسا گمان بھی کر سکتے ہو  
 کہ تم کو کسی کام کے واسطے نہیں بنایا، اور کیا تم ہر پھر کر میرے پاس نہ آؤ گے،  
 خداوند تعالیٰ بیکار کام کرنے سے پاک ہے،

اسی مفہوم کو پھر خداوند تعالیٰ نے دوسری جگہ یوں فرمایا ہے، ذلک  
 ظن الدین لایعقلون، انسان کو عبث اور بیکار محض خیال کرنا بے عقلوں کا کام  
 ہے، جب ان دلائل سے صاف صاف لفظوں سے یہ بات معلوم ہو گئی اور  
 اسکو عقل سلیم بھی تسلیم کرتی ہو کہ بیشک انسان کسی نہ کسی کام کے لیے پیدا کیا گیا  
 تو اب عقلاً اور نقلاً یہ معلوم کرنا کہ کس کام کے لیے بنایا گیا ہے ایک امر آسان اور  
 سہل ہے نہ تو اس میں کوئی دشواری ہے اور نہ دقت، عقل تسلیم کرتی ہے کہ جب  
 انسان دنیا کی تمام چیزوں کا مخدوم ہے تو یہ اُس کا خادم ہو سکتا ہو جو اُس سے بھی اعلیٰ  
 اور اوّلے ہو اور اُس کا خالق اور مالک ہو، ورنہ ظاہر ہے کہ انسان ایک ایسی عجیب  
 چیز اس کے علاوہ کسی اور دوسرے کی کسی طرح خادم نہیں ہو سکتی جو اس سے  
 ناقص اور ادنیٰ ہے، نقلاً یون ظاہر ہے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ ما خلقت ابن  
 والانس الا ليعبدون، ہم نے انسان کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے،  
 حضرات! میں آپ سے اس موقع پر یہ بھی عرض کر دینا مناسب سمجھتا ہوں  
 کہ آدمی خوشی خوشی عبادت اور اطاعت جب ہی کر سکتا ہے جب اُس کو اُس

کام کے فوائد معلوم ہونے کے علاوہ اُسکے طرق و آداب سے بھی واقفیت ہو، فوائد کا معلوم ہونا اس لیے ضروری ہے کہ جب تک کسی کو کسی کام کے متعلق اس بات کا یقین نہ دلایا جائے کہ اس کا نتیجہ عمدہ ہو اور یہ تمہارے لیے مفید ہو اس وقت تک اُس کو اُس کام کے کرنے میں عذر اور تاہل ہوتا ہے، نہ وہ اس کے لیے آمادہ ہو سکتا ہے اور نہ اُس کا دل قبول کرے گا کہ ہم اس کام کو کریں لیکن طرق عبادت کی واقفیت اس بنا پر ضروری اور مناسب ہے کہ ہر شخص کی اطاعت اگر اس کے منشا اور خواہش کے موافق ہوتی ہے تو اُس کو اس سے خوشی ہوتی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ خلاف منشا اور خلاف خواہش ہونے سے بجائے اس کے کہ اُس کو اس سے خوشی ہو، ناخوش ہوتا ہے۔

حضرات! جہاں تک میں سمجھتا ہوں میرا یہ خیال ہے کہ اسی واسطے خداوند تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ سے انہی دو اجداد کی تفصیل و توضیح و تشریح و تعلیم کے لیے ایک نبیؐ دو نبیینؑ بلکہ ہزاروں انبیاء علیہم السلام کو باعتبار ضرورت زمانہ کے وقتاً فوقتاً یہ تعلیم دلائی کہ جس کام کے لیے تم کو خداوند تعالیٰ نے بنایا ہے اگر تم اُس کام کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیتے رہے تو صرف یہی نہیں ہو کہ تم نے اپنے محسن، اپنے خالق کا تکمیل انعام کے صلے میں شکر ادا کیا بلکہ اس کا نتیجہ، اس کا ثمرہ، اس کا نعم البدل یہ بھی ہے کہ تم کو خداوند تعالیٰ اس عالم فانی سے قنا ہونے کے بعد ہمیشہ کے لیے اُس عالم جاودانی اور نورانی میں جگہ دے گا جہاں تم ہمیشہ عیش و راحت سے جاودانی زندگی بسر کرو گے اور جتنی تمہاری خواہشیں ہوں گی اوس سے کہیں زیادہ خداوند تعالیٰ تم کو عطا فرمائے گا جیسا کہ خود خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم بایشاؤں لدنیا مزیو مسلمانو! تم یہ بھی یاد رکھو کہ وہاں ایسی نعمتیں ہیں جو تمہارے نقطہ خیال سے بھی باہر ہیں جیسا کہ قرآن و حدیث سے اس کی تصریح ہوئی ہے لا تعلم نفس ما اخفی لمن قرء اعین جزا ما کانو

یہ لوگ (ترجمہ قرآن) کسی شخص کو تفصیل معلوم نہیں ہے کہ اُس کے اعمال صالحہ کے صلہ میں  
کیا جزیرہ بجا لگی جس سے اُنکی آنکھیں ٹھنڈی ہو گئی، وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
لعبادی الصالحین مالا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر و فی روایہ المسلم علی قلب  
بشر خیر (ترجمہ حدیث) آنحضرت فرماتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ کہتا ہے کہ میں نے اپنے  
نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں مہیا کی ہیں کہ جسکو نہ کسی آنکھوں نے دیکھا ہے اور نہ کسی کانوں  
نے سنا ہے اور نہ کسی کے دل میں بھی اسکا خیال گذرا ہو ہے،

آپ کو ان آیتوں اور حدیثوں سے تو کام کے فوائد معلوم ہو گئے باقی طرق عبادت اور  
خود انبیا علیہم السلام نے بتا دیے ہیں اور اسکے خود بھی پابند رہے ہیں،  
مسلمانو! نہایت ہی افسوس اور شرمناک بات ہوگی اور اس سے بڑھکر بے غیرتی  
اور کیا ہو سکتی ہے کہ اگر ہم لوگ ایسے اطمینان اور ایسے اعلیٰ نعم البدل کے صلے میں بھی  
خداوند تعالیٰ کی اطاعت نہ کریں اور اُسکی عبادت کی طرف مشغول نہ ہوں،

حضرات! اول اول جو آیتیں میں ذکر کر چکا ہوں سنائی ہیں ان میں خداوند تعالیٰ نے  
تین طرح کی عبادتوں کا ذکر فرمایا ہے، شروع میں نماز، حج و زکوٰۃ اور اسوقت  
انہیں تینوں عبادتوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں،

آپ کو یاد ہو گا کہ اس سے پہلے انکے ترجمہ کا بھی آپ سے وعدہ کر چکا ہوں لہذا اسکا  
ترجمہ جب ذیل ہے،

### ترجمہ

ایسا نہ ہو کہ تم اپنے مال و متاع اور اپنی اولاد کے سبب سے خدا کی یاد (عزت و شجاعت)

سے غفلت کرو اور یاد رکھو کہ جو شخص ایسا کر لگاؤ ضرور خسارہ اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہے، اور مرنے سے پہلے اپنے مال کا ایک حصہ (زکوٰۃ) دیا کرو ایسا نہ ہو کہ مرنے دم کھنکھو کہ خدا تھوڑی ملت اور دے کہ میں صدقہ دون اور صابین کے زمرہ میں داخل ہو جاؤں، (یعنی حج کروں) تم یاد رکھو کہ خدا آتی ہوئی موت کو نہ ٹالے گا، اس لیے اس وقت تمہاری یہ آرزو بے سود ہوگی، یہ بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تمہارے تمام اعمال و افعال کا دانا اور بینا ہو، حضرات؟ اگرچہ اس آیت میں لفظ ذکر اللہ کا ہے جو عام ذکر خدا کو شامل ہے، لیکن مفسرین نے لکھا ہے کہ چونکہ آگے اس آیت کے وعید شدید کا ذکر ہے لہذا ذکر سے مراد سوائے صلوٰۃ مفروضہ کے اور کسی نقل عبادت پر امکان عمل نہیں ہو کیونکہ خداوند تعالیٰ عل شناس ہے اور سب سے زیادہ ترک عادت کا سبب اولاد کی رکھ رکھاؤ اور تحصیل مال کی محبت ہے اور اکثر حالات میں حقیقت یہی عدم عبادت کے سبب واقع ہوتی رہتی ہیں، لہذا یہ ظاہر ہے کہ ہر چیز کے سبب قریب کا مراد لینا مقتضائے کمال بلاغت ہے، خصوصاً صلوٰۃ، زکوٰۃ، حج، کہ جن میں وقت صرف ہونے کے علاوہ مال کا بھی صرف کثیر ہے، اور اسکی وجہ سے اولاد کی نگرانی اور مال کے حصول میں وقوع نقصان کا احتمال رہتا ہے اس لیے باری تعالیٰ نے ان دونوں کو تصریح سے بیان فرمایا۔

حضرات! چونکہ اس قدر وقت نہیں ہے کہ میں تینوں عبادتوں کو کسی قدر تفصیل سے بھی عرض کر سکوں لہذا اون میں سے جو سب سے اہم اور ضروری ہے میں اس کو کسی قدر اجمالی تفصیل کے ساتھ عرض کروں گا۔

مسلمانو! آپ کو معلوم ہے کہ نماز پنجگاہ ایک نہایت ضروری اسلامی فرض ہے اور یہ ایک ایسی عبادت ہے جس سے خداوند تعالیٰ کی تعظیم اور بندہ کی بندگی معلوم ہوتی

ہو، اسی سے عابد و معبود میں عبودیت اور محبت ارادت کا سلسلہ مضبوط ہوتا ہے، اسی سے محسن کی احساندہی ظاہر ہوتی ہے، اسی سے آدمی اونٹنی سے اعلیٰ ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسکے ترک کی کسی وقت میں اجازت نہیں دی گئی، اور اسکے ترک کو کفر یعنی قطع رابطہ عبودیت اور معبودیت سے تعبیر کیا گیا ہے، مگر افسوس ہے ان مسلمانوں کے حال پر جو باوجود اسکے کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ فرض ہے اور اسکا ترک کرنا کسی حال میں درست نہیں مگر پھر بھی اس سے غافل ہیں اور اس فرض کے ادا کرنے میں خصوصاً زیادہ سست اور غافل ہیں، اور اپنے کو برائے نام مسلمان کہتے ہیں، کیا مسلمانی اسی کا نام ہے، علاوہ اس کے جو لوگ اس فرض کو ادا بھی کرتے ہیں انھیں جو طریقہ اختیار کیا ہے اور جس ہیئت و حالت سے ادا کرتے ہیں وہ نہایت ہی قابل افسوس ہے،

حضرات! جسے کبھی قرآن کا مطالعہ کیا ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے نماز کی بار بار بجا تاکید فرمائی ہے اور اسکی تمام سورتوں کی واضح کر دی ہے، مجھ کو ایک دفعہ خیال ہوا کہ نماز کے متعلق جس قدر آیتیں ہیں ان سب کو منتخب کر دینا چنانچہ قرآن پاک میں نے اول سے آخر تک ایک سو ستاسی آیتیں اس قسم کی پائین جو تصریح نماز کی تاکید کرتی ہیں،

مفسر حقیقی آنحضرت صلعم نے بھی اسکی علی اور قولی ایسی تاکید کی ہے کہ جسکی نظیر اور احکام شرع میں نہیں ملتی،

صحابہ کرام، فضلاء اور محدثین نے اسکے متعلق جو کچھ بھی فرمایا اور خدا اور رسول کے کلام کا مطلب جو کچھ بھی سمجھایا وہ بجائے خود قابل یقین اور قابل عبرت ہے،

حضرات ! علاوہ ان آیات و احادیث و اقوال فقہاء و محدثین کے اگر ہم خود اس بات پر غور کریں کہ اگر ایک شہنشاہ ہین ایک قرآن بھیجے اور کسی خاص کام کی ایک سوتالی مرتبہ تالیف کرے، اور اس کے ہر پہلو کو مختلف طریقوں سے سمجھا دے اور تباہے اور بھر بھی ہم اس کی تعمیل نہ کریں تو کیا وہ شہنشاہ ہم سے خوش ہو سکتا ہے؟

افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو دنیا دار محسنوں کی تو اس درجہ تک خدمت کرتے ہیں کہ انکی ضد اور ہٹ بھی بغیر پوری کیے ہوئے انھیں آرام اور چین نہیں ملتا مگر حیف حیف کہ اپنے منعم و محسن حقیقی خداوند تعالیٰ کی عبادت کا ان کے دل میں کبھی خیال بھی نہیں آتا۔  
حضرات ! ان تمام آیتوں کا جو شروع قرآن سے آخر تک میں نے منتخب کی ہیں اور میری نظر سے گزری ہیں اس وقت ذکر نا اگر محال نہیں ہے تو مشکل ضرور ہے، لہذا انہیں سے چند آیتیں عرض کرتا ہوں جس سے آپ معلوم کر لینگے کہ نماز کس قدر موعود فرض ہے، حج و زکوٰۃ کس قدر ضروری ہیں،

## آیات

الم - ذلک الکتاب لا ریب فیہ ہدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب ۝ ۱ یقیمون الصلوٰۃ و ما رزقنہم ینفقون (آگے چل کر انھیں لوگوں کے متعلق یہ کہا گیا ہے)

اولئک علی ہدی من ربہم و اولئک ہم المفلحون، ان پر ہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے جو ایمان لاتے ہیں اور التزام سے نماز ادا کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں، اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہدایت پر ہیں اور نجات ابدی پانے والے ہیں،

اقیموا الصلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ و اراکم مع الراکعین، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، اور جامعے نماز پڑھو،

وانہا لکسرة الاعلى الخاضعين الذين يظنون انهم ملائقورہم وانهم اليہ راجعون : نماز ان لوگوں کے لیے جسکے دل میں نہ تو خدا کا خوف ہے اور نہ خدا کے وصال کا اعتقاد ہے نہایت تکلیف دہ اور شاق ہے مگر ان لوگوں کے لیے نہایت آسان اور سہل ہے جو اپنے آپ کے حضور میں عاجزی کرتے ہیں، جبکہ یہ اعتقاد راسخ ہے کہ وہ اپنے آپ سے ملاقات کرینگے اور ہمیشہ وہاں رہیں گے،

واذاخذنا ميثاقا من بني اسرائيل - اس کے بعد پھر یہ فرمایا و اقیموا الصلوة و اتوا الزکوة، اے بنی اسرائیل سے نماز اور زکوٰۃ کے متعلق خاص عہد لیا تھا۔

اینا تو لوگوں و جبرائیل، خوف اور قبلہ معلوم ہونے کے وقت جس طرف ہو کر نماز پڑھو گے نماز مقبول ہوگی۔

حضرات! اس آیت کے متعلق کسی قدر تفصیل کے ساتھ کچھ بیان کر دینا میں مناسب سمجھتا ہوں اور جو احکام اس آیت سے سمجھے جاتے ہیں انکی بھی کسی قدر تفصیل کی حاجت ہے،

صورت یہ ہے کہ اگر کوئی لڑائی میں ہو اور دشمن اُس کے مقابل جانب میں ہو تو اس وقت میں ادا سے نماز کی صورت دوسری جگہ یوں معلوم ہوتی ہے کہ نصف لوگ امام کے پیچھے نماز پڑھیں اور نصف لوگ اُنکی حفاظت کریں اور اگر یہ صورت بھی ممکن نہ ہو سکے تو پھر جس طرف ہو کر نماز پڑھو نماز مقبول ہوگی، جیسا کہ اوپر کی آیت سے سمجھا جاتا ہے۔

خداوند تعالیٰ نے ایسی حالت کے اعتبار سے نماز کی ہیئت کس قدر آسان کر دی اور قبلہ و قیام و قعود کے شرائط بھی معاف کر دیں بیماری کی حالت میں ادا سے نماز



کی صورت بدل دی اور شارع علیہ السلام نے یہاں تک فرمادیا کہ، 'وان لم تستطع فمستلقا' یعنی اگر ٹیکھ کر نماز پڑھ سکو تو لیٹ کر پڑھو، (کتب فقہین تمام ائمہ اور محدثین کا اجماعی مسئلہ ہو کہ اگر عورت بچہ جنتی ہو اور نماز کا وقت گزر رہا ہو تو اسپر فرض ہے کہ بچہ کا سر کسی چیز میں رکھ کر نماز ادا کرے۔

وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ ، وَاِذَا كُنْتُمْ فِيْهَا فَاعْبُدُوْهُ  
وَاِذَا طَلَعْتُمْ اَوْ قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ اِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَلْبَانًا مُّوَقُوْتًا۔ ان سب سہولتون کے بعد خداوند تعالیٰ نے یہ فرمادیا کہ جب تم اطمینان کی حالت میں ہو تو نماز کو بہ طور معمول ادا کرنا جیسا کہ اس آخر آیت سے معلوم ہوتا ہے،

حَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى ، تمام نمازون خصوصاً صلوٰۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر کی زیادہ حفاظت کرو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوْكُمْ وَايْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَانْصَبُوا وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ  
کر لیا کرو اگر پانی نہ ملے تو تمہیں کرو۔

وَاِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوْكُمْ كَمَا لَمْ يَكُنْ اِلَيْكُمْ اِيْدِيكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَانْصَبُوا وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ  
اٹھنا چاہتے ہیں تو سستی کرتے ہیں، قائمہ ان دونوں آیتوں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ سستی سے نماز پڑھنے والا خدا کے نزدیک منافق ہو،

قَالَ اللهُ تَعَالَى اِنَّ الْمُنَافِقَ اَشْرَقُ عَيْنًا لِّمَا يُغِيْبُ وَهُوَ يُغِيْبُ عَنْكَ الْيَدَيْنِ الْاُخْرَى  
اور خداوند تعالیٰ نے نبی اسرائیل سے وعدہ کیا کہ اگر تم نماز پڑھتے رہے اور زکوٰۃ دیتے رہے تو ہم تمہارے ساتھ ہیں،  
وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ اَتَخَذُوا هَزْؤًا لِّعِبَادٍ لَّكُ بَاغْتِمُومًا لِّمَا لَمْ يَكُنْ اِلَيْكُمْ اِيْدِيكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَانْصَبُوا وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ وَالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ  
اذان دیتے ہو تو کفار مذاق سمجھتے ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اسکو سمجھتے نہیں،

ان الذین یقیمون الصلوٰۃ و ما زعمتم یفقدون اولئک ہم المؤمنین حقاً لهم درجات عند ربهم  
 مغفرة و رزق کریم ، جو لوگ نماز پڑھتے ہیں ، زکوٰۃ دیتے ہیں ، یہی مسلمان ہیں ، خدا کے  
 نزدیک اس کا بڑا مرتبہ ہے ، اور گناہوں سے مغفرت ہے اور عمدہ رزق ہو ،  
 اقم الصلوٰۃ لدلوک الشمس الی غسق اللیل و قرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشهوداً ،  
 ظہر سے عشاء تک کی نمازین پڑھو ، صبح کی نماز پڑھو اسوقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں ،  
 ان الذین ان سکنا ہم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و آتوا الزکوٰۃ ، ہم مسلمان کو اگر بادشاہ بنا لیجئے  
 تو وہ نماز پڑھینگے زکوٰۃ دینگے ، قائم رہے جو لوگ فلاح روزی ترقی چاہتے ہیں انھیں اس  
 آیت کو ملحوظ نظر رکھنا چاہیے ،

قد افلح المؤمنون الذین ہم فی صلاتهم خاشعون ، والذین ہم علی صلاتهم حافظون ، اولئک  
 ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ہم فیہا خالدون ، جو لوگ خشوع و خضوع سے نماز  
 پڑھتے ہیں اور تمام نازوں کی محافطت کرتے ہیں انھیں کو نجات ملیگی اور یہی جنت الفردوس  
 کے مالک ہیں جہاں ہمیشہ رہیں گے ،

ان الصلوٰۃ تنسی عن الفحشاء و المنکر و البغی ، نماز درستگی اخلاق کا سبب ہے اور یہودہ  
 باتوں کی مانع ہے ،

حضرات ! ان تمام آیتوں سے آپ کو بخوبی واقفیت ہو گئی ہوگی کہ نماز کی فضیلت  
 نماز کا نتیجہ ، نماز کی برکت کس قدر ہے اور خداوند تعالیٰ نے ہر موقع ہر حالت کے اعتبار  
 سے اس میں کس قدر آسانی پیدا کر دی ہے ، اگر اس پر بھی مسلمان اس سے غفلت کریں  
 تو ان سے بڑھکر بے نصیب دنیا میں کون ہوگا ، جیسا کہ تارک الصلوٰۃ اور بے وقت نماز پڑھنے والوں  
 کے لیے جو وعید شدید خداوند تعالیٰ نے کی ہے آپ ذیل کی آیتوں سے معلوم کر سکیں گے ،

ویل المصلین الذین ہم عن صلواتہم ما ہوں۔ سخت عذاب ان نماز پڑھنے والوں کے لیے ہے جو پابندی سے نماز نہیں پڑھتے۔

ما منکلم فی سقر قالو لم نکم من المصلین ولم نکم لطم المسکین، جب دوزخیوں سے پوچھا جائیگا کہ کس وجہ سے تم جہنم میں آئے تو وہ کہیں گے کہ نہ تو ہم نماز پڑھتے تھے اور نہ ہم زکوٰۃ دیتے تھے، لا صدق ولا صلی وکن کذب وتو لے، نہ تو رسول کی تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی بلکہ رسول کی تکذیب کی اور نماز سے ابھار کیا،

ایقوا الصلوٰۃ ولا تکنوا من المشرکین، نماز پڑھو کا فرمت بنو،

مین مناسب سمجھتا ہوں کہ ان آیات کی ان حدیثوں کا بھی ذکر کروں جن سے نماز کی فضیلت اور تاکید سمجھی جاتی ہے،

### ترجمہ حدیث

لیٰ ذہ المعراج میں پچاس وقت کی نمازین خداوند تعالیٰ نے فرض کر دی تھیں لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رائے اور مشورہ سے آنحضرت صلعم نے بار بار خداوند تعالیٰ سے التجا کر کے کم کرائیں یہاں تک کہ پانچ وقت کی نمازین رہ گئیں، بخاری شریف میں جس لفظ سے اس کے متعلق روایت ہے وہ یہ ہے کہ یا محمد النائمون وغمون لا تبدل القول لذی حقت عن عبادی وامنضت فریضتی، اسے محمدیہ نمازین تو پانچ وقت کی ہیں لیکن اس میں ثواب پچاس وقت کا ہے، میں نے اپنے بندوں کے لیے سہولت تخفیف کر دی اور فرض بدستور رکھا، میری بات میں تغیر نہیں ہے، من ترک الصلوٰۃ حرمہ کفر، جسے نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی وہ کافر ہو گیا،

اس حدیث کا مطلب امام احمد اور حسن بصری اسکے ظاہر معنی پر لیتے ہیں، لیکن اوپر  
ائمہ نے اسکی تاویل کی ہے، امام ترمذی نے بھی اسی تاویل پر صاف حدیث نقل کی  
ہو کہ الفرق بین العبد و الکفر ترک الصلوٰۃ،

بشر المشائین فی الظلم الی المساجد النور التام الی یوم القیامہ، اُن لوگوں کو قیامت میں  
نور تام کی خوشخبری دیو جو اندھیری راتوں میں نماز کے لیے مسجدوں میں جاتے ہیں،  
ترمذی شریف کی صحیح روایت میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جس طرح دن بھر میں  
اکوئی پانچ مرتبہ غسل کرتا ہے اور پاک صاف ہو جاتا ہے اسی طرح پنجگانہ نماز ادا کرنے والا تمام  
گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے،

ترمذی کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ کسی فعل خیر کے ترک کو کفر نہیں سمجھتے تھے  
مگر ترک صلوٰۃ کو کفر سمجھتے تھے کتب فقہ میں بھی ائمہ نے تصریح کر دی ہے کہ اگر محلے والے  
محلے کی مسجدوں میں نمازین پڑھنا چھوڑ دیں تو خلیفہ وقت پر واجب ہے کہ اگر وہ توبہ سے  
انکار کریں تو اس کو قتل کر ڈالیں،

حضرات! نماز ہی کے لیے خداوند تعالیٰ نے کعبہ اور مقدس کو بیت اللہ کا لقب دیا اور نماز  
ہو کہ خداوند تعالیٰ کو مکان کی کیا حاجت ہو اور جن لوگوں نے اس بیت اللہ کی توفیق کرنی چاہی اس کو  
خداوند تعالیٰ نے ابابیل کی ایک گرائی ہوئی ٹکڑی سے ہلک اور برباد کر دیا جیسا کہ آپ کو صحابہ فیل کی ٹکڑی  
سے معلوم ہو! نبیایہ السلام نے نماز کیلئے بیشہ مسجدیں اور جامع مسجدیں اور علی سے اعلیٰ انتظام اور التزام فرمایا  
جسکے آثار آپ کو کلمے سامنے دیے جائیں بلکہ ہزاروں مجاہدین باوجود ان تمام باتوں کے اگر کوئی نہ سمجھے اور عاقبت کا پر غور  
نہ کرے اس کو اپنے زندہ رہنے سے مر جا بہتر ہو میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کو نیک کام کی ہدایت دے  
اور انھیں اس بات کی توفیق دے کہ خداوند تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کریں۔

# اجلاسِ سوم

دو فرشتوں نے بزرگانِ قوم کو آٹھ ہی بجے سے ہال میں پہنچا دیا اور تمام اصحاب نہایت پہنچنے کے ساتھ افتتاح کا انتظار کرنے لگے ٹھیک ساٹھ گھنٹے کے معزز صدر اکبر علامہ سید رشید رضا آفندی تشریف لائے اور افتتاح فرمایا۔

سب سے پہلے دارالعلوم کے ایک کسٹمر محمد حسن نے قرآن کریم کی چند آیتیں اس ورد کے لہجے میں پڑھیں کہ تمام ہال درود و اثر کی تصویر بن گیا اس کے بعد اصلی کارروائی کا آغاز ہوا۔

جلسہ پہلی میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ ایک صیغہ اُن اغلاط تاریخی کی تصحیح کیلئے بنایا جائے جو یونیورسٹیوں کے کورسز میں اسلامی اور بزرگان و شامان اسلامی کے متعلق غلط فہمی پیدا کرتی ہیں اور اُن کے کیرکٹر پر بدنامی دھندلاتی ہیں یہ صیغہ یونیورسٹی کے سامنے اُن اغلاط کو پیش کر کے درخواست کرے گا کہ وہ کورس سے خارج کیے جائیں۔

اس وقت تک اس صیغہ نے جو کچھ کام کیا ہوا اور یونیورسٹی کو توجہ دلا کر جہاں تک اصلاح کی ہو قوم کے سامنے اسکا پیش کرنا ضروری تھا اسلئے مولوی سید سلیمان صاحب نائیل دیب دارالعلوم نے اس صیغہ کی رپورٹ پیش کی جسکے متعلق اسکا کام کیا گیا تھا مولانا نے موصوفے

انٹانے تقریریں انگریزی کو پس کے جن قابل افسوس اور غلط قہقروں کا حوالہ دیا جو اسلام رسول اکرم صلم اور صحابہ کرام سے متعلق تھے تو ان کو شکر تمام حاضرین بیتاب ہو گئے۔

## رپورٹ صیغہ صحیح اغلاط تاریخی

جناب پریذیڈنٹ و دیگر حاضرین! آج ہندوستان میں اسلامی کانفرنسین اور اسلامی انجمنین قائم ہیں، قبرسم کی تحریکین جا بجا کی جا رہی ہیں، ہر موضوع پر مضامین لکھے جاتے ہیں، تقریریں کی جاتی ہیں، لیکن ان تمام تدابیر سے مسلمانوں میں جو عام افسردگی اور سکون پھیلا ہوا، اسکے بجائے کسی قسم کی حرارت، جوش نہیں پیدا ہوگا، انہیں کسی قسم کی بندھو صلگی، بند ارادگی، علولے، تممت اور انیثار نہیں پیدا ہو سکتا جو قومی ترقی کے اجزا اور روح ہیں اور جس قوم کے قالب میں جان آتی ہو، اسی بنا پر سب پہلا فرض یہ ہو کہ ہم اس ملک قومی مرض کے اسباب و علل کی جستجو کریں۔

حضرات! اقوام عالم کی گزشتہ تاریخیں جو پچھلون کے لیے چراغ راہ ہیں وہ ہمو بتاتی ہیں کہ قوم کے قولے احساس میں صرف دو چیزیں حرکت پیدا کر سکتی ہیں، مذہب اور تاریخ، مذہب کے متعلق سوال یہ ہو کہ آیا آج تک تمام اسکولوں اور کالجوں میں جو تعلیم ابتدا سے انتہا تک دی جاتی ہو، اس میں مذہب کا ایک حرف آتا ہو؟ آیا اس میں اسلام کی خصوصیات کا کہیں ذکر ملتا ہو جس سے ہم اپنی قومیت کا مفہوم سمجھ سکتے؟ آیا ایمین جناب رسول صلم کی تعلیمات کا بیان ہوتا ہو؟ جن کو پڑھ کر ہم کو اسلام اور پیغمبر اسلام کے ساتھ غیر معمولی خلوص اور انس پیدا ہوتا، آیا قرآن کی ایک سورۃ بھی بچپن سے لیکر عہد شباب کی مدت تعلیم میں ہمارے بچے سنتے ہیں جن سے قرآن مجید کی عظمت اُنکے دل میں قائم ہوتی؟ اس سوال کا

جواب بجز اسکے اور کچھ نہیں ہو کہ اسکو لون میں جو ہمارے بہنو کو تعلیم دی جاتی ہو وہ ہمارے مذہبی احساسات کے بالکل برخلاف ہو، اُن کو معاذ اللہ یہ تعلیم دی جاتی ہو کہ ”قرآن محمد نے توڑا اور انجیل سے انتخاب کر کے ترتیب دیا ہو“ محمد جب مکہ سے بھاگ گیا تو اُسکے اس فرار کا نام ہجرت ہو، صحابہ بالکل وحشی و خوار اور سخت متعصب تھے، مذہب اسلام بڑور شمشیر پھیل گیا، مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ جو لوگ اسلام پر ایمان نہ لائیں اُنکو قتل کر ڈالیں، اُنکی جائداد اور اسباب پر قبضہ کر لیں اور وہ یا تو اپنے ملک سے نکال دیئے جائیں اور یا اُسے جزیہ کے نام سے ایک بھاری مذہبی ٹیکس وصول کیا جائے، تو انہیں جو غلام پرکے جائیں ہجرت مسلمان کیلئے جائیں محکمہ کے بعد اُسکے اقوال ایک کتاب میں جمع کیئے گئے جس کا نام قرآن ہو۔

کیا ان ہدایات و اقوال کو پڑھ کر مسلمان سچ نہیں کسی قسم کی مذہبی حرارت باقی رہ سکتی ہو؟ کیا انہیں کسی قسم کی مذہبی روح پیدا ہو سکتی ہو؟ کیا اُنکو یہ مضامین پڑھ کر اسلام، پیغمبر اسلام، قرآن مجید اور صحابہ کرام کے ساتھ کسی قسم کی محبت اور دلنشینی پیدا ہو سکتی ہو؟ اگر نہیں پیدا ہو سکتی تو پھر انہیں قومی غیرت و حمیت اور قومی جدوجہد کے آثار کی تلاش بیکار ہو،

قومی زندگی کی دوسری قوت محرکہ تاریخ ہو، تاریخ ہکوان سوالات کے جواب بتاتی ہو کہ ہم کون تھے؟ ہم کون ہیں؟ ہم کو کیا کرنا چاہیئے؟ تاریخ ہکو ہمارے اسلاف کے کارنامے سناتی ہو جن سے ہمارے قوالے احساس میں حرکت پیدا ہوتی ہو، تاریخ ہمارے سامنے ہمارے بزرگوں کے حالات، آداب، اخلاق اور تمدن کی تصویریں کھینچتی ہو جس سے ہمارے دل میں اُنکی تقلید کا جوش پیدا ہوتا ہو، تاریخ ہمارے سامنے اُنکی عظمت، جلالت، استقلال، ہمت، عزم و ثبات قومی کی داستانیں دہراتی ہو، جس سے ایک معزورانہ مرد کے ساتھ ان چیزوں کے حاصل کرنیکی کوشش شروع ہوتی ہو لیکن جو تاریخ ہمارے

بچوں کو عام اسکولوں میں پڑھائی جاتی ہو، کیا اس سے انہیں کسی چیز کے پیدا ہونے کی امید کی جاسکتی؟ کیا غازیگر و طالع محمود، راہزن شہاب الدین، بیرحم قطب الدین متھب فیروز شاہ، بے قانون اکبر عیش پرست و شرابی جہانگیر اور دغا باز و مکار عالمگیر میں سے کوئی اس قابل ہو جس میں سے کسی پر ہم فخر کر سکیں اور اس کے کارنامے پڑھ کر ہمارے دل و دماغ میں اس کی تقلید کا کوئی جوش پیدا ہو۔

ان وجوہ سے یہ ایک ایسا مسئلہ تھا جو تمام قومی انجمنوں اور کانفرنسون کی توجہ کا محتاج تھا، لیکن ایک آدھ رٹریوشن کے سوا اب تک اس کے متعلق کچھ نہیں کیا گیا۔

ندوۃ العلما کے گزشتہ اجلاس دہلی میں اس کی طرف توجہ کی گئی اور حسب ذیل تجویز منظور ہوئی:

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ تاریخی کتب مروجہ مدارس انگریزی میں جو غلطیاں پائی جاتی ہیں اور جن کا تعلق اسلام کے ساتھ ہو، ان کی اصلاح کا کام مناسب ذرائع کے ساتھ ندوۃ العلما

انجام دے (روداد دہلی صفحہ ۲۰۷) اور اسی جلسہ میں یہ کام مجھ سے متعلق کیا گیا، اسی بنا پر جلسہ

کے بعد فوراً ہی ندوۃ العلما کی ماعتی میں شعبہ تصحیح اغلاط کے نام سے ایک صیغہ قائم کیا گیا

جس نے تجویز مذکور علی صورت میں لانے کے لئے مناسب حد تک کوششیں کیں جس سے

پہلے شعبہ تصحیح کی طرف سے ۲۵ مئی ۱۹۱۷ء کو تمام اسلامی اخبارات میں اعلان کیا گیا کہ

ندوۃ العلما کی زیر نگرانی شعبہ تصحیح اغلاط تاریخی قائم ہو گیا ہے جن لوگوں کو انگریزی کورس کی

کتب تاریخ میں مذہب اسلام اور تاریخ اسلام کے متعلق غلطیاں معلوم ہوتی ہوں ان سے

ذات وہ شعبہ تصحیح کو مطلع فرمائیں، اسی اعلان میں اسکول اور کالج کے مسلمان تھچرون

اور پروفیسرون سے بھی درخواست کی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹی کی تاریخی کتابوں کی اسلامی تاریخی، مذہبی غلطیوں کا نشان دین، لیکن افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ بجز بالعموم



اور عام مسلمانوں کے کسی مسلمان ٹیچر اور پروفیسر نے اسکی طرف توجہ نہ کی، حالانکہ یہ کام سب زیادہ اُنکی توجہ کا محتاج تھا، خیال ہو سکتا تھا کہ اخبارات کی عالمگیر آوازاں تک نہ پہنچی ہو اسلئے خاص خطوط کے ذریعے سے مختلف یونیورسٹیوں کے متعلق حسبِ میل حضرت سے اس امر کی التجا کی گئی کہ وہ اپنی اپنی یونیورسٹی کی تاریخی کتابوں کے نام اور اُنکے مصنفین کے نام سے اور اگر ممکن ہو تو اسمیں اسلام کے متعلق جو غلطیاں ہوں اُنسے اطلاع دیں۔

گلگتہ یونیورسٹی۔ جناب مولوی محمد حسین صاحب پروفیسر ٹیچنگ کالج پٹنہ۔  
مبئی یونیورسٹی۔ جناب مولوی شیخ عبدالقادر صاحب ایم۔ اے۔ پروفیسر کن کالج پونہ  
پنجاب یونیورسٹی۔ جناب مسٹر محمد عبدالعزیز صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج۔ لاہور  
مدرسہ یونیورسٹی۔ جناب مسٹر محمد ابراہیم صاحب قرشی ایل۔ ٹی۔ مدراس۔  
الہ آباد یونیورسٹی کے متعلق کئی صاحبوں سے عرض کیا۔

لیکن افسوس کے ساتھ اظہار کرنا پڑتا ہو کہ انہیں سے کسی صاحب نے بھی اسکی طرف توجہ کی تکلیف گوارا نہیں کی، مجبوراً مختلف عام شخصوں کی بھیجی ہوئی یادداشتوں کی بنا پر شعبہ کو خود اپنی ہمت پر بھروسہ کرنا پڑا سب سے پہلے الاقرب فالاقرب کے اصول کی بنا پر شعبہ نے الہ آباد یونیورسٹی کی طرف توجہ کی، الہ آباد یونیورسٹی میں جو تاریخی کتابیں داخل ہیں انہیں سب سے پہلے مارسیڈن کی ہسٹری قابل ذکر ہو حسین نہ صرف وہاں غلط ہیں، بلکہ اُس کا طرزِ تحریر بھی دل آزار ہو، یہ ہسٹری قیمتی سے نہ صرف الہ آباد میں داخل ہو بلکہ گلگتہ وغیرہ دیگر یونیورسٹیوں کی جوئیر کلاس میں بھی داخل ہو، نوڈ کے طور پر ہم اسکی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

(۱) محمد کے مرنے کے کچھ دن بعد اُسکے اقوال ایک کتاب میں جمع کئے گئے..... جو تمام مسلمانوں کے نزدیک ایک مقدس کتاب کی طرح تسلیم کی جاتی ہو۔

(۲) وہ کہتے ہیں کہ اُنکا مذہب ۶۲۲ء سے شروع ہوا جب محمدؐ مکہ سے بھاگ گیا..... محمدؐ کا فرار ہجرت کے نام سے مشہور ہو۔

(۳) عرب ٹھیک اس طرح خوشحال اور جنگجو تھے جیسے پہلے (قبل از اسلام) لیکن وہ آپس میں نہ لڑ سکے، وہ جوش سے بھرے تھے اور اُن کا خیال تھا کہ اُنکا فرض ہو کہ اپنا نیا مذہب تمام دُنیا میں پھیلائیں، اُن لوگوں کو قتل کریں جو اُنہیں نہ لجا ئیں اور اُن کی جائداد اور اسباب پر قبضہ کر لیں، اُنھوں نے خیال کیا کہ نہ ایمان لانے والوں کے ساتھ جنگ ایک مقدس جنگ ہو جس سے خدا خوش ہوتا ہو اور اُنکا عقیدہ تھا کہ جو مسلمان بہن یا بچا ئیں گے وہ سیدھے بہشت چلے جائیں گے، جو لوگ اُنہیں لجا تے تھے لیکن وہ اپنا مذہب نہیں تبدیل کر سکتے تھے اُنکو ایک بھاری ٹیکس دینا پڑا تھا جس کا نام جزیہ ہو۔

(۴) سو برس کے عرصہ میں اُنھوں نے فارس، ترکستان، اور افغانستان لے لیا..... اور یہ تمام ملک مسلمان ہو گئے، بعض اہل فارس جنھوں نے نہ اُنکا ساتھ دیا اور نہ وہ مسلمان ہوئے اُنھوں نے اپنا ملک چھوڑ دیا اور ہندوستان بھاگ آئے جہاں وہ بارہ سو سال سے زیادہ عرصے سے مقیم ہیں یہ لوگ پارسی ہیں۔

(۵) وہ (افغان) گل کے گل خوشنوا مسلمان تھے جو اپنے مذہب کے لیے جوش سے لبریز تھے،

(۶) ہندوستان اُس زمانے میں دُنیا میں سب سے زیادہ زرخیز ملک تھا اور ہندوستان اور مغربی ممالک کے درمیان بڑی تجارتوں کی آمد و رفت تھی، یہ تجارتیں افغانستان سے

ہو کر زرتی تھیں، محمود نے اکثر قیمتی اسباب سے لدے ہوئے اونٹوں کا طویل سلسلہ  
 دیکھا تھا جو ہندوستان سے فارس جاتے تھے اور اُسے تاجروں سے معلوم کیا تھا کہ  
 ہندوستان میں دولت مند راہروں واقع ہیں، وہ جیسے ہی بادشاہ ہوا ہندوستان میں  
 ایک مقدس جنگ (جہاد) کے لئے آمادہ ہوا اور اُس نے اس ملک کے دولت مند راہروں  
 اور شہروں کو لوٹ لیا ۴۲۷ و ۴۲۸

(۷) محمد غوری نو مرتبہ اپنی فوج کو میدان میں لایا اور اُس نے اُن دولت مند شہروں کو لوٹا  
 جہاں محمود نہ پہنچ سکا تھا، صرف بنارس میں اُس نے ایک ہزار مندروں سے زیادہ برباد  
 کیا اور چار ہزار اونٹوں پر خزانہ لاد کر لے گئے ۴۲۷

(۸) (افغان بادشاہوں کے وقت کی حالت) کسی شخص کی زندگی اُن خوفناک زمانوں میں  
 محفوظ تھی کوئی شخص اس اندیشہ سے سونہ سکتا تھا کہ کہیں اُس کے سنگدل دشمن ناگہان  
 ظاہر نہ ہوں اور اُس کے اسباب اور بچوں کو نہ لے جائیں، اس طرح ہر شخص جو نقد یا جواہرات  
 رکھتا تھا وہ اُنکو زمین میں دفن کر دیتا تھا تاکہ بعض سپاہی اُنکو زبردستی چھین نہ لے جائیں،  
 ہم جو اس وقت یا اس زمانہ میں رہتے ہیں مشکل سے خیال کر سکتے ہیں کہ ہندوستان کی حالت  
 پٹھان بادشاہوں کے وقت میں کس قدر خطرناک تھی، ہندوؤں کے بہت سے قدیم مندروں  
 برباد کر دیے گئے تھے کیونکہ نیکی بخت سے نیکی بخت پٹھان بھی اُن لوگوں کے لیے بیرحم تھا جو  
 اُس کے عقیدے پر نہ تھے اور اُنکا خیال تھا کہ اُنکا فرض ہو کہ ہندوؤں کو مسلمان بنائیں  
 اور اُن لوگوں کو مار ڈالیں جو اُنکی مقاومت کریں، بہت سے زرخیز کمیت اسیلے غیر مزرع  
 چھوڑ دیئے گئے کہ غریب رعایا اپنی جان بچانے کے لئے جنگلوں میں چلی گئی ۴۲۷

(۹) قطب الدین چہلین میں غلام تھا اُس زمانے کے مسلمانوں میں لڑائی کے قیدی

فتحندون کے غلام ہو جاتے تھے اور دروازہ ملکونین فروخت کر دیے جاتے تھے، اور مجبور کیے جاتے تھے کہ وہ مسلمان ہو جائیں اور چونکہ وہ اپنے ملک اور اپنے لوگوں سے دور ہو جاتے تھے اسلئے وہ مالک کے خاندان کو اور اسکے عزیزوں کو تسلط دیکھتے تھے جس طرح کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو دیکھتے تھے اور ان کے دُعا دار ہو جاتے تھے۔ ص ۴۴

(۱۰) قطب الدین افسروں کے لئے نہایت مہربان اور سخی تھا، لیکن اُس نے ہندوؤں کے ساتھ نہایت بیرحمی کا سلوک کیا، اُس نے پچیس ہندو مندروں کے پتھر وں سے ایک بڑا مینار دلی میں بنایا۔ ص ۴۵

(۱۱) مارشڈن صاحب جہان افغان بادشاہوں کے مظالم دکھاتے ہیں یہاں تک کہ وہ افغان بادشاہوں کے سب سے زیادہ علم پرور مہربان بادشاہ فیروز شاہ تغلق کی نسبت لکھتے ہیں کہ "فیروز شاہ تمام چھان بادشاہوں میں سب سے بہتر تھا، اُس نے تقریباً چالیس برس تک سلطنت کی، اُس نے شریکین اور نہرین بنائیں، مسافر خانے اور عربی اور فارسی کے مدارس قائم کیے، اُس نے رعایا کے ساتھ بادشاہان سابق کے نسبت مہربانی کا برتاؤ کیا، مگر وہ ہندوؤں کے لئے نہایت سنگدل تھا، جنہوں نے اپنا مذہب نہیں بدلاتھا، اور اُس نے یہ خیال کیا تھا کہ یہ اُس کا فرض ہے کہ وہ ہندوؤں کی عبادت گاہیں برباد کر کے ان کے دھرموں میں اسلامی مساجد تیار کرے۔" ص ۴۶

(۱۲) جہانگیر کے حالات کا عنوان یہ ہے "عیش پرست شرابی جہانگیر۔"

(۱۳) اکبر کے انتظامی حالات کا ذکر کر کے اُس کی عظمت اُن ہی موقع اہامی الفاظ میں لکھائی ہے، اکبر کی خواہش اکبر کا قانون تھا، اُس نے وہ کیا جو اُس کے دل نے چاہا،

اوسکے مافوق کوئی طاقت نہ تھی، لیکن انگلش گورنمنٹ میں انگلینڈ اور ہندوستان دونوں ملکوں میں قانون ہے جسکو ہر شخص جانتا ہے اور جسکی ہر شخص کو اطاعت کرنی چاہیے، بادشاہ انگلستان اوس سے زیادہ قانون نہیں توڑ سکتا جتنا ایک غریب فقیر ۷۷

(۴) (اوزنگ زیب) آٹھویں برس شاہجہان مرگیا، دو برس کے بعد

اوزنگ زیب نے ان تمام ہندو اور عیسائی نوکروں کو برطرف کر دیا جو بادشاہان سابق کے وقت سے مامور تھے اور اونکی جگہ مسلمانوں کو مقرر کیا، اکبر نے بہت سے راجپوتوں کو اپنی خدمت میں رکھا تھا اور اون پر مہربان تھا، راجپوتوں نے اکبر کو محبوب رکھا اوسکے لیے لڑنے اور ایک عظیم الشان حکومت کے قائم کرنے میں اوسکی امداد کی، برخلاف اسکے راجپوتوں نے اوزنگ زیب سے نفرت کی، اور اونھوں نے اور ہندوؤں کی دوسری قوموں نے اوسکی خلاف اوس سے لڑائی کی اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اوس عمارت کی اینٹ سے اینٹ

بجادی جسکو اکبر نے تعمیر کیا تھا، اوسنے ہندو مذہب کو نفرت سے دیکھا اور بارہ برس کے مسندوں کو منہدم کیا اور پجاریوں کو قتل کر ڈالا اور دہان کے بتوں کو اپنے محل میں لٹھا لایا جہاں وہ دروازے پر زمین میں اس طرح ڈال دیا کہ کوئی شخص بغیر اونکو پا مال کیے اوزنگ زیب کے پاس نہیں پہنچ سکتا تھا، اوس نے بہت سے دیگر مقامات میں ہندوؤں کے گھر جلا دیے اور اون کے پھل دار درخت کاٹ ڈالے اور گایون کو ذبح کر کے اونکی عبادت گاہوں کو ناپاک کر دیا، اوسنے ہندوؤں کو گھوڑوں، بانھیوں، پالکیوں پر سوار ہونے سے روک دیا، وہ صرف پیدل چلتے تھے، اوسنے ایک سے زیادہ مرتبہ قابل نفرت جزیہ یعنی مذہب کا ٹیکس جاری کیا جو اکبر کے وقت سے موقوف تھا، باشندگان دہلی اس کے محل کے پاس اسلئے گئے کہ اوس سے عرض کریں کہ ٹیکس اونسے

اوتھالیا جائے اور اپنی گریہ وزاری سے اوسکے کانوں کو بھردیا، مگر اوس پر غضب بادشاہ نے حکم دیا کہ اوسکے ہاتھی باہر لائے جائیں اور اوسکو اوس بکلیں بھڑپوڑایا جائے جس سے بہت سے مر گئے اور بہت سے زخمی ہوئے، پھر وہ مسجد میں مار پڑھنے چلا گیا، ہندوؤں کے ساتھ تقریباً ایسی بری طرح سے برتاؤ کیا، جس طرح چھانوں کے خوفناک زمانہ میں کیا گیا تھا اور راجپوتوں نے شمال میں اور مرہٹوں نے جنوب میں اپنی خود سرطنتیں قائم کر لیں، جو دھپور کے راجہ نے شہنشاہ کو لکھا اور کہا کہ اگر حضور راون کتابوں کو پڑھتے ہیں جنکو تمام لوگ مقدس کہتے ہیں تو آپ دیکھیں گے کہ خدا تمام نبی نوع انسان کا خدا ہے نہ صرف مسلمانوں کا خدا، حضور اپنی مسجدوں میں خدا کی عبادت کرتے ہیں اور ہنڈ اپنے مندروں میں، آپ کے پردادا اکبر تمام آدمیوں پر مہربان تھے خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی، مسلمان ہوں یا ہندو، اسی طرح پہلے کے دوشہنشاہ تھے یعنی آپ کے دادا اور والد بزرگوار لیکن حضور اپنی ہندو رعایا کو پامال کر رہے ہیں، اورنگ زیب ایک عمدہ بادشاہ ہو سکتا تھا اگر اوسکی تمام رعایا مسلمان اور اوس خاص فرقہ کی ہوتی جو سنی کہلاتا ہے، اورنگ زیب ایک روکھا اور سخت سرد دل آدمی تھا، وہ شریف اور سخی نہ تھا، اوس سے بہت سے آدمی ڈرتے تھے اوس سے کسی نے محبت نہ کی یہاں تک کہ خود اوسکے بیٹے حقیقت اوس سے خوف کھاتے تھے،

(صفحہ ۸۰، ۸۱، ۸۲)

مارسیڈن ہسٹری سے مسلمان کس قدر آزرہ ہیں اسکا قیاس اس سے ہو سکتا ہے کہ شعبہ صبح کے قیام کا جب ابتداء اعلان کیا گیا تو اطراف ہندوستان سے متعدد اصحاب نے سب سے پہلے اسی کتاب کی طرف توجہ دلائی، مارسیڈن ہسٹری کے

علاوہ الہ آباد میں مٹرکولیشن میں ڈیلا فوس صاحب کی ہٹسری ہے جسکا صرف ایک مقام ہم آپ کو سنائے دیتے ہیں، اسلام بنفسہ اپنی تعلیم اور اپنے مذہب میں شامل کرنے میں بڑے مذہب کے بالکل مخالف ہے،

پیروان بودہ کو اپنے مذہب کی اشاعت میں صلح کن طریقوں سے کام لینے والا غیر مذہب والوں کے ساتھ نرمی کا طریقہ اختیار کرنے کی ہدایت کی گئی ہے، برخلاف اسکے مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ غیر مذہب والوں کے ساتھ جنگ کریں اور اگر ضرورت پڑے تو اپنے عقیدے کو تلوار کی نوک سے منوانے پر مجبور کریں، ایک ایسا مذہب جیسا کہ اسلام ہے مشتعل اور خونخوار عربوں کے طبائع کے بالکل مناسب تھا جنھوں نے نہایت شوق و ذوق کے ساتھ اس مذہب کو آغوش میں لیا اور وہ اپنے پیغمبر کے ارشاد کے پورا کرنے کے شوق میں دنیا کو فتح کرنے اور مذہب پھیلانے کے لیے اپنے مذہب کے سفید جھنڈوں کے نیچے قرب و جوار کے ممالک میں جوق جوق اُتر آئے (صفحہ ۶۱)

ان تمام غلطیوں کا انتخاب مضمون کی صورت میں کیا گیا اور جولائی ۱۸۵۷ء کے تمام اسلامی اخبارات میں شائع کرا یا گیا، جسکے ساتھ ان سے یہ درخواست بھی کی گئی تھی کہ وہ یونیورسٹی سے اس کتاب کے خارج کرنے کی تحریک کریں۔

تمام اسلامی اخبارات کے عموماً وطن اور مہمہ اخبار کے خصوصاً ہم مشکور ہیں کہ انھوں نے اپنے خاص مضامین کے ذریعہ سے یونیورسٹی کو اس طرف توجہ دلائی بلکہ ناشکری ہوگی اگر ہم بعض ہندو اخباروں کے اڈیٹروں کا شکریہ نہ ادا کریں کہ انھوں نے بھی اس تحریک کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی، بعض انگریزی اخباروں نے بھی اس طرف توجہ کی لیکن ان مضامین سے یونیورسٹی پر کوئی اثر نہیں پڑا اس لیے خاص کوشش کی

ضرورت ہوئی، چنانچہ اس سلسلہ میں پہلے مارسیڈن صاحب کی ہسٹری کے متعلق جرنل صاحب الہ آباد یونیورسٹی کو ایک یادداشت بھیجی گئی اور اس کے اخراج کی تحریک کی گئی، صاحب موصوف نے سررشتہ ڈائرکٹر صاحب صوبجات متحدہ کو اس باب میں جو کچھ لکھا اور جو اباشعبہ کے دفتر میں بھی بھیجا گیا وہ حسب ذیل ہے،

نمبر (۲۳۴۷) ۲۸ - اگست ۱۹۴۷ء از اجلاس ایم جی وے کول صاحب - ایم اے۔ جرنل یونیورسٹی الہ آباد بنام ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم صوبجات متحدہ، "حسب ہدایت سندھ کیٹ کمیٹی یونیورسٹی ہزار پورٹ مورخہ ۳ جولائی ۱۹۴۷ء منجانب شمس العلماء لاٹاشلی نعمانی بھیجتا ہوں، جس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ تاریخ ہندوستان مولفہ مسٹر اے۔ مارسیڈن لصاب کورس ٹرل کلاس سے بالکل خارج کر دی جائے بجائے اسکے سیالنج ہندوستان مولفہ ایف ڈیلا فوس بعد چند ترمیمات کے داخل کیا جائے، لہذا آپ سے استدعا کی جاتی ہے کہ مندرجہ بالا مضمون پر رپورٹ کریں،

یونیورسٹی نے اس یادداشت کی اطلاع خود مصنف کو یعنی مارسیڈن صاحب کو بھی دی کیونکہ وہ اتفاق سے اس وقت ہندوستان میں تھے، انھوں نے نہ صرف خط و کتابت سے اس مسئلہ کو طر کرنا چاہا بلکہ خود لکھنؤ آنے کی زحمت گوارا کی اور شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی سے زبانی حسب یادداشت پیش کردہ یونیورسٹی وعدہ کیا کہ وہ اپنی تاریخ سے قابل اعتراض مقامات کو خارج کر دیں گے، کلکتہ پرنسپل اپریل ۱۹۴۷ء میں انھوں نے حسب ذیل خط لکھا۔

(یکم اپریل از کلکتہ) مائی ڈیر مولوی صاحب، میں آپ کو تکلیف دینا نہیں چاہتا، اس تحریر کا منشا یہ ہے کہ ہندوستان میں میرا زمانہ قیام قریب ختم ہے،



بس ایک ہفتہ اور کلکتہ میں رہنا باقی ہے، قبل روانگی مجھے اپنی تاریخ کے طبع ثانی کا انتظام کرنا چاہیے، یہاں کے چلے جانے کے بعد عمدہ طریقے سے اسکا انجام دینا نہایت مشکل ہوگا، میں آپ سے حسب ذیل عنایت کا خواستگار ہوں،

(۱) مسٹر ڈی لافوس ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن کو اس مضمون کا خاکہ لکھے

کہ چونکہ مسٹر اریڈن نے طبع ثانی میں اپنی تاریخ سے اُن چند سطور کا نکال دینا منظور کر لیا ہے اسلئے اب کتاب سے مجھے کچھ تعرض نہیں ہے اور اس لیے میں اپنا وہ خط جو او کی تاریخ کے متعلق آپ کو لکھا ہے واپس لیتا ہوں،

(۲) ایک انگریزی اور ایک اردو کتاب میں حاشیہ میں اُن اصلاحات کو جو آپ کرنا چاہتے ہیں، میرے پاس بھیج دیجیے، میں آپ کی قیمتی ہدایات کی پوری تعمیل کروں گا، میرا تپہ سرورق پر لکھا ہوا ہو،

میں ہوں آپکا مخلص اے۔ یارڈن

اسکے بعد شعبہ نے ۱۳ اپریل ۱۸۸۷ء کو جناب ڈائرکٹر صاحب الہ آباد کو حسب ذیل

خط لکھا،

جناب من ! مسٹر اریڈن کے خط کی نقل آپ کی آگاہی اور معائنہ کیلئے

منسلک ہے، وہ اپنی تاریخ ہند سے چند فقرے نکال دینے کے متعلق جو قابل اعتراض

ہیں میرے خیالات معلوم کرنے کے خواہشمند ہیں، بات یہ ہے کہ کتاب کے اس

حصہ کا عام لہجہ جمہین مسلمانوں کی تاریخ سے بحث ہے نسبتاً غیر منصفانہ ہو اور اسکا

تو کچھ کہنا ہی نہیں ہے کہ کتاب میں بہت سے واقعات غلط بیان کیے گئے ہیں۔

کتاب کے پہلے حصہ میں جمہین ہندوؤں کا ذکر ہے کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہوتی

جس سے ان کے قومی حساس کو گزند پہونچے مگر اسکی وجہ ممکن ہے یہ ہو کہ کتاب مذکور کی

اردو البیت ترجمہ میں ایک ہندو جٹلمین کا نام بھی شامل ہے، محمد بن ایجو کشین کا نفرس نے ایک سب کمیٹی اس غرض سے قائم کی ہے کہ صوبہ آگرہ واودہ میں جو کتابیں اسکول میں داخل نصاب کیجاہیں وہ انکی جاتیخ پر تال کرے، اسکے سکرٹری مسٹر آفتاب احمد خان لکھتے ہیں کہ کتاب مذکور کمیٹی کے زبرد غور ہے اور اسکا نتیجہ عنقریب شایع کیا جائیگا، بہر حال اگر مسٹر مارٹین قابل اعتراض فقروں کے نکال دینے اور ان غلط بیانات کی جواب دہی میں پائی جائیں تصحیح کر دینے کا وعدہ کرتے ہیں تو مجھے نظر ثانی کردہ کتاب کی اشاعت و استعمال میں کچھ عذر نہ ہوگا۔

اس خط کے جواب میں ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء کو شعبہ کے نام ڈائریکٹر صاحب الہ آباد کا حسب ذیل جواب نمبری (۱۷۸۰) آیا  
منجانب آنریبل مسٹر سی ایف ڈیلا فوس ایم۔ اے ڈائریکٹر صنیعہ تعلیمات  
حامہ صوبہ متحدہ۔

بخدمت جناب مولوی سید سلیمان صاحب سکرٹری صنیعہ تعلیمات  
تاریخ اسلامی۔

جناب من۔ بحوالہ خط شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۰۷ء، میں آپ کو اس امر سے مطلع کرنے کی عزت حاصل کرتا ہوں کہ مسٹر مارٹین کے اوس خط کی نقل حسین انھوں نے اپنی تاریخ ہند سے قابل اعتراض فقروں کے نکال دینے کا وعدہ کیا ہے اور جسے آپ نے منسلک کرنا لکھا ہے۔  
ابھی تک ہمارے آفس میں نہیں پہونچی،

بہر حال راستہ یہاں تک طر ہو چکا ہے جس سے قیاس ہو سکتا ہے کہ اگر

چند سال تک اس قسم کی کوششیں رہیں تو یونیورسٹیان اس قسم کی کتابوں سے پاک ہو سکتی ہیں لیکن بڑی مشکل ایک اور ہے اور وہ یہ ہے کہ بعض کتابیں ایسی ہیں جنہیں کوئی بات بظاہر قابل اعتراض نہیں، لیکن کتاب کا ٹون اور لہجہ ایسا ہے جس سے کہیں تو متحیر اور کہیں تحقیر سمجھی جاتی ہے ان کتابوں کا کیا علاج ہے؟ بالفرض اگر مسلمانوں کی چیخ پکار سے یہ کتابیں یونیورسٹیان اس وقت نکال دیں تو آئندہ کے لیے ہر کوئی اطمینان ہو سکتا ہے کہ اس قسم کی کتابیں دوسرے سال پھر نہ داخل کر دی جائیں گی۔ نیز اور چند مشکلات قابل ذکر ہیں اول یہ کہ غیر مسلمان یونیورسٹی کے مختلف صیغوں میں بھرے ہوئے ہیں اور انھیں کی تالیفات داخل نصاب ہوتی رہتی ہیں، یہ کتابیں عام طور سے ایسی ہوتی ہیں کہ انہیں اسلام اور تاریخ اسلام کے متعلق جو الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں ان کا نمونہ آپ کے سامنے پیش کیا جا چکا ہے۔

اس کے علاوہ ہم آپ کو دکھانا چاہتے ہیں کہ ایک شخص کو ایک تاریخ کے مرتب کرنے میں بغیر کسی اعتراض کے دوسروں کی قومی و مذہبی تحقیر کے ساتھ اپنے مناقب قومی و مذہبی کے ذکر کے کس کس قسم کے مواقع مل سکتے ہیں۔

اللہ آباد یونیورسٹی میں دو کتابیں داخل ہیں، پہلی کتاب مینول جغرافیہ ہر جو کر سچین لٹریچر سوسائٹی فار انڈیا کی تصنیف ہے، عیسائیوں کا قومی حیثیت سے ہندوستان میں کوئی باپ نہیں ہے، اب آپ بنور دیکھیں کہ ایک عیسائی سوسائٹی جغرافیہ کے مباحث میں جس سے قوم و مذہب کو کوئی تعلق نہیں کس طریقہ سے دوسری قوموں کے مقابلہ میں اپنی عظمت مسلمان اور ہندو بچوں کے دل میں قائم کرتی ہے، اس

کتاب کے حسب ذیل فقرہ پر غور کرو۔ یہودیت، عیسائیت، اسلام سکھاتا ہے کہ خدا ایک ایسی ذات ہے جس نے انسان پر اپنے آپ کو خود ظاہر کیا ہے، یہودیت عند عتیق کہتی ہے، عیسائیت عند عتیق کو تسلیم کرتی ہے لیکن اس کے ساتھ عہد جدید کا بھی ضابطہ کرتی ہے، اور وہ خدا کے اس کامل انعام پر مشتمل ہے جسکو اس نے ایک انسان میں اور عیسیٰ مسیح کے کاموں میں آدمیوں پر ظاہر کیا ہے، اسلام قرآن پر مبنی ہے، عیسائیت سب سے زیادہ دنیا کی ترقی یافتہ اقوام کا مذہب ہے (صفحہ ۴۴)

حضرات! ایسی یونیورسٹی کو جسے ہندو، مسلمان، اور عیسائی سب کے ساتھ یکساں تعلق ہے، کیا حق ہے کہ چند مذاہب کے ذکر کے موقع پر کسی خاص مذہب کی نسبت اتنے تعظیمی الفاظ کا اضافہ کرے، اس کے بعد سوسائٹی کے جغرافیہ میں لکھا ہے، ہر مذہب کے پیروں کی ٹھیک تعداد معلوم نہیں ہو سکتی تخمینہ یہ ہے عیسائیت (۴۷) کروڑ، یہودیت اسی لاکھ، اسلام اونیس کروڑ، ہندو بیس کروڑ، بودہ بیس کروڑ اسی لاکھ اور دیگر مذاہب بیس کروڑ چالیس لاکھ۔ (صفحہ ۴۷)

اس فقرے میں کسی مذہب پر ناجائز حماہ نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ بیس کروڑ ہندو اور تینتالیس کروڑ عیسائیوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کی صرف اونیس کروڑ تعداد کیا ان کی تحقیق نہیں ہے اور تحقیق نہ تو کیا خلاف واقع نہیں ہے؟

ہم فرض کرتے ہیں کہ ہندوستان میں صرف چھ کروڑ مسلمان ہیں، چین میں کم از کم چار کروڑ ہیں، میلشیا میں کم از کم چار کروڑ ہیں، ایران میں کم از کم ایک کروڑ، افغانستان میں کم از کم ایک کروڑ، روس میں کم از کم تین کروڑ، مصر میں ایک کروڑ، ترکی و عرب و شام میں تین کروڑ، افریقہ میں کم از کم چھ کروڑ، مختلف جزائر و ممالک یورپ جیسے آسٹریا

بلیسرا، یونان، گریٹ وغیرہ و امریکہ میں ایک کروڑ مجموعہ تقریباً تیس کروڑ ہو، ایک اور جگہ بھی ہندوستان کے تمام مذاہب کے متعلق دو دو لفظ لکھ کر حسبِ میل تفصیل درج کر دی ہے، عیسائیت اب ہندوستان کے مختلف حصوں میں ترقی کر رہی ہے، یہاں پریسٹنٹ مشنری ٹرنیکو سار پر مشتمل ۷۷ سے شروع ہوئی اب ہندوستان میں قریب قریب تیس لاکھ کے عیسائی ہیں اور ان کی تعداد ہر سال بڑھتی جاتی ہے، انہیں تقریباً ایک لاکھ پریسٹنٹ اور باقی رومن کیتھولک اور شامی عیسائی ہیں، کئی صدیوں سے شامی عیسائی جنوبی اور مغربی سواحل پر آباد ہیں ۱۱ ص ۱۸

یہ سب کو معلوم ہے کہ چین میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے، لیکن سوسائٹی کی نظر میں چین میں مذہبی مردم شماری کے ذکر کے موقع پر اسلام کے ذکر کی ضرورت نہیں، لیکن عیسائیت جو ابھی وہاں بالکل اجنبی ہے اس کے ذکر کی ضرورت ہے، دوسری کتاب جبکہ میں اس وقت حوالہ دینا چاہتا ہوں وہ زمیش چندر کی تاریخ ہے اس میں گو کسی مذہب و قوم کو برا نہیں کہا گیا لیکن ہندو عہد میں ہندوؤں کے دور ترقی کا اس مبالغہ کے ساتھ اس میں ذکر کیا گیا ہے اور ان کے علوم و فنون اور تمدن کی تصویر اس طرح کھینچی ہے جسکو دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ اس قوم کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی قوم نہیں پیش کی جاسکتی،

ہمارے مسلمان اہل قلم کو جو یونیورسٹیوں سے متعلق ہیں اس کی طرف اول تو کوئی توجہ نہیں، دوسرے اگر کسی نے کوئی تاریخ لکھی بھی تو محاسنِ عہد اسلام اس کے قلم سے نہیں نکلتے، مثلاً عبدالکریم بی۔ اے۔ کی ہٹری پیش نظر ہے جو کلکتہ یونیورسٹی میں داخل ہے، ایک اور مشکل یہ ہے کہ انگریزی اور اردو کے سوا کورس کی جو کتابیں

مرہٹی اور ہندی وغیرہ دوسری زبانوں میں پڑھائی جاتی ہیں اور انکی اصلاح کی کیا صورت ہے؟ مرہٹی زبان میں جو کورس ہے اور چین عالمگیر کی غرض شرافت تک پر حصہ کیا گیا ہے، مالک متوسطہ کے مقامات جیلپور و ساگر وغیرہ میں ہندی کی پستکین جاری ہیں جنکو ہندو مسلمان سب پڑھتے ہیں، ایک ہندی پستک حصہ سوم صفحہ ۲۸ سطر ۵ و ۵ میں ہے، ”مسلمانوں نے اپنا دھرم تلوار کے زور سے پھیلایا، کیا ایک عام یونیورسٹی کی کتب نصاب میں کسی مذہب کے متعلق ایسے الفاظ مناسب ہیں؟

اس موقع پر یونیورسٹی سے دو باتیں قابل سوال ہیں، مذہب اسلام کی جو حقیقت انگریزی تاریخ میں غلامی کی جاتی ہے اور اسکی ضرورت یوں پڑتی ہے کہ اسلامی عہد کے ذکر میں افغان فاتحین کا ذکر آتا ہے، افغانوں کے ذکر کے ساتھ مصنفین یونیورسٹی کو یہ بتانا پڑتا ہے کہ ان کا مذہب کیا تھا اور یہ بھی بتانا پڑتا ہے کہ ان اقوام میں استبداد شجاعت کیوں ہے؟

ناچار ان دونوں کا جواب دینا پڑتا ہے کہ ان کا مذہب اسلام تھا، جسکے یہ اوصاف ہیں اور انکی شجاعت اس خونخوار مذہب کا اثر ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اگر قوم کے ذکر کے موقع پر اسے مذہب کا خصوصیت کے ساتھ ذکر ضروری ہے تو ہندو عہد میں ہندوؤں کی مذہبی تعلیمات کا اور انگلش عہد کی ابتدا میں عیسائیت کی تاریخ کیوں نہیں بیان کی جاتی، اور اگر فاتح قوم کے مذہب کا ذکر ضروری نہیں تو پھر خواہ مخواہ صرف مسلمانوں کے سر پر یہ احسان کیوں ہے؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہر قوم میں بھلائیوں اور برائیوں دونوں ہوتی ہیں تاریخ کا فائدہ یہ ہے کہ اسکو دیکھ کر اور سن کر انسان اس سے فائدہ حاصل کرے،

مسلمانوں کے عہد کی صرف برائیاں چن لینا اور بھلائیاں چھوڑ دینا انصاف کا کہاں تک مقتضائے اور اس سے اسکولوں کے بچوں کو بجز اس بات کے کہ مسلمانوں کی برائیوں کے واقعات ازبر ہو جائیں اور کس قسم کا فائدہ پہنچ سکتا ہے ؟  
ان تمام امور کی تفصیل کے بعد مشکلات بالا کے حل کرنے کی حسبِ میل تجویزین پیش کی جاتی ہیں،

( ۱ ) سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ اربابِ قلم کو توجہ دلانا چاہیے کہ وہ ہندوستان کی ایک ایسی اسلامی تاریخ لکھیں جو یونیورسٹی کو رسمین داخل کرائی جائے، اور بغرض ترغیب اس قسم کی تاریخ لکھنے والوں کے لیے انعام مقرر کیا جائے،  
( ۲ ) چونکہ یونیورسٹی کی تعلیم نے عام طور سے ہندوستان کی اسلامی تاریخ کے متعلق نہایت کثرت سے غلط معلومات پھیلا دی ہیں اس لیے ضرورت ہے کہ عہدِ اسلام کی ایک مفصل اور محقق تاریخ نہایت استیعاب کے ساتھ لکھی جائے اور وہ شعبہ کی طرف سے شائع کی جائے،

( ۳ ) ہر صوبہ میں مسلمانوں کو اپنی اپنی یونیورسٹی کی کتب نصاب کی نگرانی کیطرت توجہ دلائی جائے،

اس صیغہ کی رپورٹ کے بعد شمس العلماء مولانا شبلی صاحب نعمانی کی وہ بیش بہا تقریر شروع ہوئی جو دارالعلوم کی ضرورت پر آپ نے کی تھی اور حسین آپ نے کافی طور سے دارالعلوم کے مقاصد و اغراض پر روشنی ڈالی اور اسکی ضرورت کو بہت غمخیز سے ظاہر فرمایا تھا، اس موقع پر ہم وہ تقریر درج کرتے ہیں۔

## تقریر شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی

نداغم این کہ سر رشته در کجا بند بست کہ آہ من بکشیدن نمی شود آخر  
حضرات میں اس موضوع پر صرف آج ہی نہیں کھڑا ہوا ہوں، بلکہ کہنے کو کئی بار  
کہ چکا ہوں، لیکن یا تو لوگوں کا دل نہیں تھا یا یہ بے زبان نہیں تھی اس لیے مجھے غالب کا  
یہ شعر کہنا پڑتا ہے کہ ۷ یارب وہ نہ سمجھیں میں نہ سمجھیں گے مری بات نہ دے اور دل انکو  
جو نہ دے تنہو زبان اور نہ حضرات مسئلہ اولین یہ ہو بلکہ مقدم مسئلہ یہ ہے کہ آپ اتنے  
دور دراز مقامات سے جو بلائے گئے ہیں، آپ کو جو یہ تکلیف دی گئی ہے، آیا کسی ضروری  
کام کے لیے آیا حقیقت میں کوئی ضروری چیز ہے یا جس طرح ایک شخص کے گھر پر تقریب  
ہوتی ہے یا شادی ہوتی ہے تو وہ اسکی ضرورت خاص ہے، اگر وہ اپنے احباب اور  
دوستوں کو بلاتا ہے اور لوگ اسکی خاطر سے چلے آتے ہیں لیکن یہ مسئلہ ہر کہ وہ کوئی  
ضرورت عام نہیں ہے، کیا اس حیثیت سے آپ صاحبان تشریف لائے ہیں۔

حضرات اس وقت قوم کو اتنی ضرورتیں پیش ہیں، اسقدر قوم مختلف مصائب  
میں گرفتار ہو رہی ہے کہ اگر وہ اپنا وقت اپنا مال اپنا روپیہ اسی طرح سے ہر ایک کام پر  
ضائع کیا کرے تو قوم بالکل برباد ہو جائیگی اور اوسمیں اتنی قابلیت نہیں ہے کہ وہ اتنے  
مصارف کثیر کے لیے روپیہ لائے نہ اوسکا وقت اتنا اوزان ہے کہ جسے وہ ضائع کر سکے،  
ہمارے ایک شاعر نے کہا ہے ۷ فکر معاش ذکر تباہ یا در فغان نہ دو دن کی زندگی  
میں بھلا کیا کرے کوئی نہ اس لیے سب سے پہلے ہمارے حاضرین آؤ میں کل یکم ہونا چاہیے



کہ خود کل مسلمان مطالبہ کریں کہ تم جو اتراتے ہو، اور تمام دنیا کے لوگوں کے سامنے اعلان کرتے ہو کہ ندوہ ایک ضروری شے ہے، ندوہ حقیقت میں ایک ضروری شے ہے یا نہیں۔

اب حضرات! اس بات کا زمانہ نہیں رہا کہ لیڈر لوگ کہلو احمق بنالین اور جو کچھ وہ کہہ دیں آپ اسکو تسلیم کر لیا کریں، وہ زمانہ نہیں رہا ہے کہ چند سربراہ اور دکان قوم (خواہ کسی حیثیت سے وہ ممتاز ہو گئے ہوں) علانیہ تمام لوگوں سے کہتے ہیں کہ آؤ یہ ایک بہت ضروری چیز ہے، اور غریب کھین بند کیے ہوئے اونکے پیچھے پیچھے چلے آتے ہیں، اب زمانہ یہ ہے کہ خود جو لوگ کسی قوم کے ہیں اور جو عام پبلک ہے وہ خود نصفیہ اس بات کا کریں کہ ہم سے لوگ کیا کہتے ہیں اور ہمیں کس راستے پر لے آتے ہیں، اوس سے بہتر کون زمانہ پیدا ہو سکیگا، عمر فاروق کے زمانہ سے بہتر کون سا زمانہ ہو سکتا ہے جبکہ اونھوں نے ایک موقع پر کہا کہ اگر میں خلاف شریعت کہوں گا تو تم میرا کیا کر دو گے، تو ایک بدو کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ میں تجھے سیدھا کر دوں گا، یہ کوئی دہ نہیں ہے کہ آپ خود اس بات کا فیصلہ نہیں کرتے آپ کو خود فیصلہ کرنا چاہیے کہ ندوہ حقیقت میں ضروری شے ہے یا نہیں ہے، اگر نہیں ہے تو یہاں اتنے احباب ہیں اتنے بزرگ ہیں اتنے اہل اے ہیں آپ کو قطعی فیصلہ کرنا چاہیے حقیقت میں اس سے زیادہ انوشناک اور کوئی بات نہیں، ہیکو مسلم لیگ کا کام ہے، ہیکو یونیورسٹی کا کام ہے، ہیکو علی گڑھ کالج کا کام ہے اور ہیکو عیاسون کام ہیں، اس لیے پہلے سب سے زیادہ مقدم کام یہ ہے کہ آپ ٹھنڈے دل سے نہایت صحیح منطق سے اور نہایت صحیح فلسفہ سے اور نہایت صحیح فیئنگ سے اس بات کا فیصلہ کریں کہ ندوہ حقیقت میں کوئی چیز قوم کے لیے ضروری ہے یا نہیں، اگر نہیں ہے تو صاف علیحدہ ہو جائے، کسی کی پروا نہیں کرنا چاہیے کسی کا اجارہ نہیں ہو کوئی دوستانہ رشتہ نہیں ہے یہ

قومی معاملہ ہو اور اگر حقیقت میں ضروری چیز ہے تو زیادہ توجہ اور زیادہ لطافت کے ساتھ آپ کا عمل ہونا چاہیے، نہ اس طرح کہ آپ بذریعہ دعوت اور باصرار اور مجبر بلائے جائیں۔ اس فیصلہ کے لیے زندہ کوئی ضروری شے ہی یا نہیں، سب سے پہلے ہکویہ فیصلہ کرنا ہے کہ ہماری تمام نوعیت کا ہماری تمام ضرورتوں کا ہماری تمام زندگی کا اور ہمارے تمام خیالات کا محور اصلی کیا ہے؟ کیا محور ہے کہ جسکے گرد ہم گردش کر رہے ہیں؟ جب تک ایک مرکز یا مقصد نہ قائم کر لیا جاوے کسی چیز کے ضروری یا غیر ضروری ہونے کا فیصلہ نہیں ہو سکتا، ہر ایک قوم نے دنیا میں اپنا ایک محور قرار دیا ہے اور ایک منصوبہ قرار دیا ہے اس کے گرد دور کرتے ہیں، ایک نظام شمسی افعال میں بھی جاری ہے، جس طرح نظام شمسی بھی آفتاب ہے اس کے گرد تمھارے ستارے حرکت کرتے ہیں اور اس کی طرف جذب ہوتے رہتے ہیں اور اس کی طرف مائل ہیں، اسی طرح انسان کی حرکات ارادات جذبات اور تمام اغراض کا ہمیشہ ہر شخص میں ایک نظام ہوا کرتا ہے، ایک محور ہوا کرتا ہے جس کے گرد اس کے تمام خواہشات اور جذبات پھر کر رہتے ہیں، اس وقت ہمارا محور کیا ہے ہمارے تمام افعال اور ارادے کیا ہیں؟ مثلاً یورپ ہے اس نے اپنا محور قومیت قرار دیا ہے، نیشن کو یعنی یورپین ہونے کو، جو شخص یورپین ہے اون کے نزدیک اس کے حقوق دفعتاً بالاتر ہو جاتے ہیں بہ نسبت اون تمام لوگوں کے جو یورپین نہیں ہیں، یورپ کا ایک جاہل گورہ ایک اُچڑا ایک بدتر سے بدتر فرد اون کے نزدیک ہم تمام شریفین سے شریفین شخصوں سے اور ذات والے انسانوں سے اور اعلیٰ نسب والوں سے زیادہ رتبہ اور حق رکھتا ہے، کیونکہ اس لیے کہ اون کا محور اون کا مرکز خیال قومیت ہے، اس لیے ہمارا یہ قومیت پائی جا ئیگی وہ ان اون کی تمام محبت ہمدردی جوش اور سب چیزیں اس کے گرد پیدا ہو جائیں گی اور اگر یہ محور نہیں ہے تو تمام چیزیں اس سے ہٹ جائیں گی۔

لیکن اب سوال یہ ہو کہ ہمارا محور اب کیا ہے، آیا جسطرح سے یورپ کا محور قومیت ہے یا جسطرح سے پارسیوں کا محور اور ان کا مجموعی ہونا ہے؟ اور کسی اور قوم نے جس نے کہ جغرافیہ اور زمین کی رو سے اپنا محور قرار دیا ہے جو کسی خاص ملک کے رہنے والے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ جو اس زمین سے پیدا ہوا ہے وہ ہمارا ہے اور ہم اس کے ہیں اور ہمارے عام جذبات اس سے متعلق ہیں آیا یہی ہمارا محور ہے، آپ فیصلہ کرئیے کہ ہماری قومیت ہماری نیشن ہمارا وجود نہ نسل ہے نہ ملک ہے نہ زمین ہے، ہماری ہستی ہمارا وجود کل کا کل مذہب اور فقط مذہب ہے (چیز) آپ اس بات کا خیال فرما سکتے ہیں اور آپ جان سکتے ہیں کہ ایک شخص جو کہ آج اس وقت تک چار ہے اور جو بدترین فرد ہے ہندوستان میں نہ خود ہمارے نزدیک نہیں خود اس کی قوم کے نزدیک یعنی ہندو لوگوں کے نزدیک اچھوت ہے سدر ہے اس کو مطلقاً اجازت نہیں ہے، اعلیٰ سوسائٹی میں بیٹھنے کی اگر اس کے کان میں علم کی آواز پہنچے تو اس کے کان میں سیسہ پلا دینا چاہیے۔ اگر وہ چاؤہار ڈل ترین خلق آپ لوگوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ لا الہ الا محمد الرسول اللہ تو کچھ فرق باقی نہیں رہتا ہے ہم میں اور اوس میں (چیز) اگر مسجد میں نماز کی جماعت ہو اور وہ چار صفت میں جا کر کھڑا ہو تو کوئی حق پہنچ سکتا ہے اس صدر کو یا کسی سلطان کو کہ وہ کہے کہ وہ تو چار ہے اور میں سلطان ہوں (چیز) تو جب ہماری قومیت ہمارا وجود ہماری نیشن کل کی کل مذہب ہے تو ہمارا محور ہمارا مرکز گردش فقط مذہب ہے فقط دین ہے اور کوئی چیز نہیں (مرحبا) جو شخص اس سے زیادہ کوئی چیز پیدا کرنا چاہتا ہے وہ جاہل ہے، اس بات کے تسلیم کرنے کے بعد کہ ہمارا مرکز خیال ہمارا مذہب ہے اب ہر کو یہ غور کرنا ہے کہ اس وقت ہم مذہب کے لیے ہندوستان میں کیا کر رہے ہیں جس خیر ہماری تمام زندگی موقوف ہے

اوسکے لیے ہم کیا کر رہے ہیں؟

حضرات غور کیجیے یہ خیال کرنے کی بات ہے یہ معترضہ جملہ عرض کرتا ہوں ہمیشہ کام لینے والوں کو دنیا کی اس بات کو اتنا چاہیے اور اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ اول کس چیز سے کام لینا چاہیے اور انکو دیکھ لینا چاہیے کہ خود ایسی اشیاء میں کہاں تک مادہ اور گرمی اور قوت فاعلیہ موجود ہے اوس چیز کے متحرکات کو اور اوسکے جوش کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ چیز فوراً ابل پڑگی اور فوراً مشتعل ہو جائیگی تمام چیزوں میں ایک مخفی چیز ہوتا ہے لیکن ابھر ہوا نہیں ہوتا اوسکو اگر ابھار دو گے تو ابھر جائیگا، لیکن اگر جو ہر نہیں ہو تو کتنی ہی تدبیریں کیا وین کتنا ہی زور ڈالا جاوے وہ مشتعل نہیں ہوگا اور نہ ابھر جائیگا، مسلمانوں میں غور کر کے دیکھ لو انہیں بہت قومیت کے جذبات کو پیدا کیا گیا تعلیم کے بہت کچھ جذبات پیدا کیے گئے تمام چیزوں کی طرف انکو مائل کیا گیا انکے جذبات کو منعطف کیا گیا بلکہ بہت جگہ ہمارے مسلمان خود مصر میں جہان سے ہمارے صد صاحب تشریف لائے ہیں وہاں وطنیت کی فیلنگ کو پیدا کرنا چاہتے ہیں، ایک گروہ یعنی نیشن پارٹی پیدا ہوا ہے، آیا یہ جذبات ہم میں آسانی سے مشتعل ہو سکتے ہیں سخت کامیاب ہوئی ہے اور ہوگی، ہماری جو نیشن ہے ہمارا جو وجود ہے، اوسی جذبہ کو حرکت میں لانے سے کام نکلے گا، اوسی جذبہ سے کام لینا ہے، اوسی کو گرانے سے ہم کام دیکھیں گے، اور ہمارے پرزے متحرک ہو جائیں گے۔

اب یہ غور کرنا ہے کہ بقائے مذہب کے متعلق ہم مسلمان اس موجودہ حالت میں کیا کر رہے ہیں۔

حضرات! اسلام پر ایک مدت مدید گزری ہے اسلام نے ہر قسم کا زنا نہ پایا ہے

ادبہر قسم کے دور اس پر گزر رہے ہیں، ہماری پچھلی تاریخ ہمارے لیے ایک ایسا نمونہ ہے کہ  
 فقر و دولت میں افلاس اور فحشا کی حالت میں حکومت اور حکومتی ہی ہر قسم کے تجربے  
 ہمارے اسلاف کے موجود ہیں، ہم کسی حالت میں ہوں ہمارے لیے ایک شمع ہدایت  
 موجود ہے، اگر ہم اسکو اختیار کریں تو ہم بے شبہ تمام کاموں میں کامیاب رہیں گے،  
 ہمارے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور نہیں گزرا ہے جو فقط حکومت اور غلبہ  
 کا دور ہے جبکہ جو کچھ مقتضی تھا عیسیٰ علیہ السلام نے اسکی تلقین فرمائی، وہ ایسے گروہ  
 کے لیے مناسب ہے جو انہیں حالات میں ہو، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وہ  
 زمانہ نہیں پایا جبکہ وہ خود بادشاہ ہوتے اور انکی کوئی رعایا ہوتی، اس لیے انہیں  
 کے احکام اس قسم کی ضروریات سے خالی ہیں۔ اب میں اصل مسئلہ کو چھیڑتا ہوں،  
 عملاً دیکھتا ہوں کہ گذشتہ زمانے میں دو قسم کا دور اسلام پر گزر چکا ہے۔

ایک وہ زمانہ ہے کہ ۱۳ برس تک جناب رسول اکرم صلعم مکہ معظمہ میں تشریف  
 رکھتے ہیں ایسی غلامیت کی حالت میں ہیں کہ ناز پر ہنا ممکن نہیں، گھر سے نکلنا ممکن نہیں  
 وعظ کے لیے کھڑے ہوتے تو کافر تہمارتے، ان کو زخمی کر دیتے ہیں جس جگہ آپ وعظ  
 دیتے ہیں ایک شخص کھڑے ہو کر کہتا ہے کہ جھوٹ کہہ رہا ہے، جو لوگ آپ پر ایمان لانا  
 چاہتے ہیں انکو گرم بالو پر لٹایا جاتا ہے، اون پر گرم پتھر رکھا جاتا ہے اور سنگسار کیا  
 جاتا ہے اور ان سے فرائض کی حاجتی ہے کمالات۔ عزاء، وہ کہتا ہے۔ احدا۔ احدا۔  
 احدا۔ (خدا - خدا - خدا)

اور ایک وہ زمانہ گزرا ہے کہ جناب رسول اکرم کی ہدایتیں ہمارے لیے اس دور  
 کے مناسب موجود ہیں اور ہم ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں ہر اس کے ساتھ جناب رسول اکرم

صلعم نے جو کچھ مکھلا یا تھا فقط بخیروری میں تخیلات میں نہ تھے بلکہ عملاً دنیا کو ایک نمونہ دکھلا  
 دیتا تھا، خود اسلام پر ایک زمانہ ایسا بھی خدا نے گزارا جو دوسرے پہلو ہے زندگی کا یعنی  
 حاکم ہو کر رہنا، غالب ہو کر بادشاہ بن کر مدینہ منورہ میں واپس آئے، فتح مکہ نصیب ہوئی،  
 وہ سرکش جنھوں نے کیا کیا ستایا تھا، مغلوب ہو گئے، دب گئے، وہ دور پیش آیا کہ یانوں جنھوں  
 نے سختی سے مجبور کیا تھا کہ آپ مکہ معظمہ سے تشریف لے جائیں مدینہ منورہ کو یا وہ زمانہ آیا  
 کہ دس ہزار صحابہ آپ کے ساتھ میں شان و شوکت سے مکہ معظمہ میں داخل ہوتے ہیں اُقتوت  
 خود حضور کی آنکھیں کیبیدہ ہو جاتی ہیں کہ میں کس حالت سے نکلا تھا اور کس حالت میں  
 واپس آیا، اس وقت آپ حرم محرم کے چوکھٹ پر کھڑے ہیں اور انھیں کافروں کو جنھوں  
 نے جسم نبوی کو آزار پہنچایا تھا اور ستایا تھا آنحضرت ان سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں  
 اے لوگو تم جانتے ہو کہ میں آج تم سے کیا برتاؤ کرونگا اور بھی تم سے کیا کرنے والا ہوں؟  
 اب ان سے استفسار ہے کہ کچھ خبر ہے کہ آج میں تم سے کس طرح پیش آؤنگا، وہ لوگ بھی  
 نباض تھے، سمجھتے تھے رسول اللہ کے اخلاق و عادات سب پر ظاہر ہو چکے تھے کسی نے  
 کہا اے محمد تو شریف اور ہمارا بھائی ہے تو شریف بھیتیا ہے، جن کو رسول اللہ کے بھیتیا  
 ہونے کا رشتہ تھا انھوں نے کہا کہ اے محمد تو شریف بھیتیا ہے کسی نے کہا کہ تو شریف  
 بھائی ہے، رسول اللہ نے فرمایا کہ تم دوست ہو جاؤ سب کو چھوڑا کسی قسم کا مواخذہ نہیں۔  
 ایک یہ دور پیش آیا کہ اسلام نے ہر دور کے موافق نئے اور شالین بنادی ہیں اور  
 ہم عمل کر سکتے ہیں، ہم ایسی تقلید جاہلین نہیں پڑ سکتے، کہو اگر آپ ایسی تقلید جاہلین  
 رکھنا چاہتے ہیں تو اب وہ زمانہ گزر گیا کہ خواہ آپ مذہبی لیڈر ہوں یا دنیاوی لیڈر ہوں اب  
 ہم ایسی تقلید جاہلین گزرا نہیں ہو سکتے ہیں۔ ۷۰ برس کا جو دار زمانہ پہلے تھا اسکی

جو ضروریات اور حالات تھے اوپر بھی ہم قائم رہے ہیں اور اسی طرح ہم تمام باتوں کو ایسی سختی کے ساتھ پکڑے ہیں اور ذرا بھی اپنے لیے تغیر اختیار نہ کریں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم فنا ہو جائیں گے، اس کشمکش کے زمانہ میں ناممکن ہو کہ ہم کسی کا مقابلہ کر سکیں، اس وقت ہم کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ زمانہ کہاں نکل آیا ہے ضروریات مذہب اب کیا پیدا ہو گئیں ہیں، ان ضروریات مذہبی کے لیے ہمیں اب کیا سامان پیدا کرنے ہیں۔

حضرات ناراض ہونے کی بات نہیں ہے یہاں تو آپ کو یہ حق ہے کہ مجھے گردن پکڑو اور کھلو دیجیے، لیکن پیچ کہنے پر مجھے سزا نہ دیجیے، میں کہتا ہوں کہ جب نٹو برس کے اندر کے زمانے کی ضرورتیں خود ہمارے مذہبی امور کے متعلق استقدر بدل گئی ہیں کہ ایک قرن کثیر کا فرق پیدا ہو گیا ہے، اور اگر ہم لوگوں کو ہمارے تمام پیشوا اسی حالت میں جکڑ کر رکھنا چاہتے ہیں کہ جس حالت میں ہم دو سو برس پہلے تھے، ہماری تعلیم ہمارا انصاف ہماری تمام ترقیاں ہمارے تمام واقفیت السنہ اگر بالکل ابھی تک وہی قائم رکھی جاتی ہیں جو آج سے دو سو برس قبل تھیں تو کیونکر ہم مقابلہ کر سکتے ہیں؟ آپ جانتے ہیں کہ کیا ضروریات مذہب میں پیدا ہو گئی ہیں؟ امریکیں ایک کلیسے کا نفرس ہوتی ہے وہ اعلان کرتی ہے کہ دنیا بھر میں جو مذہب حق ہو وہ آئے، ایک میدان مقابلہ ہو اگر وہ اپنے بچے مذہب کو پیش کرے جسکے مذہب میں سچائی ہوگی ہم اسکو تسلیم کر گئے چند سال ہوئے ایک مذہبی کانفرس امریکہ میں قائم ہوئی اسے بہت بڑی فیاضانہ نمائی گوارا کر کے تمام لوگوں کو جمع کیا۔ حضرات عبرت کی بات ہے کہ اس امتحان کے موقع پر اس گھوڑ دوڑ میں، اس میدان مناظرے میں پادری گئے، حالانکہ ان کا مذہب مذہب دعوت نہیں ہے، انھوں نے اپنے مذہب کی حقانیت ثابت کی،

ہندو گئے دھوکہ دوسرے مذہب والوں کو اپنے مذہب میں نہیں بلا سکتے، بغیر کریہ لوگوں کے، اونہیں ایک شخص تھا، اوسے تقریر کی اوسکا لکچر میں نے اردو میں ترجمہ کر کر چھپوا دیا ہے، وہ گئے، یہودی گئے، غرض دنیا کا کوئی مذہب اور دنیا کی کوئی قوم باقی نہیں رہی جو اس میدان مناظرہ میں نہیں گئی اور جسے اعلان کے ساتھ اپنے مذہب کی آزادی اور اپنے مذہب کی خوبی نہیں بیان کی، لیکن اس کلیہ عام سے جو میں نے ابھی بیان کیا ہے اگر مستثنیٰ ہے تو صرف ہمارے مسلمان بھائی، ایک داعی اور ایک واعظ اسلام کا امر کیا نہیں گیا، بلکہ صرف ہندوستان سے بلکہ ایران سے مصر سے افریقہ سے قسطنطنیہ سے کسی جگہ سے کوئی شخص ایک بھی مسلمان نہیں گیا۔

کیا فائدہ ہو اس تمام تعلیم سے جو تمام دنیا میں دی جا رہی ہے؟ کیا فخر کر سکتے ہیں ترکوں پر اس بات کا کہ وہ یورپ کے علوم و فنون جدیدہ سیکھ رہے ہیں؟ سچاڑ میں جائیں یہ علوم و فنون جدیدہ جب اونہوں نے یہ قابلیت پیدا نہیں کی کہ وہ ایک ترک کو امر کیا بھیج سکتے جو امر کیا جا کر اُن کی زبان میں مذہب اسلام کی تعلیم و تلقین کر سکتا کیا ہمارے علماء سیکھ و شہسوار ہو سکتے ہیں اپنے اس فرض سے اپنی منطق سے اپنے حیلے سے اپنی حجوتوں سے کیا ہم کو مجبور و زیر کر سکتے ہیں، گزر گیا وہ زمانہ اندھیر کھانے کا اب ممکن نہیں کہ دنیا ان ضرورتوں کو محسوس نہ کر سکے، اگر ہمارے پیشوایان دین ان ضرورتوں کو رفع نہ کرینگے اور علوم و فنون جدیدہ کو نہ سیکھیں گے اور اگر ان زبانوں کو نہ حاصل کرینگے اصحاب بھی یہ قوی جاری رکھینگے کہ ان زبانوں کا سیکھنا ناجائز ہے، تو اُن کو منصب مقتدا کی چھوڑ دینا چاہیئے اور علیحدہ ہو جانا چاہیئے، میں نے ایک جزوی مثال اس بات کی پیش کی ہے کہ ہماری دنیوی ضرورتیں بدل گئی ہیں اور ہم کو کہاں تک



زمانے کے ساتھ منقلب ہو جانا چاہیے کیا پہلو بدلنا ہے جکو دفعتاً زمانے کے ساتھ اور  
 ادن ضروریات کے ساتھ، ایسے مختصر اُچھے بتانا ہے اور دکھانا ہے کہ کیونکر دو یا تین  
 نذر ہی ضرورتیں نئی پیدا ہو گئی ہیں، ایک یہ کہ اس بات پر تو ہم مجبور ہیں۔ گورنمنٹ  
 موجودہ کے طریقہ نظام سے کو عام تعلیم جو گورنمنٹ نے ملک میں پھیلائی ہے ہم اوسکو  
 حاصل کریں، اس سے گریز کرنا اپنے آپ کو برباد کرنا ہے، جن لوگوں نے ابھی تک  
 اس سے گریز کیا، وہ تمام میدان مقابلے میں دوسرے لوگوں سے پیچھے رہ گئے، آپ  
 دیکھتے ہیں کہ وہ بنگال جہاں سر نہرو ناتھ پیدا ہوتا ہے جو ہندوستان کا سب سے بڑا سپر  
 ہے، وہ ہیں کے کسی مسلمان صاحب کو بھیجے کہ اوسکے سامنے بات تک نہیں کر سکتے ہیں  
 اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمیشہ الگ رہے تعلیم عامہ مجاریہ سے جب ہکوا اس سے مفراور گریز  
 نہیں تو ہکوا اوسکے مقابلہ میں کیا کرنا چاہیے۔

اب ایک گروہ ہکوا ایسا قائم اور زندہ رکھنا ملک میں ضروری ہے یا نہیں جو مجبور  
 نہو گورنمنٹ کی ملازمت پر، گورنمنٹ کی نوکریوں پر، گورنمنٹ کی ملازمت اور نوکری کی وجہ  
 سے جس تعلیم پر وہ مجبور ہے وہ مجبور نہو بلکہ آزاد اور محرر ہو اور وہ ایسی تعلیم حاصل کرے  
 کہ جو ایک طرف تو مذہب اور اوسکے تمام معلومات سے پُر ہو اور کامل ہو، دوسری طرف  
 وہ انگریزی زبان پورپ کے علوم و فنون کو حاصل کر سکے، آپ جانتے ہیں کہ تقسیم عمل کی  
 بنا پر تمام دنیا کام کرتی ہے، اللہ پاک نے تقسیم عمل کا اصول ہر شے میں جاری کر رکھا  
 ہے تمام انتظام عالم اس پر مبنی ہے ہم خود ایک جسم واحد ہیں، لیکن سننے کا کام کان کے  
 سپرد ہے، بولنے کا کام زبان کے متعلق ہے، سب کے کام بٹے ہوئے ہیں، اصول  
 تقسیم عمل پر یہ کہنا حاکم ہے کہ مختلف لوگوں کو مختلف کام حوالہ کر دینا تو توں کو پرانہ

کرنا ہے تاکہ جانتے ہیں کہ تمام چیز ایک میں جمع کرنا سخت طاقت ہے، ہمارے جسم میں بھی یہ تقسیم عمل جاری ہے، ہاتھ اور کام کرتا ہے دماغ اور کام کرتا ہے، زبان اور کام کرتی ہے، پاؤں اور کام کرتے ہیں، بلکہ سب علیحدہ علیحدہ کام کرتے ہیں۔ یہی تقسیم عمل اللہ پاک نے خود ہم لوگوں کو قرآن مجید میں سکھائی تھی، اللہ تعالیٰ عالم الست ہر ہمیشہ کے حالات سے جو کچھ ہیں اور جو آئندہ ہونے والے ہیں اون سب سے واقف ہے۔

آپ خیال فرمائیے کہ جب مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہمہ تن اسلام تھا، کوئی ضرورت صحابہ کو اور مسلمانوں کو نہ تھی فقط دین و مذہب ہی او کی دنیاوی ضرورتوں کے لیے کافی تھا، ان کو نہ نوکری کی حاجت تھی اور نہ ملازمت کی، اس وجہ سے کہ فتوحات ہوتی تھیں ایک طرف تو ثواب جہاد اور دوسری طرف مال غنیمت ہم خروا و ہم ثواب، مگر اس وقت بھی ہماری شریعت نے ہماری غیرت نے ہمارے اللہ پاک نے یہ حکم نہیں دیا کہ تمام جہان صحابہ ہو، سب فقہ بن جائیں، سب مفسر بن جائیں سب واعظ بن جائیں، سب مولوی ہو جائیں یہ نہیں تھا، اللہ پاک نے فرمایا، تمام گروہ میں سے ایک گروہ تجویز ہونا چاہیے کہ جبکہ کام ہے فقط وہ حاصل کرنا مذہب میں جبکہ خدمت ہو امر بالمعروف کرنا ونہی المنکر جو تمام قوم کے لیے بمنزلہ دل و بمنزلہ دماغ ہو یہ فرقہ کہیں ہے کج، کیا آپ اس دعوے کے پیش کرنے سے کہ آپ بوجہ دنیوی ضرورتوں کے اور بوجہ فکر معاش کے انگریزی تعلیم اور گورنمنٹ کی تعلیم پر مجبور ہیں، اس لحاظ سے آپ اس فرض سے بھی سبکدوش ہونا چاہتے ہیں کہ ۵۱ء کو دوسرے زائد مسلمانوں کی آبادی ہو اوسمیں وہ فرقہ جسکا اللہ پاک نے ذکر کیا نہ موجود ہے اور اگر وہ باقی نہ رہا تو کیا ہمارا محور آئندہ باقی رہ سکتا ہے؟

حضرت جو لوگ جانتے ہیں وہ جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں ان کو جانا چاہیے کہ ہمارے یہاں فرض کی انڈیاک نے دو قسمیں بیان کی ہیں ہماری شریعت میں فرض کی دو قسمیں ہیں فرض عین و فرض کفایہ، فرض عین تو وہ جو ہر شخص پر فرض ہو اور آپ کے ادا کرنے سے میرا فرض ادا نہیں ہوتا اور میرے ادا کرنے سے آپ کا فرض ادا نہیں ہو سکتا ظہر کی نماز کے لیے یہ بات نہیں ہو سکتی کہ آپ میری طرف سے پڑھ لیں لیکن ایک فرض کفایہ ہوتا ہے، فرض کفایہ وہ ہے کہ اگر محلہ بھر میں ایک شخص نے اس فرض کو ادا کر دیا تو سب سبکدوش ہو سکتے ہیں سبکدوشی میں تو یہ آسانی ہے لیکن مواخذے میں سب کے سب دھرے جاتے ہیں، وہ تنہا ہی گنہگار نہیں ہے بلکہ شہر کا ایک ایک فرد گنہگار بلکہ شہر کے دس ہزار کے دس ہزار آدمی گنہگار ہیں، ثواب پانے میں وہ ایک شخص اور عذاب کے پانے میں وہ سب کے سب گرفتار ہیں، اب ایک فرقہ ایسا پیدا ہونا چاہیے جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے جو ہادی دین ہو، یہ ایک فرض عینی نہیں ہے کہ ہر ایک پر فرض ہو ہر مسلمان پر واجب آئے چاہے عالم ہو یا محدث بلکہ فرض کفایہ ہے، یعنی ۷ کرو مسلمانوں کا یہ فرض ہے کہ اپنی ہی قوت سے اپنی ہی قہرسم کی اعانت سے اپنی ہی قہرسم کی جدید سے اس ایک فرقہ کو ہندوستان میں اور جہاں جہاں مسلمان ہوں باقی رکھیں، جو اس خدمت کو انجام دین، مجھ سے ہمیشہ یہ سوال کیا جاتا ہے اور سب سے زیادہ مسئلہ لائٹ طلباء و ندوہ کے متعلق یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ لوگ جو ندوہ سے بڑھ کر نکلتے ہیں کہاں جانینگے اور کیا کریں گے اور کہاں سے کھاؤں گے؟ یہ ہمارے اوپر ایک بار ہے ایک بوجہ ہر ہم اسے کیونکر برداشت کریں گے، معاف کیجیے یہ اون سے پوچھنے کی بات ہو یا تم کبختوں کے پوچھنے کی بات ہے، اب تم سے یہ سوال ہے کہ ایسے گردہ کا پیدا کرنا اس کی اعانت اور اس کا زندہ رکھنا

تمہارا فرض ہے یا نہیں؟ کیا یہی اصول تمام یورپ میں جاری نہیں ہے اور فیلو تھسکے تمام اصول خود اداں قوموں میں جاری نہیں ہیں جو بیدار ہیں جو وعظ کتے ہیں اور تمام دنیا میں تعلیم پھیلاتے ہیں؟ قوم خود اوکلی مرد کرتی ہے، کیا وہ گورنمنٹ سے روپیہ یا تنخواہ مانگتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں، کوئی شخص نہیں تبا سکتا کہ گورنمنٹ ان باتوں میں مدد دیتی ہو، آپ کو معلوم ہے کہ مذہب کا جو فنڈ انگلستان میں ہوا اور جو مذہبی ضروریات میں خرچ کیا جاتا ہے اسکی اقل سے اقل تعداد سالانہ دو کروڑ ہے جس میں ایک پیسہ بھی گورنمنٹ کا نہیں ہے بلکہ قوم کا ہے، کیا تم کو یہ دعویٰ ہے کہ تم دنیوی ترقی میں آزادی خیال میں اور وسعت مشرب میں جرمن اور انگلستان سے بڑھ گئے یا بڑھ جانا چاہتے ہو؟ اگر یہ نہیں ہو تو یہ سوال معاذ خود آپکی طرف اولٹا ہے، کہ تم خود کتنے بخیل، کتنے شقی اور کتنے گودن ہو، یہ جسے سوال کرنے کی بات ہے یا تم سے اس لحاظ سے اس مسئلہ کو بالکل پس انداز کرنا چاہیے، یہ کہنا غلط ہے کہ شخص جو عضو معطل ہو وہ اسی طرح فکر معاش کرے جیسا کہ وہ گروہ جو کام کرنا چاہتا ہو، اسکو مطمئن کرنا اور اسکو اپنی ضروریات سے آزاد کرنا یہ تمہارا فرض ہے، ہندوؤں نے برہمنوں کے ساتھ کیا کیا، اونھوں نے برہمنوں کا ایک فرقہ بنایا برہمن کوئی ذات نہیں تھی ہندؤں نے اسقدر عمدہ تقسیم کی تھی کہ زمین تیار ہو جاتا ہوں اونکے اس مسلک پر، اونھوں نے اپنے لیے ایک گروہ برہمنوں کا پیدا کیا اسی اصول تقسیم عمل کی بنا پر ایک گروہ قوم میں وہ ہے جو نہ زمینداری کرے اور نہ جائیداد پیدا کرے نہ تجارت کرے نہ صنعت و حرفت پیدا کرے، بلکہ ایک عضو معطل جو تمام کاموں سے رہا ہوا آزاد رہے، مگر وہ تمام علوم کی حفاظت کرے تمام مراسم مذہبی کی حفاظت کرے تمام اخلاق قوم کی حفاظت کرے اسکا نام اونھوں نے برہن رکھا، مگر وہ اس بات کو جانتے تھے کہ ایسا گروہ یقیناً باقی نہیں رہ سکتا جب تک کہ قوم کی طرف سے

کوئی احترام نہ کیا جائے، یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ اونھوں نے برہمنوں کا کہان تک احترام کیا،  
 اونکے یہاں حکم ہے کہ اگر برہمن کسی شخص سے کمدے کہ مجھے کھانا دواور وہ نہ دے تو پھر  
 اوسکی نجات کا کوئی طریقہ نہیں ہے وہ پانی ہے وہ نجسنا نہیں جاسکتا، ایک بٹے سے بڑا  
 بادشاہ اور بڑی سے بڑا راجہ برہمن کے پاس آکر اوسکے پاؤں پر سر رکھتا ہے اور فخر کرتا ہے  
 اس بات پر کہ اوسنے ایک برہمن کے پاؤں پر سر رکھا، کیونکہ اس وقت وہ ایک ایسی سخت  
 انجام دے رہا ہے جو محتاج ہے اس بات کی کہ وہ تمام افکار و مشاغل سے آزاد رہے،  
 اسی بنا پر یہ کچھ بڑی بات نہیں ہے کہ ایک چھوٹا سا گروہ قوم میں ہو، یہ نہیں کہا جاتا کہ ہزار  
 و ہزار چار ہزار یا چار ہزار ایک کنول کا پھول پوری گڑبھا کو روشن کر سکتا ہے، ایک  
 شخص واحد تمام دنیا کو زندہ کر سکتا ہے اگر قوم میں دو چار اوس شخص ایسے عالم موجود ہوں  
 ہادیان دین زمانے کی ٹھیک ضرورتوں کے موافق جیسا کہ زمانے نے ہر زمانے میں پیدا  
 کیے ہیں جیسی ضرورت ہوئی ایک زمانے میں حضرت عبداللہ ابن عباس اور عبداللہ  
 ابن عمر پیدا ہوئے جب ضرورت ہوئی اون کے قائم مقام امام غزالی اور شاہ ولی اللہ پیدا  
 ہوئے۔ ان لوگوں کے معلومات بھی ان کے علوم بھی انکے خیالات بھی اگر آپ کھین گے  
 تو بڑا فرق پائینگے، امام رازی تمام فلسفہ چھانے بیٹھے ہیں تمام فلاسفی کے نکات سے واقف  
 ہیں، کیا کوئی کہ سکتا ہے کہ تابعین ہمارے حضرت امام بخاری اور امام مسلم جو پیشوایان دین  
 ہوئے ہیں وہ فلسفہ و منطق اون سے بہتر جانتے تھے نہیں اوس زمانے میں اوسکی ضرورت تھی  
 لیکن جب ضرورت پیش آئی تو انھیں پیشوایان دین کو فلاسفی پڑھنی پڑی اور محقق بننا پڑا،  
 غرض اس سوال کو ہمیشہ کے لیے قلب سے مٹا دینا چاہیے، لیکن اب دوسری ذمہ داری عائد  
 ہوتی ہو اوس دوسرے گروہ پر، میں نے جی کھول کر آپ لوگوں کو گالیاں دی ہیں، لیکن

جھکواہی ٹالیشن اور فیاضی کے ساتھ اب خود بھی گالیاں کھانے کے لیے تیار ہو جانا چاہیے۔ سوال یہ ہے کہ ہمارا جو گروہ اس وقت ہادی دین ہے جو پیشوا ہے تمام قوم کا اور لیڈر ہے ہمارے مذہب کا وہ اس وقت کی موجودہ دینی ضرورتوں کو کس قدر انجام دے رہا ہے؟ پہلا یہ سوال ہے کہ آیا یہ ضرورت ہے یا نہیں کہ اگر امریکہ ہکمو بلائے کہ آؤ ہماری زبان میں ہکمو ہدایت کرو تو آیا ہکمو انکی زبان سیکھنا ضرور ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو کیا وجہ ہے؟ اللہ پاک نے انبیاء کو بھیجا ہے تو کتنا ہے کہ مین نبیوں کو بھیجا کرتا ہوں اوسی قوم کی زبان پڑو کیا ضرورت ہے اوس قوم کی زبان دانی کی پیغمبروں کو وہ کوئی اور زبان بولے اور وہ کوئی اور بلسانہ و قومہ کی کیا ضرورت ہے؟ آیا اس بات کی ضرورت ہے یا نہیں کہ جاپان یہ کہے کہ مین تشنہ لب ہوں مذہب مین مین سنتا ہوں کہ مذہب اسلام نہایت اچھی چیز ہے، مگر یہ بتلائے کہ مذہب اسلام ہے کیا بتو کیا ہم اولسے یہ فرمائش کریں گے کہ آپ پہلے آؤ دیکھیے تب ہم بتائیں گے حضرات میرا ذاتی علم ہے مین بیجی مین ایک پارسی کو جانتا ہوں کہ جسے سنی سنائی چند باتیں اسلام کی سنی تھیں کچھ انگریزی ترجمہ قرآن مجید کا اوسنے دکھا تھا، اوسنے مسلمانوں سے کہا کہ مجھے اچھی طرح سے سمجھاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ مین آؤ وہیں جاتا انگریزی زبان مین مجھ سے بولو تو مین سمجھ جاؤں گا، جب لوگا دسکو نہ سمجھا سکے تو اوسنے قرآن مجید اپنے ہاتھ مین لیا اور کہا کہ اے خدا مین نہیں جانتا کہ اسمین تو نے کیا کہا ہے، مگر جو کچھ تو نے کہا ہے مین گول گول اوسپر لیان لاتا ہوں، اب کیا اس بات کی ضرورت نہیں ہے کہ ایسے عالم پیدا ہوں، جو غیر زبانوں سے واقف ہوں، کیا ابھی تک یہ موقع باقی ہے کہ ہم نفرت کریں اور اپنے یہاں انگریزی نہ آنے دیں۔

دوسری ضرورت یہ ہے کہ ہمارے مذہب پر سیکڑوں پہلوؤں سے سیکڑوں کرڈوں سے

محلے ہو رہے ہیں ہمارا مذہب برباد کیا جا رہا ہے کن کن طریقوں سے براہ راست نہیں اسنے  
 کا گھاؤ چندان کاری نہیں ہوتا پہلوؤں سے کروٹوں سے اگر کوئی عیسائی ایک کتاب مذہب  
 کے رد میں لکھے تو مسلمان آسانی سے کہیں گے کہ یہ مذہب کا رو ہے اسکو عیسائی نے لکھا ہے  
 میں اسکو نہیں پڑھوں گا لیکن اگر وہ تاریخ لکھتا ہے تو کیا کوئی شخص اس بات پر بدگمانی کر سکتا ہے  
 کہ وہ تاریخ ہے؟ تاریخ میں کوئی بات نہیں ہے، ہر زبان ہر قوم کی تاریخ پڑھنی چاہیے،  
 اب وہ تاریخ اسلام کو پڑھتا ہے، وہ سرولیم میو رضا حب کی لائف آف محمد پڑھتا ہے، اب  
 اس کتاب میں اندراندر جو زہر مخفی ہو، جو سم قاتل سریت کر رہا ہے اسکے پڑھنے والے کو زہر  
 نہیں ہوتی اور زہر اندراندر دوڑ جاتا ہے، اسکا کیا علاج ہے؟ آیا ہمارے علماء اسکو پڑھتے  
 ہیں اور اس سے واقف ہیں یا نہیں اگر واقف ہیں تو کسی سے اونہوں نے فرمائش کی ہو  
 کہ خیر تم ترجمہ ہی کر کے دو ہم اسکا جواب لکھیں گے، ایک عظیم الشان تحریر جو دوسری زبانوں میں  
 پیدا ہو گیا ہے، اسلام کو تباہ کرنے والا برباد کرنے والا کیا آپ اسکو اس طرح پڑھا سکتے ہیں؟  
 یعنی تاریخ اسلام کا ہم نے کیا مقابلہ کیا ہے، حضرات مجھے حیرت ہوتی ہے اور عجیب طرح کا  
 میرے دل میں قرعہ پیدا ہوتا ہے آزرہ دہلوی کا شعر ہے وہ کہتے ہیں ۵

کامل اس فرقہ زہاد سے اونٹمانہ کوئی کچھ ہوے اگر تو ہی زندہ قدحہ باز بھی

حضرات اس وقت تک جو کچھ اسلام کی خدمت کی ہے غیر قوموں کے سامنے وہ  
 ہمارے علمائے نہیں کی ہے ہم نے نہیں کی ہو مولویوں نے نہیں کی ہے ہم دستار بندوں  
 نے نہیں کی ہے بلکہ ان لوگوں نے کی ہے جو دائرہ منڈواتے ہیں، امیر علی نے کی ہے جو  
 بالکل دائرہ منڈاتا ہے جسکو میں صورتاً عیسائی سمجھتا ہوں، اسنے ایک کتاب سپرٹ آف اسلام  
 لکھی ہو، اس کتاب کو پڑھ کر عیسائیوں اور ایرانیوں نے بھی اسلام کی وقعت اور تعریف کی ہے،

سر سید احمد خان نے خطبات احمدیہ جو انھوں نے انگلستان میں رکھ رکھی ہیں اور اس میں انھوں نے خاص خدمت انجام دی ہے اور اسکا انرجو کچھ انگریزوں میں پھیلا وہ کیا اثر ہے، آپ خود اسکو سمجھ سکتے ہیں، یہ کس قدر امنوسناک بات ہے کہ وہ فرائض اور خدمات جو ہمارے ہیں انکو ہم سے چھین کر یہ زندانِ قدحِ خوار پی لین، اسکے مقابلہ میں میں آپ کو عملی باتیں دکھاؤں گا کہ یہ ندوہ ہے جسپر ہم فخر کرتے ہیں اور جسکی ہم عزت کرتے ہیں ہر جگہ اسکے پھیلانے والے اسکے داعی اسکے مدد دینے والے چندہ کر کے درپے ترقی کے تمام تحریکوں کو پیدا کرنے والے کون ہیں یہی انگریزی خوان ہیں، ہم علما کیا کرتے ہیں ہم کفر کا فتویٰ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو شخص ندوہ میں شریک ہوتا ہے وہ کافر ہے، ندوہ ایک لغو چیز ہے اور میں شامل ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، کیا کوئی علما میں ایسا باہمت ہے جو ندوہ میں کام کرنے کے لیے مصروف ہو، خدا سلامت رکھے ہمارے چند نفوس کو مثلاً مولانا عبدالحی صاحب جو ندوہ میں خدمت مذہبی انجام دے رہے ہیں، مجھے بتاؤ کہ ہندوستان میں اور کون ایسے حضرات ہیں جو اس قسم کا کام کر رہے ہیں، عربی کے جو مبسوط مدرسے کانپور میں قائم ہیں وہ کس نے قائم کیے ہیں، سوداگردن نے دنیا داروں نے سودا داروں نے، خیر سود کھاتے ہیں یا نہیں، انھوں نے قائم کیے ہیں کسی عالم نے نہیں قائم کیے ہیں سودا مدرسہ دیوبند کے جسپر ہم فخر کرتے ہیں اور اسکو مولانا قاسم مرحوم نے قائم کیا تھا، علاوہ اسکے کوئی مدرسہ کسی عالم نے قائم نہیں کیا انھیں دنیا داروں نے قائم کیا ہے وہی کام کرتے ہیں اور کسی عالم کو بلا کر نوکر رکھ لیتے ہیں، خیر اب سوال یہ ہو کہ یہ خدمتیں اگر ضروری ہیں تو ہم انکو کمان تک انجام دے سکتے ہیں، اب اس پہلو کو چھوڑو ایک دوسرا پہلو درست آپ کے لیے رہے گا یہ ہو کہ ہماری گورنمنٹ انگریزی سے جو تعلقات مذہبی ہیں جن مسائل کا



گورنمنٹ سے تعلق ہوا دن کے متعلق نہایت اشد ضرورت ہے کہ قوم کو یہ تمنا ہونی چاہیے کہ ہمارے پیشوایان دین اس کام میں ہاتھ ڈالیں، سوال یہ ہے کہ فرض کیجئے ایک جماعتی مسئلہ وقف علی الاولاد کا ہے، بہت سے مقدمات عدالت میں غلط فیصل ہو جاتے ہیں اونکے متعلق نوٹس لینا ہمارے علما کا کام ہو، کیا کوئی عالم جانتا ہے کہ کیا کیا نظائر الیکٹوٹ مین ہوتے ہیں اونکو کچھ علم ہے کہ دنیا میں کیا ہوتا ہے جس زمانہ میں کہ تعطیلین مقرر ہوئی تھیں، گورنمنٹ کے تمام احکامات سے ایسے بے خبر تھے ایسی عدم واقفیت ایسی عدم اطلاع، ایسی گونشہ نشینی کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہم مذہبی خدمات انجام دے رہے ہیں جو اس قدر خالص کام ہے، اب ان حالات کے لحاظ سے فقط یہ سوال ہے کہ آیا مذہبی پہلو کے اعتبار سے قوم کو ایک مذہبی مرکز کی ایک مذہبی سنٹر کی ایک مذہبی مرجع عام کی ضرورت ہے یا نہیں؟ کوئی شخص اس سے انکار کر سکتا ہو؟ حضرات میں خود ہی اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ ندوہ نے بھی ان فرائض کو انجام نہیں دیا ہے اگر دیا ہے تو نہایت کم لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس وقت کوئی چیز مرجع ہو سکتی ہے جو سنٹر قرار دیا جاسکتا ہو تو وہ ندوہ ہے، اس میں آپ جلدی نہ کیجئے غور سے سن لیجئے ہر کام میں دو عمل ہیں دو ڈگریاں ہیں دو درجہ ہیں تھیں دو اور پریکٹس خیال یا ارادہ اور عمل اول ارادہ اسکے بعد عمل یہ ایک نئی ہوئی اور بدیہی بات رہے کہ بجز جماعت علمائے ندوہ کے کسی جماعت نے یہ آواز دس یا سولہ برس پہلے نہیں بلند کیا کہ ہم کو ایک جدید نصاب کی ضرورت ہے ہم کو ایک نئے کورس کی ضرورت ہے ہم کو اصلاح کی ضرورت ہے ادن تمام طرائق تعلیم میں ندوہ کا جتنا اثر پچھ ہے ندوہ کی جتنی روئدادیں ہیں آپ اونکو اٹھا کر پڑھ لیجئے مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواری اور مولوی عبدالغفار صاحب دہلوی نے کہ جو ہمارے علمائے ندوہ میں شریک ہیں اونھوں نے شروع سے

براہر انھیں ضرورتوں کو تسلیم کر لیا ہے۔

حضرات آپ کو معلوم ہے کہ انھیں ضرورتوں کی احساس کی بنا پر انھوں نے انگریزی زبان کو نصاب تعلیم ندوہ میں داخل کیا، اگرچہ اسکی سخت مخالفت ہوئی اتنی شدید مخالفت ہوئی کہ ایک بزرگ جھٹون نے اپنی جائداد ۵۰ ماہواری کی ندوہ پر وقف کی تھی انھوں نے اس کے دینے سے انکار کر دیا، جب میں نے خط لکھا تو انھوں نے جواب دیا کہ اسمین انگریزی داخل کی گئی ہے، اس واسطے میں اسمین مدونہیں دیسکتا، چنانچہ انھوں نے اپنے زمانہ اخیر تک نہیں دیا، لیکن اب مل رہا ہے، اس قدر مخالفتیں پیش آئیں دنیا والوں کی طرف سے نہیں بلکہ خود دینڈوں کی طرف سے، مگر باوجود اسکے ہمارے علمائے ندوہ نے برداشت کیا اور اس معاملہ کو قبول کیا، ان کو تعجب ہو گا کہ ہمارے مولانا غلیل الرحمن صاحب جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں ایک منکشف زاہد ہیں، مگر جسوقت انگریزی داخل کرنے کا مسئلہ درپیش ہوا تو آپ بھی تشریف رکھتے تھے، اگر میرا حلف غلط نہیں ہو رہا (۵۰ برس کی عمر کی وجہ سے) تو مجھے یاد ہے کہ آپ نے کلاماً اس سے اتفاق کیا تھا اور کہا تھا کہ بیشک انگریزی زبان داخل ہونی چاہیے، صرف یہی نہیں بلکہ جب دوبارہ دوسرے جلسے میں کانفرنس میں یہ بات پیش ہوئی کہ بجائے غیر ضروری اور غیر لازمی ہونے کے انگریزی لازمی اور کمپلسری کر دینی چاہیے تو اس وقت بھی آپ نے شرکت کی اور تائید کی۔

اب آپ دیکھ سکتے ہیں کہ جو ارادہ اور خیال ہے وہ تو قطعاً ندوہ میں پیدا ہو گیا، اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہمارے علما جو انگریزی زبان میں اور انگریزی علوم و فنون پر آمادہ ہیں وہ بے تعصب ہیں یعنی آپ کو معلوم ہے کہ دو سال قبل ہمارے ندوہ میں یہ تجویز پیش ہوئی تھی کہ اس بات کا انتظام کیا جاوے کہ علوم و فنون جدیدہ بھی داخل کئے جائیں

اور ہمارے طلباء خاص علوم و فنون کو سیکھیں۔

حضرت آپ کو معلوم ہو کہ فزیکل سائنس جو ہر اوسکی کئی ایک کتابیں مصر میں عربی میں ترجمہ ہوئی ہیں اوسمیں ایک کتاب ہے دروس الاولیہ وہ تصنیف ہو ایک عورت کی وہ ہمارے ندوہ کے نصاب میں داخل درس کر دگئی ہے مگر رونامہ ہے کہ آج پانچ برس سے داخل نصاب ہے لیکن صاحبو ہم میں کوئی اوسکا پڑھانے والا نہیں ہے وہ عربی زبان میں ہے اور عورت کی تصنیف ہے مگر ہمارے رجال کبار اوسکو پڑھ نہیں سکتے اس بنا پر یہ راسے ہوئی کہ اب اوسکو چھوڑ کر کیا طریقہ اختیار کیا جاوے، دو سال ہوئے کہ ایک جلسہ قائم کیا گیا اوسمیں بھی ہمارے بیشتر مشکشفین شریک تھے اور موجود اوروں نے یہ تجویز منظور کی کہ پندرہ پندرہ مہینے میں روپے ماہوار کے وظیفے دیے جائیں اور ہمارے یہاں کے طلباء (یعنی ندوہ کے) علمی گڈ کے کالج میں جاویں اور وہاں قیام کر کے پروفیسر ضیاء الدین سے یا کسی شخص سے جو پڑھانے پر آمادہ ہو اس علم کو حاصل کریں، دیکھیے ہماری اس بے تعصبی کو اور داد دیجیے کہ کوئی گروہ کوئی مدرسہ عربی کا اس بات پر راضی ہو سکتا ہو کہ وہ اپنے لڑکوں کو علی گڈ بھیجتا اور اپنے پاس سے وظیفہ دیکر علوم پڑھاتا تو بہر حال ہم نے یہ دورہ طے کر لیا، ہمارے علما خود مستعد اور آمادہ ہیں اس تجویز کے قبول کرنے پر، مگر بات یہ ہے کہ ہم نے یہ کام نہیں کیا ہم لوگ طریقہ عمل سے واقف نہیں تھے اسلئے ہم کامیابی کے ساتھ نہ کر سکے مگر ہم ڈھونڈ رہے ہیں اور زمانہ ہموکھ لیا رہا ہے۔

دوسری خدمت آپ دیکھتے ہیں اون باتوں سے جو بورڈسٹ سے متعلق ہیں، اونکے متعلق نوٹس لینا اور انکی خبر کرنا اور اونسے واقفیت پیدا کرنا، اسکو ندوہ کس حد تک کر رہا ہے آپ کو معلوم ہے کہ وقف الی الاولاد کا مسئلہ اوسکو آپ ایک معمولی چیز سمجھتے ہیں

آپ نے ایک اُرتی سی بات سن لی ہوگی کہ ایک فقہ کا مسئلہ پر یومی کونسل نے خراب کر دیا تھا  
 اور مکی اب اصلاح ہو جائیگی، میں کہتا ہوں کہ وقف علی الاولاد کا مسئلہ وہ ہے کہ جیسے مسلمانوں کے  
 ہزاروں لاکھوں خاندانوں کی بربادی اوس سے ٹل سکتی ہے اگر وہ کامیاب ہو جائے،  
 ایک طرف ہو جائے اور دوسری طرف وقف علی الاولاد کا مسئلہ مسئلہ وقف علی الاولاد  
 کے یہی معنی ہیں کہ اگر ایک شخص اپنی جائداد کی نسبت یہ کہلائے کہ یہ جائداد میرے ہی خاندان  
 میں باقیامت باقی ہے، بجز اسکے کہ جب کوئی نسل باقی نہ رہے تو اس وقت فخر کو مل جائے  
 تو یہ وقف صحیح ہوگا مثلاً وہ جائداد منتقل نہیں ہو سکتی کوئی فروخت نہیں کر سکتا اور کوئی  
 خاندان کا آدمی اسکو گرو نہیں رکھ سکتا ہمیشہ کے لیے وہ جائداد محفوظ ہو جاتی ہے، ایسا  
 عمدہ قانون ہے ایسا مسئلہ ضروری ہے جس پر قوم کی بقا موقوف ہے غلطی سے پر یومی  
 کونسل والوں نے نہیں سمجھا ہے، ہم کہتے ہیں کہ عبدی کہ ہمارے حضرت صدر نے فرمایا ہے  
 کہ بہت سے مسلمانوں پر یورپ کے لوگ اعتراض کرتے ہیں وہ نیک نیتی سے کرتے ہیں۔  
 وہ بد نیتی سے نہیں کرتے، ما وقف ایک خیراتی چیز ہے، وقف کے  
 معنی ہیں خیرات کرنے کے اسکے کیا معنی ہیں کہ ایک شخص اپنے بیٹے کو خیرات دیتا ہے  
 اپنی اولاد کو خیرات کرتا ہے، پر یومی کونسل نے اپنی نظیر میں یہ لکھا تھا کہ متعین اعظم کی نسبت  
 یہ قیاس کرنا ہیسا ہوگا کہ وہ یہ حکم دیتے ہیں کہ ایک چیز ایک ہاتھ سے لے اور دوسرے ہاتھ  
 سے ملے، وقف کے یہ معنی قرار دینا غلط ہے جو وہ دیتے ہیں کہ وقف گھر ہی میں رہا،  
 گھی کمان گیا کچڑی میں، صدر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ یہ ہونہیں سکتا کہ انگریزی قوم اس  
 بات کے سمجھنے سے قاصر ہو، کہ خیرات اپنی اولاد اپنی خاندان اپنی قوم کو دمی جاسکتی ہے  
 ابھی تک کوئی اس نقطہ کو نہیں سمجھا کہ خیرات کے ہم سب سختی ہیں ہماری ذات بھی ہمارا ہمارا

اولاد بھی، خیر یہ ایک مسئلہ دقیق ہے لیکن عرض یہ ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان مسئلہ جس پر کسی  
 جماعت نے کسی سوسائٹی نے کسی گروہ علمائے توجہ نہیں کی ہمارے ندوہ نے اس کام کو  
 اٹھایا، اس طرح سے نہیں اٹھایا کہ جس طرح ہم دوسرے کاموں کو اٹھاتے ہیں کہ بس ایک  
 ریزولوشن پاس کر دیا اور اسکو چمچ کر دیا اور چھو مٹر کر کے س کر دیا اور وہ اکسیر بن گیا اس طرح  
 نہیں بلکہ ایک انجکشن پیدا کر دیا، کوئی انجمن ہندوستان کی باقی نہیں رہی جس میں ریزولوشن  
 پاس نہیں ہوئے اس امر کے متعلق، اور صوبہ کے گورنمنٹ دوائسز کی خدمت میں بھیجے  
 گئے ہوں اور اس رپورٹ کا انگریزی میں بھی ترجمہ کر دیا گیا تھا، ہر جگہ سے دستخط کرائے گئے اور  
 میموریل بھجوائے گئے، ایک عام شور مچا دیا تمام ہندوستان میں جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک قانون  
 بنا اور سٹر جینا نے اسکو پیش کیا، تمام ممبران کو نسل نے باوجود اسکے کہ ہندو مذہب بھی تھے  
 نہایت زور کے ساتھ اسکی موافقت کی اور سٹر سہنا نے بھی اسکی تائید کی، یہ وقف کا مسئلہ  
 ہے، آپ نے ابھی میرے عزیز دوست سید سلیمان کو جس نے ابتداء سے آخر تک اسی ندوہ میں  
 تعلیم پائی ہے دیکھا ہے (لوگ کہتے ہیں کہ ندوہ نے کیا کیا؟ کچھ نہیں کیا ایک سلیمان کو پیدا کیا  
 تو یہی کافی ہے) اس نے بھی جو پورٹ تصحیح اعلاطاریخی پڑھی ہو اسکو آپ نے سنا ہو، یہ ایک ضروری مسئلہ کے متعلق  
 جسکی لوگوں کو کچھ پروا نہ تھی، حضرات کیا آپ نے اس بات پر غور کیا ہے کہ آپ کے ہزاروں  
 لاکھوں بچے اور الفاظ کو مدرسوں میں پڑھتے ہیں جبکہ آج آپ نے سنا اور جن کے سننے  
 سے آپ کے دل لرز رہ گئے، ہین اور جس پر آپ نے نفرت کے نعرے بلند کیے ہیں، (کبھی  
 اس سے پہلے آپ نے نعرے بلند کیے تھے) سوال یہ ہے کہ جب آپ کا لڑکا پڑھ کر  
 گھر میں آتا تھا تو کیا کبھی اس نے شکایت کی کہ آیا ایسے ناگوار اور نفوا الفاظ ہم کو اسکول میں  
 پڑھائے جاتے ہیں؟ آپ کا احساس مذہبی رائے ہو رہا ہے، آپ کو اس پر فوجا چاہیے کہ آپ کی فلینگ

آپ کے احساس مذہبی بالکل فنا ہوتے جاتے ہیں اگر کچھ آتا جائے آپ اس کو قبول کرتے جائیں، تو خود بانٹا اسلام دنیا سے بالکل خارج ہو جائیگا، ندوہ کا یہی کام ہے کہ فیلنگ مذہبی کو زندہ کرے، ندوہ کے سولے کون سی ایسی جگہ ہے جہاں آپ ایسے روشن خیال لوگ اور انگریزی دان جمع ہوتے ہیں؛ مجھے یہ خوب معلوم ہے کہ آپ کا تصور نہیں انگریزی دان تو ہر جگہ جانے کو تیار ہیں، میرے دوست آرنہیل آفتاب احمد خان صاحب دیوبند گئے تھے وہاں اسپر اعظم اراض ہوا کہ اس کو کیوں بولنے دیا، یہ خدمت کے لیے موبو نہیں مگر آپ اون کو خدمتگار نہیں بناتے ہیں، اسی طرح اسپسین فیلنگ خراب ہوتی جاتی ہے اور تم مردہ ہوتے جاتے ہو، مذہبی فیلنگ کو زندہ رکھو، صرف ندوہ ہی اس فیلنگ کو زندہ رکھ سکتا ہے کیونکہ اس نے اس کام کو کسی حد تک کیا ہے، وہ آپ کو نہایت فیاضی کے ساتھ مدعو کرتا ہے، اس اسٹیج پر جمہور علمائے کبار بیٹھے ہیں ایسے لوگ بھی بیٹھے ہیں جو ایک حرف نہیں جانتے، اس بنا پر آپ لوگ دیکھتے ہیں کہ ہر سال ہر کو موقع ملتا ہے کہ ہم آپ کے اون احساسات مذہبی کو جو مر گئے ہیں اور مرتے جاتے ہیں ان پر جلا کر کے اون کو روشن کریں، حضرات یہ شاعری نہیں، میں بے شبہ شاعر ہوں، لیکن ہر شخص اس بات کو تسلیم کرے گا کہ میری کتابیں شاعری سے خالی ہیں مجھ کو تمام عمر میں اگر کسی نے داد دی ہے اور کسی کی صلاح پر اگر میں خوش ہوا ہوں اور کسی کی باتوں سے اگر میرے دل میں جگہ ہوئی تو صرف یہی ہے کہ ایک شخص نے کہا تھا کہ شبلی گویا ایک شاعر طبع شخص ہے اور اسکی فیلنگ شاعرانہ ہے مگر عالم تاریخ میں آن کر اس نے ایک شعر نہیں بانڈھا، میں جو کچھ کہ رہا ہوں وہ سخن سازی نہیں ہے، اخلاقی نہیں ہے، واقعات ہیں حقیقت ہے، اس لیے میں آپ کے سامنے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہندوستان میں مسلمانوں میں احساس مذہبی قائم ہے

۲۰ اور قوم کو جو مذہبی ضرورتیں پیش آتی ہیں اونکا کوئی پیش کرنے والا گروہ موجود ہے گورنمنٹ کے سامنے رعایا کے لیے لڑنے والا اور گورنمنٹ کے ساتھ ساتھ چلنے والا تو صرف یہی مذہب ہو سکتا ہے، اگر آج نہیں ہے تو کل ہوگا اگر قابلیت ہے تو اسی میں ہے، اس بنا پر میں آپ صاحبان کے سامنے جہاں یہ پیش کرتا ہوں کہ مذہب ایک ضروری چیز ہے قوم کے لیے ایک لازمی چیز جو اس کے ساتھ ہی یہ کوئی گنگا کہ اس بات کی سب سے زیادہ ضرورت ہے کہ ہمارا ایک مرکز ایسا ہو جسکی آواز تمام قوم کی آواز سمجھی جائے جس طرح کہ مسلم لیگ نے ایک جلسہ کیا کہ جبکہ منشائے ہر کہہ پور لکھنؤ باتوں میں اس جلسہ کی آواز تمام قوم کی آواز سمجھی جائے، اس طرح سے ہم کو ضرورت ہے کہ ہماری ایک مذہبی کانفرنس جسکی آواز تمام مسلمانوں کی آواز سمجھی جائے، اگر نہیں ہیں تو مذہبی نو مین آپ گورنمنٹ کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے بلکہ یہی بات پیش آئیگی جو ہمارے دوست عزیز مرام عوم کو پیش آئی تھی اور بخون نے کہا تھا کہ گورنمنٹ کو چاہیے کہ وقف کی نگرانی کرے اس لیے کہ اکثر وہ بجا طور پر خرچ ہوتا ہے اور بچھتی ہے کہ پہلے آئینا بت کیجیے کہ یہ صرف آپ کا (مذہب صاحبک) خیال ہے یا تو تمام مسلمانوں کا۔ انشاءً اور بخون نے پرسنل حیثیت سے نہیں بھیجا تھا مسلم لیگ کی طرف سے بھیجا تھا، مگر گورنمنٹ کو شبہ ہے کہ آیا مسلم لیگ بھی مسلمانوں کی آواز ہے یا نہیں (بحث ہونے لگی اور سلسلہ تقریر منقطع ہو گیا میری یہ عرض ہے کہ اس وقت تک اگرچہ مذہب نے کوئی ایسی قوت حاصل نہیں کی جیسا کہ میں نے آپ سے بیان کیا تھا، اور جسکی کہ خواہش ہے لیکن پھر بھی اگر اس وقت گورنمنٹ یا گورنمنٹ کے افسران کسی جماعت کے مسلمانوں کی مذہبی آواز مانتے ہیں تو وہ یہی مذہب ہے جو اس وقت اسکی دو تین مثالیں پیش کرتا ہوں۔

اولاً تو آپ کو معلوم ہے کہ مسٹر جینا نے جب وقف علی الاولاد کا قانون برٹش کونسل میں پیش کیا تو اور بخون نے نہایت تشریح کے ساتھ کہا (میں نے انکی اس پیج خود پڑھی)

کہ ندوۃ العلماء جو ایک ایجوکیٹڈ مولویوں کا جلسہ ہے، اونکی انجمن متفق ہے اور اسنے اس مسئلہ کو نہایت زور سے دکھایا ہے اور تمام مسلمانوں کو اسپر متفق کیا ہے۔

دوم میرے پاس ایک مجسٹریٹ صاحب کا سرکاری خط آیا کہ میرے بیان ایک مقدمہ پیش ہے جس میں عورت چاہتی ہے کہ لڑکی کو اپنے پاس رکھے اور شوہر چاہتا ہے کہ وہ اپنے پاس رکھے شاید دونوں میں طلاق ہوگئی تھی ندوہ بتائے کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے؟ جو کچھ میں نے اپنے ندوہ کے مولویوں سے لکھا کر بھیجا، مجسٹریٹ نے اوسے کے مطابق فیصلہ کیا اور مجسٹریٹ نے شکریہ کا خط مجھے لکھا کہ وہ دونوں اوس فیصلہ پر راضی ہو گئے۔

سوم میرے ہاتھ میں ڈپٹی کمشنر کا ندوہ کا ایک لفافہ ہے، اونکی عدالت میں ایک بہت بڑا عزم، ایشان جھگڑا پیش تھا، کسی مذہبی مسئلہ کے متعلق، اونھوں نے پوچھا اور بیان سے جو جواب گیا اوسکے موافق فیصلہ کیا اور لکھا کہ میں اسپر اعتماد کرتا ہوں۔

اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ ہماری ایک مذہبی آواز ہو۔ تو ایک چیز کو اختیار کیجیے، اگر ندوہ ابھی تک آپکی مذہبی آواز نہیں ہے تو اسکو بنائیے آخر آپکو یہی بنانا ہے لیکن اگر اس سے بہتر کوئی چیز آپ کو مل جائے تو آپ اسکو اختیار کیجیے، لیکن اگر ایک چیز ایک حد تک بن چکی ہے تو اس بنا پر اسکی قدر کیجیے اور اسکو قوم کی آواز سمجھیے، اس امر کے عرض کرنے کے بعد اب مجھے صرف یہ کہنا ہے کہ ندوہ نے اس اصول کی بنا پر ایک دارالعلوم قائم کیا اور جسکا وہ اصول اختیار کیا کہ جسکی میں نے آپ کے سامنے تشریح بیان کی ہے، میں اس بات کو مانتا ہوں کہ ندوہ اب تک اس طریقہ تعلیم میں کامیاب نہیں ہوا اسلئے کہ وہ مشکل طریقہ ہے اگر ہم وہ طریقہ اختیار کرتے جو سرکاری اسکولوں میں جاری ہے اور اپنے لڑکوں کو وہاں پر پڑھنے کے لیے بھیجتے یا وہ طریقہ اختیار کرتے جو قدیم



ملزس عربیہ میں تھا، یہ دونوں طریقے نہایت آسان ہیں مگر مشکل یہ ہے، در کف جام  
شرعیّت وغیرہ۔

ایک طرف تو شرعیّت کا پیالہ ہے شیشہ سے نازک اور دوسری طرف جنت ہے،  
بدوہ اسی خیال میں گرفتار ہے چار برس سے میں خود پڑا ہوا ہوں موصوٹر سے غور کرتا ہوں  
کہ کیا کیا تدبیر اختیار کی جائیں، جہاں تک بنا میں نے کوشش کی، یہ تو ممکن نہیں ہو سکتا کہ  
ایک برتن میں جسمیں ایک سیرانی رکھنے کی گنجائش ہو اوسمیں دوسیرانی بھر دیا جائے،  
اوسمیں تو صرف ایک سیرائے گا، ہماری جو قدیم علوم و فنون کی کتابیں ہیں وہ اور انگریزی  
علوم اور زبان بھی یہ دونوں ایک برتن میں کیونکر سما سکتے ہیں؟ اس واسطے کہو یہ کرنا پڑا کہ  
ہم نے اپنے بیان کی جو غیر ضروری چیزیں سمجھیں انکو گھٹا دیا، بہت سی فلسفہ اور منطق کی کتابیں  
گھٹا دیں جس پر چارے مولوی نقی صاحب راضی ہوں یا نہوں، اُنکی جگہ انگریزی داخل کی  
ایم۔ اے۔ اور بی۔ اے۔ کی قابلیت کے اشخاص اپنے اساتذ میں مقرر کیے تقریباً میں جو  
چار سو روپیہ خاص انگریزی پڑھانے پر صرف کیے جا رہے ہیں یہ سب کچھ کیا جا رہا ہے لیکن  
یہ ایسی چیزیں کہ اگر قوم پوچھے کہ ندوہ نے ۵۰ برس میں کیا کیا تو اس کے نتائج آسانی  
سے دکھلائے جاسکتے ہوں کام کیا جا رہا ہے اور قوم کے بڑاؤ کی ہمارے ساتھ یہ حالت ہو  
ہماری ایک اہم ضرورت اس وقت یہ ہے کہ ہکو ایک عمارت بنانا چاہیے، ہم سے یہ  
خواہش ہو کہ لڑکے ایسے سلیقے والی پابندی سے دایسے قاعدے سے رہیں جس طرح  
کہ اعلیٰ درجہ کے بورڈنگوں میں رہتے ہیں لیکن ہماری یہ حالت ہو کہ ہکو ایک کوٹھری نصیب  
ہے، جسمیں ہم پانچ پانچ لڑکوں کو بھرتے ہیں جگہ نہیں ملتی میرے پاس ہر روز نہیں تو ہفتے  
میں دو میں دفعہ خطوط آتے ہیں کہ میں اپنا لڑکا ندوہ میں بھیجنا چاہتا ہوں مجھکو گھٹا پڑا ہے کہ

جگہ نہیں ہے، میں نے جب سنا ہے کہ ہمارے حضرت صدر ندوہ کی پرانی عمارت دیکھنے کے لیے جانے والے ہیں تو میں نے کہا کہ وہاں کہاں جاتے ہو، چند روز ہوئے ڈاکٹر کٹر آف پبلک انشورنس نے مجھ سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ میں ندوہ میں آکر دیکھوں اور میں اگر اس کروں کیونکہ میرا فرض ہے، میں نے کہا کہ تھوڑے دن اور معاف کیجیے، حضرات کیا یہ افسوس کی بات نہیں ہے، کیا اسکی شرم بائیاں ندوہ اور قوم کو نہیں ہے؟ اور سات کروڑ مسلمانوں کو نہیں ہے؟ ایک حاتم دوران یعنی بھاولپور کی رئیسہ نے اگر چھو پچاس ہزار روپے دیے جس سے یہ عمارت کھولی ہے تو کیا بس فیض کفایہ ہے کیا؟ کروڑ مسلمان سبکدوش ہو گئے؟ یہ مکان پچاس ہزار میں نہیں باسٹھ ہزار میں بنا پھر بھی ناتمام ہے، اب ضرورت یہ ہے کہ اسکے لیے اپیل کرنا ہے ملک سے قوم نئے اس وقت تک ہم اس لیے چپ رہے، کیونکہ ہم جانتے تھے کہ ایک نہایت اہم اور نہایت ضروری اور عالمگیر کام ہندوستان میں ہو رہا ہے یعنی یونیورسٹی کا، اس لیے ہم نے زبان بلند نہیں کی لیکن اب وقت آگیا ہے کہ قوم کو واقف ہونا چاہیے اور تقسیم عمل کی بنا پر کام ہونا چاہیے، تم ایسے مرے ہوئے نہیں ہو کہ یونیورسٹی کے بنانے کے بعد اس تم بالکل مر گئے اور تم میں کسی قسم کی حالت باقی نہیں رہی اور سبکدوش برس تک تم کسی کام کے قابل نہیں رہے یہ نہیں ہے۔

حضرات ہم اس وقت صرف پندرہ بیس ہزار روپیہ اسکول و مسن ممبروں کے لیے اور تیس چالیس ہزار روپیہ بورڈنگ کیے چاہیے، آپ تیس لاکھ چالیس لاکھ چاہتے ہیں تو ہم اتنا نہیں چاہتے، میں آپ صاحبان سے اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ آپ دوسرے وقت بھی اسپر غور کریں کہ ان چند سکون کے جمع کرنے کی کیا تدابیر اختیار کریں اور ہم کو

کیا کرنا چاہیے؟ میرے ذہن میں بہت سی تدبیریں آئی ہیں، اجمالاً میں آپ کے سامنے  
پیش کرتا ہوں، جو حضرات یہاں بیٹھے ہیں اور میان کے رہنے والے ہیں اور جنگا اثر  
یہاں کے رئیسوں پر ہے اور انکا ایک ڈیوٹیشن بنائیں اور ہمارے راجہ صاحب محمود آباد  
اور راجہ صاحب جہانگیر آباد کے پاس جاوین، اگرچہ میں جانتا ہوں کہ ابھی وہ سخت زد  
و ضرب اور ٹھاچکے ہیں یعنی ایک ایک لاکھ روپیہ یونیورسٹی میں دے چکے ہیں مگر حضرات  
واضح ہے کہ ہم ادن لوگوں کی نسل ہیں، محلب کو قتل کرتے ہوئے ہاوج نے یہ کہا کہ  
جس دن ایک ہزار روپیہ داخل کریگا اوس دن توقید سے چھوڑ دیا جائیگا اور جس دن  
ایک ہزار روپیہ نہ داخل کریگا اوس دن پھر قید میں ڈالا جائیگا، چنانچہ وہ غریب وزانہ  
ایک ہزار روپیہ کمین سے ہم پہنچاتا تھا، جس دن نہیں ہم پہنچاتا تھا وہ قید میں ہوتا  
تھا، ایک دن ایک شاعر عربی اوسکے پاس گیا اور سوقت جیکہ اوسنے ایک ہزار روپیہ  
ہم کیا تھا اور جانتا تھا کہ ایک ہزار روپیہ دیکر چھوٹ جاؤنگا، شاعر نے بڑی ضرورت  
بیان کی، اوسنے وہ ہزار روپیہ اوس شاعر کے حوالے کیا اور خود قید میں گیا۔

جبکہ ہمارے قدامتے ایسی مثالیں پیش کی ہیں کہ ایک شخص قید قبول کر لیتا ہے  
مقابلے اسکے کہ ایک شاعر کو کام واپس کرے تو کیا ہمارے رئیس ایسے ہیں کہ اگر وہ  
زد کھا چکے ہیں تو کیا وہ پانچ پانچ ہزار کی رقم نہیں دے سکتے ہیں، اسکے بعد میں یہ تجویز پیش  
کرتا ہوں کہ قوم کے سامنے خدا رکھان ندوہ کے سامنے بغیر اسکے کہ محلو کوئی ڈر ہو یا اس بات  
کا کچھ خوف ہو کہ میرے احباب مجھ سے روٹھ جائیں گے میں کوں گا کہ خدا رکھیں ندوہ میں  
ایسے شخص موجود ہیں جو کم سے کم پانچ پانچ سو روپیہ دے سکتے ہیں، ندوہ میں ۱۵ نمبر ہیں  
جس میں سے دس بارہ ایسے ہیں جو پانچ پانچ سو روپیہ یا سانی دے سکتے ہیں سب سے

پہلے میں خود پانچ سو روپیہ کا چک لکھتا ہوں اس کے بعد میں یہ خواہش کرتا ہوں کہ دس سو روپیہ کے دینے والے پانچ ہزار میا کیے جاویں اور اس طرح پچاس ہزار جمع ہو جائینگے دس روپیہ دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے، یہ چند تجویزیں آپ صاحبان کے سامنے پیش کرتا ہوں اگر آپ صاحبان میں کوئی ہمدردی ہے کوئی رحم ہے تو میرے بعد کوئی اور صاحب بھی اسکی تائید فرمائینگے میں اب جس قدر کبنا تھا بک چکا اور جو کبنا تھا کم چکا۔

نوٹ :- چونکہ یہ تقریر مختصر نو بیون نے قلبند کر کے دی ہے اور ابھی ان لوگوں نے اتنی مہارت اور مشق نہیں پیدا کی ہو کہ اصل تقریر لفظ بلفظ قلبند کر سکیں اس لیے اس تقریر میں وہ زور نہیں ہے جو مولانا ممدوح کے بیان میں تھا۔

اس تقریر کے اختتام پر صنفی الدولہ حسام الملک نواب سید علی حسن نصاب خلع الصدق عالی جناب نواب سید صدیق حسن خان مرحوم نے اپنا بیش بہا کتب خانہ بڑھ کر عنایت فرمانے کا اعلان کیا۔

نواب صاحب موصوف کا کتب خانہ جو ایک محب علم و ماہر فن کی جانفشانیوں کا نتیجہ ہے، جس قدر بیش قیمت ہو گا ظاہر ہے، جسمین قلمی اور مذہبی کتابوں کا حصہ زیادہ ہے، اس کتب خانہ کے شمول سے ندوۃ العلماء کے کتب خانہ میں قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔

مولانا شبلی نعمانی کی تقریر میں عمارت کے لیے چندہ کی تحریک کی گئی تھی اور مولانا شبلی نے خود اپنی جانب سے پانچ سو روپیہ اور علامہ سید رشید رضا کی

تبشریف آوری کی مسرت میں سو روپیہ دینے کا اعلان فرمایا، جناب منشی محمد احتشام علی صاحب ٹیس کا کوری، جناب نواب سید علی حسن خان صاحب صفی الدولہ حسام الملک ٹیس بھوپال، جناب نواب سید نور الحسن خان صاحب رئیس بھوپال، جناب مولوی حبیب الرحمان خان صاحب رئیس بھیکن پور، اور خان بہادر میر جعفر حسین صاحب چیف انجینئر نے پانچ پانچ سو روپیہ کے چنڈے لکھوائے۔ حاضرین کے جوش کو دیکھ کر جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رخاں بہادر سید جعفر حسین صاحب نپسل اور کاغذ لیکر عام مسلمانوں کی طرف بڑھے اور چنڈے کی معقول رقم حاصل کی۔

خان بہادر سید جعفر حسین صاحب نے جو ابتداء سے اسلامی تھریکون میں سرگرم حامی ہیں اور جنھوں نے دارالعلوم کی زیر تعمیر عمارت کی ڈیزائن اور اسٹیٹ تیار کی ہو، موت کھڑے ہو کر مختصر مگر پردہ الفاظ میں مذہبی ضرورتوں کا احساس کرتے ہوئے مکمل عمارت کی تجویز پیش کی اور آپ نے فرمایا کہ میں پانچ سو کی رقم اس جرمانہ میں ادا کرتا ہوں کہ میرے مجوزہ تخمینے کے مطابق عمارت مکمل نہ ہو سکی، اسکے بعد آپ نے اس کے اسباب بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ نہ تو میرے تخمینے میں غلطی ہے اور نہ تعمیر کرنے والوں نے زیادہ خرچ کر ڈالا بلکہ مجھے تعجب ہے کہ کارکنان تعمیر نے اتنے روپے میں اس قدر عمارت کیسے تیار کر لی آپ نے فرمایا کہ میرا تخمینہ اسی وقت کے مناسب تھا جس میں کہا گیا تھا، اب چونہ وانیٹ کا نرخ بڑھ گیا ہے مزدوری تقریباً دو گئی ہے اس لیے اتنے روپے میں جتنا کام ہو سکتا ہے وہ قابل قدر ہے اور اتنا کام سرکاری تعمیر میں اتنے روپے سے آجکل نہیں کیا جاسکتا۔ آخر میں آپ نے کہا کہ یہ رقم میں اس لیے دیتا ہوں کہ اسی صرف سے ایک فوٹک میں

دورہ کرے اور تکمیل عمارت کے لیے چندہ جمع کرے اور ادارہ ایتھار آپ نے مالی امداد ہی پر  
 قناعت نہیں کی بلکہ خود و فذین شامل ہو کر دورہ کی تکلیف گوارا فرمانے پر آمادگی ظاہر فرمائی۔  
 اس موقع پر مولوی حبیب الزمان خان ندوی رئیس شاہجہان پور نے  
 دارالعلوم کے طلباء قدیم کی طرف سے یہ اعلان کیا کہ دارالعلوم کے احاطہ میں معلومات  
 کے نام سے ایک مختصر عمارت طلباء قدیم خود اپنے چندے سے تعمیر کر دیں گے، یہ  
 عمارت طلباء کے لیے دارالمطالعہ اور طلباء قدیم کے لیے اونکے ورود و رسم  
 کے موقع پر دارالقیام کا کام دیگی۔

ان چندوں کے علاوہ بعض اور حضرات نے بھی چندے لکھائے اور بعض  
 اصحاب نے نقد عنایت فرمایا، لیکن سب سے زیادہ قابل فخر دمبات ایک سورویہ  
 کا وہ چندہ تھا جو مغرز صدر انجمن علامہ سید رشید رضا نے عطا فرمایا، علامہ مدوح  
 کی یہی تکلیف کیا کم تھی جو اونھوں نے ایسا دور و دراز سفر کر کے گوارا فرمائی، لیکن مولانا  
 کے خلوص و ایتھار نے گوارا نہ کیا کہ اپنے احسانات میں بغیر اضافہ کیے رہ سکیں۔

## صیغہ وقف علی الاولاد

مولانا شبلی نعمانی نے اس صیغہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی، جو بہت  
 خوشی کے ساتھ سنی گئی۔ اس رپورٹ کو ہم میان درج کرتے ہیں۔

# رپورٹ

صیغہ

وقف علی الاولاد

اس صیغہ کے متعلق اس سے پہلے جب قدر کام ہو چکا تھا، میں اُس کو کھیل مطبوعہ رپورٹ میں بہ تفصیل لکھ چکا ہوں، یعنی تمام ملک سے خط کتابت، فواد کا مہیا کرنا اور چھاپ کر شائع کرنا، وقف کے مسئلہ پر اردو اور انگریزی میں مفصل رسالہ لکھ کر تمام اہل الرائے کے پاس بھیجانا، تقریباً چالیس ہزار تصدیقی دستخط کرانا کہ وقف اولاد مسلمانوں کا مذہبی مسئلہ ہے،

اب یہ کام رہ گیا تھا کہ گورنمنٹ کی خدمت میں باضابطہ موریل بھیجا جائے اجمالی طور پر ان گوشون کا تذکرہ حضور وایسراے کی کونسل میں مسٹر جینانے کیا جنھوں نے وقف علی الاولاد کے متعلق ایک بل کونسل میں پیش کیا، انھوں نے یہ بل پیش کرتے وقت انگریزی زبان میں ایک مفصل تقریر کی، اُس میں مذکورہ کی تحریک اور گوشون کے متعلق جو کچھ کہا اُس کا ترجمہ حسب ذیل ہے،

”ایک انجمن جس کا نام ندوۃ العلماء ہے جو کہ مشتمل ہے تعلیم یافتہ علما پر اور تعلیم یافتگان فقہ پر، مجھ کو یقین ہے کہ اسنے ایک موریل گورنمنٹ میں بھیجا ہے، میں ٹھیک نہیں جانتا کہ وہ گورنمنٹ میں پہنچ گیا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ موریل دستخط کرانے کے لیے بھیجا گیا ہے اور کئی ہزار دستخط اُس پر ہو چکے ہیں اور مجھ کو یہ یقین ہے کہ وہ گورنمنٹ کو بھیجا

جا چکا ہے اور اگر اب تک نہیں بھیجا گیا تو امید ہے کہ عنقریب  
 پونچ جائیگا، اس موریل کی ایک کاپی مولانا شبلی نعمانی نے میرے  
 پاس بھی بھیجی تھی، اسلامی جماعت پر علامہ موصوف کا بہت بڑا  
 اثر ہے اور ملک کی نظر میں اُن کی رائے بہت بلند مرتبہ رکھتی ہے،  
 اس موریل میں اُنھوں نے اس بحث کے متعلق بہت سی معتبر اسناد  
 کا اقتباس کیا ہے، اور اس کی بابت جو کچھ مسلمانوں کی فیلنگ اور  
 احساس ہے اسکا بھی ذکر کیا ہے،

مسٹر موصوف نے اس کے بعد وقف علی الاولاد کے رسالہ کی بعض  
 عبارات کا اقتباس کیا ہے،

نواب عبد المجید نے کونسل میں اس بل کی تائید میں جو گفتگو کی مہین حسب  
 ذیل فقرے کہے،

”ہم لوگ شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی صاحب کی اُن تکالیف اور  
 سامعی کے پیچ شکوہ ہیں جو اُنھوں نے اسکی بابت کیں“

اس کے بعد میں نے ۹ ستمبر ۱۹۱۱ء کو ہوم ممبر وائسرائے کونسل کی  
 خدمت میں ایک خط لکھا، کہ مسلمانوں کی خواہش ہے کہ آپ اٹکا ایک ڈیپوٹیشن  
 اس غرض سے قبول کریں کہ وہ مسئلہ وقف علی الاولاد کے متعلق آپ کے  
 سامنے تمام مباحث اور معلومات پیش کریں جسکا جواب بذریعہ تار کے حسب  
 ذیل آیا،

از شملہ، ۱۴ ستمبر ۱۹۱۱ء نمبر ۲۶، جو ڈیشیل،



بجواب خط مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۷ء، آنریبل ہوم ممبر خوشی سے آپ کی ملاقات کریں گے، گورنمنٹ آف انڈیا کے سکریٹری کے کمرے میں، ۱۲ بجے چار شنبہ کے دن تاریخ ۲۰ ستمبر ۱۹۱۷ء،

اس کے بعد راجہ صاحب محمود آباد کا تارا آیا،

آپ کے ڈیپوٹیشن کی تاریخ ۲ ستمبر ۱۹۱۷ء مقرر ہوئی، اور نو کو اطلاع دیجئے لیکن بد قسمتی سے مین بیمار ہو گیا اور ڈیپوٹیشن کا جانا ملتوی رہ گیا،

پھر ہوم ممبر صاحب نے ۲ جنوری ۱۹۱۷ء مقرر کی اور اس بنا پر مین کلکتہ گیا، لیکن افسوس ہے کہ بعض علماء کے اور ممبران ڈیپوٹیشن کلکتہ نہیں آئے اس لیے ٹھکوتا ریج ملتوی کرنا پڑی اس کے بعد مین پہلی مارچ ۱۹۱۷ء کو پھر اسی غرض سے کلکتہ گیا، اور ۴ مارچ کو مسٹر جینا کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ مسودہ وقف پر بحث کرنے کے لیے چند متنازع ممبران و ایسراء کو نسل کو جمع کریں، چنانچہ کلکتہ کلب میں اس غرض سے ایک جلسہ ہوا جس میں اکثر مغز ممبران کو نسل موجود تھے، گفتگو کے بعد امور بحث طلب فیصل ہو گئے اور اکثر ممبران کو نسل نے یہ رائے دی کہ اب ڈیپوٹیشن جانے کی کوئی ضرورت نہیں، دستخط تصدیقی جو قریب چالیس ہزار کے مین مع دیگر کاغذات کے مسٹر جینا کو بھیج دئے گئے کہ وہ مسودہ کے پیش کرنے کے وقت ان چیزوں کو پیش کر دیں گے۔

ان کارروائیوں کے بعد اب (جبکہ رپورٹ چھپ رہی ہے) یہ ثرود جانفزا بھنجا کہ سکریٹری آف اسٹیٹ نے اصولی طور پر وقف علی الاولاد کے

مسودہ کو منظور کر لیا اور جزئی امور اجلاس کو نسل میں فیصلہ پاجائیں گے،  
 خدا کا شکر ہے کہ اتنا بڑا عظیم الشان اور مفید کام جس سے ایک طرف  
 تو ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کی حفاظت جائیداد کا بندوبست ہو گیا اور  
 دوسری طرف ایک مذہبی مسئلہ جو غلطی سے گویا نسوخت کر دیا گیا تھا پھر تسلیم  
 کر لیا گیا اور شریعت اسلامی دست اندازی سے محفوظ رہ گئی، ندوۃ العلماء  
 یہ کارنامہ نثرین ہندوستان کی تاریخ میں اب تک یادگار رہے گا، واللہ الحمد،  
 کارروائی ختم ہے، اسلامی

### متعلق

وقت علی الاولاد

تاریخ	مقام	نام نمین یا مجلس	رزلوشن	کیفیت
۱۳ اکتوبر ۱۹۹۹ء	مدراں	مدراں مسلم لیگ	مدراں لیگ، اس اہم مسئلہ کے اصول کو گورنمنٹ سے تسلیم کرانے کے متعلق ضروری کارروائی کرے	اس جلسہ میں ہاتھ جو مقرر مسلمان جمع تھے،
۱۹-۹-۲۰۰۱ء ۲۶ ستمبر	لکھنؤ	آل انڈیا شیعہ کانفرنس	جواز وقت علی الاولاد کا مسئلہ شیعوں میں بلکہ اہل	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیویشن	کیفیت
۱۳- اپریل ۱۹۶۷ء سانڈی ضلع ہردوئی	انجمن اسلامیہ		<p>اسلام میں مسئلہ ہے لیکن پیریوی کونسل میں خلافت فیصلہ ہو گیا ہے لہذا یہ کافر نس اس مسئلہ کے جواز شرعی کا اظہار کر کے گورنمنٹ سے مستدعی ہے کہ آئندہ اس کی اصلاح فرمائی جاوے۔</p> <p>ہم کو اس مسئلہ میں اس حد تک اتفاق ہے جہاں تک ندوہ کو ہے،</p>	
۱۴- اپریل ۱۹۶۷ء کوٹا ضلع سرحدی	انجمن اسلامیہ		<p>ندوۃ العلماء اور مولوی شبلی صاحب اس مسئلہ کے متعلق جو کوششیں کر رہے ہیں، اس کے شکریہ کا رزولیویشن منظور ہوا،</p>	

تاریخ	مقام	نام انجمن و مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۱۹۱۱ء ۱۹ اپریل	عظیم گڑھ	انجمن صلاح المسلمین	یہ شریعت اسلام کا ایک اصول ہے کہ ایک مسلمان اپنی اولاد کے فائدے کے لیے وقف کر سکتا ہے،	اس رزولیوشن کی نقل پر پوٹ سکریٹری لفٹ فائدے کے لیے وقف گورنر بہادر کو بھیجی گئی،
۱۹۱۱ء ۱۳ جولائی	بمبئی	انجمن اسلام	وقف علی الاولاد کی تائید،	مسٹر فضل بھائی نے تائید میں تقریر کی
۱۹۱۱ء ۵ جولائی	مسٹر ضلع فرخ آباد		وقف علی الاولاد از روئے شریعت اسلامیہ ایک ضروری مسئلہ ہے اور تمام اسلامی مذاہب کو اس سے اتفاق ہے مسٹر جینا کے قانون وقف کے ساتھ اتفاق ہے، بہ ترمیمات پیش کردہ ندوۃ العلماء،	
۱۹۱۱ء ۲۶ اگست	امرتسر	انجمن اسلامیہ	مسئلہ وقف علی الاولاد	

تاریخ	مقام	نام انجمن مجلس	رزولیوشن	کیفیت
			<p>پرجو موریل آنریبل مسٹر چینا کی طرف سے پیش ہوا ہی انجمن اسلامیہ امرت سراسکی تائید کرتی ہے اور ترمیمات پیش کردہ مذکورہ سے ہکو اتفاق ہے</p>	
	دہلی،	اجلاس سالانہ آل انڈیا مسلم لیگ	<p>وقف علی الاولاد کی تائید میں رزولیوشن پاس ہوا،</p>	
۱۹۱۱ء یکم جولائی	الموڑہ	انجمن تہذیب الاسلام	<p>مذکورہ العلما سے استدعا کی جائے کہ ہم جمیع مسلمانان الموڑہ وقف علی الاولاد کو اپنا مذہبی مسئلہ سمجھتے ہیں اور ملتی ہیں کہ گورنمنٹ عالمیہ مسئلہ وقف کو منظور فرما کر داخل قانون کرے</p>	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیویشن	کیفیت
۱۱ ۱۹ ۹ اپریل ۱۹۱۹ء	بریلی	انجمن اسلامیہ	انجمن کی رائے میں وقف علی الاولاد شرعاً جائز ہے اور مسلمانوں کو مستورہ وقف پیش شدہ کو نسل سے وہاں تک اتفاق ہے جہاں تک مدوۃ العلماء کو ہے،	
۱۱ ۱۹ ۹ جولائی ۱۹۱۹ء	بونکڑان ضلع لودھیانہ	مسلمانوں کا ایک عام جلسہ ہوا،	مسئلہ وقف علی الاولاد ہمارے شرعیات کے مطابق ہے، مسودہ پیش شدہ کو نسل سے ہم کو اتفاق ہے،	گورنمنٹ کو اس کی نقل بھیجی گئی،
۱۱ ۱۹ ۹ جولائی ۱۹۱۹ء	جامع مسجد میں عام جلسہ ہوا،	مسئلہ وقف علی الاولاد ہمارا شرعی مسئلہ ہے گورنمنٹ سے درخواست ہے کہ مسئلہ مذکور قانونی صورت میں لایا جائے،	گورنمنٹ میں اس کی نقل بھیجی گئی،	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولوشن	کیفیت
۱۸ جون ۱۹۱۱ء	چیمپرامٹو،	ایک عام جلسہ	وقف علی الاولاد شریعت	
		مسلمانوں کا ہوا	اسلام کا ایک اہم مسئلہ ہے،	
۹ اپریل ۱۹۱۱ء	لکھنؤ،	قیصر باغ میں عام جلسہ ہوا	وقف اولاد ہمارا شرعی مسئلہ ہے،	راجہ صاحب محبوب آباد پریسیڈنٹ تھے،
۱۴ اپریل ۱۹۱۱ء	مراد آباد،	کئی ہزار آدمیوں کا مجمع ہوا	ایضاً	قاضی شوکت حسین محرک تھے،
۱۱ اگست ۱۹۱۱ء	الہ آباد،	مغزیر سٹران الہ آباد کا جلسہ ہوا	اس جلسہ میں قرار پایا کہ مسودہ قانون وقف کے متعلق اجمالاً یہ اظہار کیا جائے کہ ہم کو اصولاً اس سے اتفاق ہے،	
۱۹-۱۰ اکتوبر ۱۹۰۹ء	بنارس،	انجمن تہذیب الاخلاق بنارس	یہ رزلوشن پاس ہوا کہ وقف علی الاولاد محبوب شریعت اسلام صحیح ہے،	
ستمبر ۱۹۰۹ء	نوا شہر،	انجمن فلاح قریش،	انجمن میں وقف اولاد کے کاغذات پڑھے گئے	

تاریخ	مقام	نام انجمن یا مجلس	رزولیوشن	کیفیت
۱۱ اگست ۱۹۱۱ء	غازی پور	مغزین شہر کا ایک جلسہ ہوا	وہ انجمن وقف علی الاولاد کی رائے سے اتفاق کرتی ہے،	
۱۱ اگست ۱۹۱۱ء	امرتسر	انجمن اصلاح تمدن	ہم مسودہ وقف اولاد کی تائید کرتے ہیں،	
جھنگ	انجمن خادوم المسلمین	وقف اولاد شرعی مسئلہ ہے اس لیے مسودہ وقف مع ترمیمات ذرۃ العلماء پاس کیا جائے،		
ضمیمہ اہل الرائے اور متیقن کی رائیں اور تحریریں				
تاریخ	نام	مضمون	کیفیت	
۱۶ فروری ۱۹۱۱ء	نواب عباد الملک بلگرامی	مسٹر گاڈلی کے نام مسئلہ وقف	یہ خط علیحدہ طبع ہو گیا ہے،	
	سابق ممبر انڈیا کونسل	اولاد کے متعلق ایک مطول خط		



تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		ہے جس کے بعض فقرے یہ ہیں مہمسلمانان ہند کی قدیم شخصی اور رسمی قانون میں انگریز ججوں کی جانب سے اس جدید قاعدہ کا داخل کرنا ان اسباب میں سے ہے جو ممتاز اسلامی خاندانوں کو رفتہ رفتہ نیست کر رہے ہیں۔	
۹۰۵ھ	مولوی سید امیر علی صاحب جج پریوسے کو نسل	مسئلہ وقف علی الاولاد کے ثبوت میں ایک مضمون ہے جو ۷۰۵ء میں نائین ٹین ٹینٹہ منچر میں شائع ہوا اور دوبارہ لاجسٹریل صفحہ ۱۵ میں چھاپا گیا،	
۹۰۶ھ	آئریل جیسٹس نایر	یہ ایک مضمون ہے جو وقف علی الاولاد کے ثبوت میں کنٹری ریویو ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا،	
۹۰۷ھ	خان بہادر مولوی محمد یونس صاحب دیکن کلکتہ	وقف علی الاولاد کے ثبوت میں ایک نہایت مفصل اور مدلل مسئلہ انگریزی زبان میں لکھا،	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	قاضی کبیر الدین صاحب بیرسٹریٹ لابی، جناب نواب صاحب ڈھاکہ	اس مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ انگریزی زبان میں لکھا اور شائع کیا مولوی شمس الدین صاحب نے وقف علی الاولاد کو محدود کر کے ایک قانون پیش کیا تھا، اسپر گورنمنٹ نے رائین طلب کی تھیں اس کی مخالفت میں نواب صاحب ڈھاکہ نے ۴ صفحہ کا ایک خط شائع کیا، جس کے اخیر میں لکھتے ہیں ”اس مسئلہ کے متعلق ہم جناب مولوی شبلی صاحب کی کوششوں اور لیگ کی توجہ کو بہت کافی خیال کرتے ہیں“	
۵ جولائی ۱۹۱۷ء	شیخ صادق علی صاحب وزیر ریاست خیر پور سندھ اسٹریٹ	مکشنر صاحب سندھ کے نام ایک چٹھی ۴۱ صفحوں کی اس مسئلہ کے ثبوت میں لکھ کر بھیجی، اسکی ایک نقل میرے نام بہ حیثیت سکرٹری نمبر وقف علی الاولاد بھیجی	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	جناب آنرہیل سر راجہ علی محمد خان صاحب رئیس محمود آباد، ممبر وائس کونسل	ایک خط میں لکھتے ہیں، "واقعی معاملہ وقت اولاد ایک منایت ضروری مسئلہ ہے، سب سے پہلے اس مسئلہ کا دست با برکت سے انجام پانا بہت مناسب ہے"	
۲۴ اکتوبر ۱۹۰۷ء	جناب راجہ تصدق رسول خان صاحب رئیس جہانگیر آباد	مجلو ایک خط میں لکھتے ہیں مسئلہ وقت اولاد کے متعلق اخبارات میں مضامین دیکھے گئے، مگر ہمارے ہاں کوئی فارم آنجناب کے ہاں سے موصول نہیں ہوا، اگر فارم آیا ہوتا تو تعمیل ارشاد میں کوشش کی جاتی	
	خان بہادر مولوی محمد شفیع صاحب بیرسٹر سکریٹری مسلم لیگ پنجاب	ایک خط میں لکھتے ہیں "میری قطعہ رائے ہے کہ فیصلہ پر پوری سکریٹری مسلم لیگ پنجاب کونسل شرع محمدی کے اصولوں اور احکام کے برخلاف ہے"	
۲۷ اگست ۱۹۰۹ء	خان بہادر فضل علی صاحب	ایک خط میں لکھتے ہیں "وقت"	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	مرشد آباد،	علی الاولاد کے لیے جو مجلس قائم ہوئی ہے، اسکی ممبری میں حقیر کو شامل کیا جائے	
۲۵ اگست ۱۹۰۹ء	نواب مرزا اللہ خان	مجلس وقف علی الاولاد کی ممبری کو اپنی عزت سمجھ کر قبول کرتا ہوں	
	سکرٹری کا لچ علیگڑھ	ایک سو روپیہ کی ناجیز رقم بطور چندہ عند الضرورة حاضر کرنے کا وعدہ کرتا ہوں	
۲۹ فروری ۱۹۱۰ء	سکرٹری صاحب نجن اسلامیہ پنجاب	ایک خط میں لکھتے ہیں، "آجناب سے مسئلہ وقف علی الاولاد کا ذکر بھی آیا تھا درحقیقت آپ نے اس امر میں جو کوششیں فرمائی ہیں ان سے قوم کو بڑا نفع پہنچنے کی توقع ہے، خدا کرے کہ آپ کی کوششیں کامیاب ہوں"	
۲۹ اگست ۱۹۱۱ء	خان بہادر مولوی محمد یوسف دکیل کلکتہ	انڈر سکرٹری گورنمنٹ بنگال نے مولوی صاحب موصوف سے مسودہ قانون وقف پیش کردہ	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
	<p>مسٹر جینا کے متعلق رائے طلب کی تھی، اس کے جواب میں ۳۶ صفحہ کا ایک مدلل خط وقف کے ثبوت میں ہے، یہ چھاپگر شائع کیا گیا ہے،</p> <p>مسٹر محمد قمر شاہ بیرسٹر جوڈیشل سکریٹری رام پور سٹیٹ نے مفتی صاحب مذکور سے رائے طلب کی تھی کہ مسودہ قانون وقف شرعاً صحیح ہے یا نہیں مفتی صاحب نے صحیح قرار دیکر اسکو مدلل کیا ہے</p> <p>صاحب کلکٹر شاہ جہان پور نے مولوی اسماعیل وکیل شاہ جہان پور و سکریٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شاہ جہان پور،</p> <p>مولوی اسماعیل وکیل شاہ جہان پور و سکریٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شاہ جہان پور،</p> <p>مسودہ وقف پر رائے طلب کی تھی، مولوی صاحب نے اہل قانون کو ضروری ثابت کر کے چند ترمیمیں پیش کی ہیں،</p> <p>ایک خط میں جو سکریٹری انجمن</p>	<p>مسٹر جینا کے متعلق رائے طلب کی تھی، اس کے جواب میں ۳۶ صفحہ کا ایک مدلل خط وقف کے ثبوت میں ہے، یہ چھاپگر شائع کیا گیا ہے،</p> <p>مسٹر محمد قمر شاہ بیرسٹر جوڈیشل سکریٹری رام پور سٹیٹ نے مفتی صاحب مذکور سے رائے طلب کی تھی کہ مسودہ قانون وقف شرعاً صحیح ہے یا نہیں مفتی صاحب نے صحیح قرار دیکر اسکو مدلل کیا ہے</p> <p>صاحب کلکٹر شاہ جہان پور نے مولوی اسماعیل وکیل شاہ جہان پور و سکریٹری ڈسٹرکٹ مسلم لیگ شاہ جہان پور،</p> <p>مسودہ وقف پر رائے طلب کی تھی، مولوی صاحب نے اہل قانون کو ضروری ثابت کر کے چند ترمیمیں پیش کی ہیں،</p> <p>ایک خط میں جو سکریٹری انجمن</p>	<p>۲۳ اپریل ۱۹۱۱ء</p> <p>مولا نا لطف اللہ صاحب مفتی ریاست رامپور</p>
۱۹۱۱ اکتوبر	نواب صاحب سچین سٹیٹ	ایک خط میں جو سکریٹری انجمن	۱۹۱۱ اکتوبر

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
		کے نام ہو، لکھتے ہیں، جناب والا یہ بہت بڑا خط ہے نے جو اسکیم وقف علی الاولاد کی تجویز فرمائی ہے، وہ مسلمانوں کے قدیم خاندانوں کے حق میں رحمت مجسم ہے،	—
۱۹ مئی ۱۹۱۱ء	مولوی مقبول عالم صاحب فکیل بنارس	صاحب کشنر قسمت بنارس نے مولوی صاحب سے مسودہ قانون وقف پر رائے طلب کی تھی مولوی صاحب نے قانون کی تائید کی، اور خفیف ترمیمات پیش کیں،	اسکی نقل میرے پاس بھیج دی ہے
۱۲ جولائی ۱۹۱۱ء	مولوی ابن احمد صاحب بیرسٹر و سکریٹری پرنسپل مسلم لیگ الہ آباد،	ایک خط میں سکریٹری انجمن وقف علی الاولاد کو لکھتے ہیں، پرنسپل مسلم لیگ آپ کی تائید میں عنقریب مموریل گورنمنٹ میں روانہ کرے گی،	
۲۰ اپریل ۱۹۱۱ء	حکیم اجمل حسان حافظ الملائک دہلی،	مجھ کو ایک خط میں لکھتے ہیں، بُجس حد تک وقف اولاد کی	

تاریخ	نام	مضمون	کیفیت
۲۲ مئی ۱۹۹۱ء	عبدالقدوس بادشاہ صاحب، مدراس	تحریک پہونج چکی ہے وہ خوشی کا باعث ہے، ایک خط میں لکھتے ہیں، وقف علی الاولاد کا مسئلہ بہت بھاری کام ہے جس باب میں آپ کو معلوم کرایا ہوں، اور آپ بھی اس کے لیے کوشش کر رہے ہیں، مولوی علی احمد شاہ صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں مسلمانان برایون پریسیڈنٹ ضلع برایون کی طرف سے مبارکباد انجمن اسلامیہ و سکریٹری کامیابی مسئلہ وقف علی الاولاد ڈسٹرکٹ مسلم لیگ، دیتا ہوں اور یہ مسئلہ مسلمانوں کا مسلم شرعی مسئلہ ہے،	.
<p>صیفہ وقف کی رپورٹ پڑھنے کے بعد مرزا ہادی صاحب عزیز نے اپنی وہ بیش بہا و پرتاثر نظم سنائی جس کا بیچینی سے انتظار کیا جا رہا تھا، مرزا صاحب کی نظم اور پھر مرزا ادا ایسی نہ تھی جو کسی دل پر اثر کئے بغیر رہ سکتی وہ نظم مندرجہ ذیل ہے،</p> <p>نظم مرزا ہادی صاحب عزیز لکھنوی</p>			

بیدار دسھی لیکن ہم تمکو رلا دینگے  
 ارمان ہیں نا واقف آئیں محبت سے  
 اسباب جہالت کو تم جمع کئے جاؤ  
 سمجھے تھے بنائینگے اکسیر خبر کیا تھی  
 تم جمع کئے جاؤ دامن میں ان شکون کو  
 جو حرف غلط مجھکو سمجھے ہیں سمجھنے دو  
 کیا اُنسے کریں شکوہ انداز تفاعل کا  
 کیا داد و فائینگے غیروں سے تم نے زخمی  
 ہم چشم تفاعل کو پھر قح کرینگے اب  
 گزرنی ہوئی دنیا کے اوراق ذرا لٹو  
 اسلام کی وہ شوکت دیکھو گے اگر پھر تم  
 سر سام جہالت کی گرمی سے سوخت نہیں  
 اس جادہ علمی پر ہمراہ چلے آؤ  
 ہوگی علما کو جب پیکار میں سرگرمی  
 ہو فلسفہ مغرب یا فلسفہ مشرق  
 تمنے جسے دامن سے غفلت کی بجھایا تھا  
 آرائش روحانی منظور اگر ہوگی

جو گھاؤ جگر میں ہو وہ آج دکھا دینگے  
 ہم مدرسہ دل میں اب درس دنا دینگے  
 اک نالہ سوزان سے ہم گل لگا دینگے  
 خاکستر دل تجھکو اس طرح اڑا دینگے  
 ہر قطرہ سے ہم دل کی تصویر بنا دینگے  
 دیکھوں مری ہستی کو کیونکر وہ بتا دینگے  
 جب روکے کہینگے کچھ وہ اور رلا دینگے  
 پیرا ہن خونیں کو کعبہ میں چڑھا دینگے  
 غفلت کے جبانو کو اک پل میں اٹھا دینگے  
 جو بات نہیں تم میں وہ تمکو دکھا دینگے  
 گزرے ہوئے افسانے ہم یاد دینگے  
 بڑھتے ہوئے پارہ کا زور آج گھٹا دینگے  
 رفتار زمانہ کی ہم تم کو سکھا دینگے  
 ہم دماغ محبت سے وہ آگ دبا دینگے  
 دریا کی ہم ان دونوں ہمارو نکلا دینگے  
 پھر مجلس علمی میں وہ شمع جلا دینگے  
 تعلیم کے آئینے محفل میں لگا دینگے

”پیدا تو کرد دل میں تم ذوق خود آرائی“  
 ”پھر زیب تھیں دیگی خود بینی خود آرائی“



۱۔ جذبہ روحانی اے نفس میولانی  
دنیا کی ہر اک طاقت مغلوب ہوئی جس سے  
غالب ہے یہی عنصر دنیا کے عناصر پر  
مبدے کی طرف اپنے مڑ کر تو ذرا دیکھو  
تاریخ کے صفحوں پر ڈالو نظر عسائر  
تم جسکے موید ہو وہ دل ہے سرسمیہ  
اسلام کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی ہی  
اب گور غریبان کے ذروں میں چلتے ہیں  
افسوس نہیں تم میں کوئی کشش ایسی بھی  
یہ جذر و مد آئینہ ہے جل مرکب کا  
آثار قدیمہ پر کب تک یہ تھیں نازش  
کچھ تم بھی کرو کچھ تم بھی کرو محنت  
معلوم بھی ہے تمکو کیا علت ہستی ہو؟  
کیا ہو گیا یہ تمکو کیوں مر گئے سب بے  
ہر علم میں ہر فن میں ہو کتنے تھی مایہ  
اے قوم کے نوخیز داب کیسی ضرورت ہی  
پھر کیوں نہیں کرتے ہو تسخیر علوم اب تم  
اے دین کے ہمدرد دنیا ہی میں نہا ہی  
تقریر گل افشان کو پہلو میں سنا کر

وہ نقش بجا دل پر جو ہونہ کبھی فانی  
تعلیم کی قوت ہے وہ فوت روحانی  
باقی ہو ہی جو ہر اعراض میں سب فانی  
آئیگا نظر تمکو اک جسلوہ عرفانی  
کردار سے پھر اپنے شاید ہو پیشانی  
تم جسکے مقلد ہو وہ عقل ہے دیوانی  
اس خانہ ویران کی اللہ سے ویرانی  
جو علم دکھاتے تھے سینوں میں رخسانی  
اور خاک کے پردوں میں یہ جذبہ پہنانی  
ہٹتے گئے مرکز سے بڑھتی گئی نادانی  
اسلاف کی عزت پر کب تک یہ رہ جڑ غلطی  
ناکارہ بنا دیگا یہ ذوق تن آسانی  
مقصود نہیں اس سے آرایش جسمانی  
وہ جوش نہ ہی باقی وہ حالت وجدانی  
ہے تمکو پسندیدہ یہ بے سرو سامانی  
ہیں معتد نہ وہ جب شبلی نعمانی  
ہاتھوں میں تھامے ہے جب نقش سلیمانی  
حاصل کرو اسکو بھی تا قوت المکانی  
ہیں دامن نہ وہ میں جو پھول چھو آکر

اس نظم کے ختم ہونے کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخواست کیا گیا اور تمام حاضرین  
مخطوط ہو کے تشریف لے گئے۔

# اجلاس چارم

تین ہی بجے سے تمام اصحاب نے تشریف لا کر بال کو بھر دیا، آدھ گھنٹہ کے بعد صدر انجمن صاحب تشریف لائے اور کارروائی شروع ہوئی، سب سے پہلے مولوی سید سلیمان صاحب مدرس دارالعلوم کو موقع دیا گیا کہ وہ اپنی پیش بہا کتاب الدلیل الی المغرب والخیل کو چوبیس تجویز نمبر منظور کردہ اجلاس دو از دہم ندوۃ العلماء انھوں نے تیار کی ہے پیش کریں۔

مولوی صاحب مدوح نے ایک مختصر اور موزون تقریر کے ساتھ اس لغت کو پیش کیا اور خاص جلسہ نے مولوی صاحب مدوح کی اس خدمت شاقہ کو دلی اعتراف اور سچہ مسرت کے ساتھ قبول کیا

اس کے بعد ایک نہایت اہم اور ضروری تجویز پیش ہوئی جس کا منشا یہ تھا کہ چونکہ حضور نظام کی ریاست میں خطیبوں اور اماموں کے لیے منجانب ریاست جاگیریں مقرر ہیں اور اکثر انہیں بالکل جاہل ہیں اس لیے جلسہ ندوۃ العلما کو گورنمنٹ نظام سے درخواست کرنی چاہیے کہ خطیبوں اور اماموں کے لیے تعلیم لازمی کر دے مولوی ابوالکلام صاحب آزاد نے اس تجویز کو پیش کرتے ہوئے نہایت عمدہ موثر تقریر فرمائی، انہوں نے کہا کہ وہ تقریر قلمبند نہیں ہو سکی مگر ضروری خلاصہ ہنگام یہ تھا نہ ہی حیثیت سے تو اس تجویز کی ضرورت میں کلام نہیں، فقہ کی رو سے علم امامت کے لیے ضروری شرط ہے لیکن دنیوی حیثیت سے بھی اُسکی اہمیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

آج کل قومی تنزل کے دور کرنے کیلئے مختلف تدبیریں کی گئیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ قومی بہبود کے مسائل جس سرعت کے ساتھ اماموں اور خطیبوں کے ذریعے سے پھیل سکتے ہیں کسی دوسرے ذریعے سے نہیں پھیل سکتے۔ خطیب یا امام ہمیشہ ایک جماعت کو اپنے ساتھ رکھتا ہے جو چوہ وقتہ اُسکے پیش نظر رہتی ہے، اس جماعت میں غریب، امیر، رذیل، شریف، غرض ہر طبقے کے لوگ ہوتے ہیں اس بنا پر ان مسائل کو ہر خطیب نہایت آسانی کے ساتھ قوم کے ہر طبقے میں پھیلا سکتا ہے لیکن اس گروہ کی حالت سے نتیجہ بالکل برعکس نظر آتا ہے مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ اس کی تائید کی اور آپ کے بعد مولانا عبدالباسط صاحب صاحبزادہ ملا عبد القیوم صاحب مرحوم کھڑے ہوئے اور ایک مختصر اور پر دلائل تقریر

کی تائید مزید کی جس میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ گورنمنٹ نظام نے خود ہی اپنی ریاست کے خطیبوں اور اماموں کے لیے مذہبی تعلیم لازمی کر دی ہے مگر اہلکاروں کی بے توجہی سے اب تک غلہ درآمد نہیں شروع کیا گیا اس لیے بجائے اسکے کہ گورنمنٹ نظام سے تعلیم کے لازمی کرنے کی درخواست کی جائے اسکی درخواست کرنی چاہیے کہ مجوزہ اسکیم پر غلہ درآمد شروع کیا جائے۔

اس ترمیم کی تائید مولانا میر عبد الکریم صاحب مدرس دارالعلوم نے فرمائی اس لیے رزلوشن میں ترمیم کی گئی اور ان الفاظ کے ساتھ پیش کیا گیا۔

”میں جلسہ گورنمنٹ عالیہ نظام حال کے اس سرکلر کے جو قاضیوں،

”خطیبوں اور اماموں کے لئے مذہبی تعلیم لازم کر دینے کے متعلق“

”نافذ فرمایا گیا ہے دل سے قدر کرتا ہے اور یہ درخواست کرتا ہے کہ“

”ہنٹا نصاب تعلیم اور انتظام فرمایا جائے۔“

اس کے بعد پروگرام کی ترتیب کے لحاظ سے مولوی حبیب الرحمان

حسان صاحب شہر دانی رئیس بھیکن پور ندوۃ العلماء کے اغراض

و مقاصد پر تقریر کرنے والے تھے لیکن وقت ختم ہو چکا تھا اس لیے وہ دوسرے

دن کے لیے اٹھا رکھی گئی اور اجلاس چارم اس اہم تجویز پر ختم ہوا۔

## اجلاس عام

اس بات کا اعلان کیا گیا تھا کہ بعد مغرب مولانا ابوالکلام صاحب آزاد فضائل و کمالات سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرما کر حاضرین کو محفوظ ہونے کا موقع دینگے لیکن سرعت کے ساتھ بے دینی کے سیلاب کا اٹھ اچلا آنا اور کثرت سے خیا لہائے شکوک و شبہات کا نمودار ہو ہو کر قلوب کے تکرر کا پتہ دینا اس بات کا منقضی تھا کہ اسے روکا جائے اور ان شبہات کا ازالہ کیا جائے۔

پنجاب کے مشہور اسپیکر خواجہ کمال الدین صاحب بنی۔ اسے وکیل چیف کورٹ بھی اس جلسہ میں تشریف لائے تھے اور پروگرام میں اور اہم تجاویز کی وجہ سے آپ کے لکچر کے لیے وقت نہ نکل سکا تھا اس لیے مولانا ابوالکلام آزاد نے آپ کی ضروری تقریر کو اپنی تقریر پر ترجیح دی۔

بعد مغرب خواجہ صاحب مدوح السیج پر تشریف لائے اور آپ نے تقریباً تین گھنٹہ تک فضائل اسلام پر ایک بسیط تقریر فرمائی، خواجہ صاحب کا طرز استدلال جدید معلومات کو قرآن کریم کے ساتھ مطابقت دینا اور اسلام کی فضیلت کو غیر مذہب کے مقابلے پر بغیر کسی قسم کی دل آزاری کے جدید طریقوں سے ثابت کرنا ایسا تھا کہ بغیر موثر و مفید ہوئے اور بغیر رنگ آلودہ دلوں کو صیقل کیے رہ سکتا، تمام حاضرین نے محویت کے ساتھ تقریر سنی، تقریباً گیارہ بجے تقریر ختم ہوئی۔

# اجلاس بنجم

سب کاروائیوں سے پہلے حسباً امدہ قرآن مجید کی تلاوت کی گئی، اسکے بعد خان بہادر میر جعفر حسین صاحب نے اعلان کیا کہ کل کے چندہ کی مقدار گیارہ ہزار روپیہ اسکت پہنچ چکی ہے اور رغبت دلائی کہ چنرہ موعودہ کو ادا کرنا چاہیے اور یہ بھی بیان کیا کہ چندہ جمع کرنے کو فوراً شروع کیا جائے اور سب سے پہلے ضلعا اودہ و گورکھپور و پٹنہ وغیرہ کا دورہ ہوگا۔

بدقسمتی سے امسال ندوۃ العلماء کے چند مغز ممبروں نے وفات پائی تھی صلیح انھوں نے قومی خدمات کو انجام دیا اور ایشیا کا نیا نمونہ پیش کیا جو صرف قرون اولیٰ میں مل سکتا ہے وہ مذہ کو اس پر مجبور کرتا تھا کہ یہ جلسہ دکن کے احسانات کو دہرا کر ان کے لیے دعائے مغفرت کرے اور ان پس ماندوں سے تعزیت ادا کرے۔

مولانا خلیل الرحمان صاحب سہارنپوری نے نہایت رقت قلب کے ساتھ اس تجویز کی تحریک کی اور جناب مولانا مسیح الزمان خان صاحب مرحوم، جناب خان بہادر حاجی قاسم صاحب مرحوم، جناب قاضی علی احمد صاحب بدایوں فی مرحوم، جناب مولوی عزیز مرزا صاحب مرحوم،

جناب حکیم حاجی عبدالغفری صاحب مرحوم کے لیے نہایت خضوع و خشوع سے دعائے  
معفرت کی گئی اور اودن کے پس ماندوں سے نفرت ادا کی گئی،

## تجوئریاز و اہم

اسکے بعد نہایت اہم رزویوشن پیش ہوا یعنی ملک معظم نے ازاہ مہربانی جو تعلیمی  
عطیہ پچاس لاکھ روپیہ کا مرحمت فرمایا ہے اسکا تعلق تمام ملک کے ساتھ ہو اس لیے مستند  
عربی مدارس کو بھی اوسمیں حصہ ملنا چاہیے۔

مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے ایک مختصر مگر پرزور تقریر  
میں گورنمنٹ سے اسکے لیے درخواست کرتے ہوئے تجویز بلا کی ان الفاظ کے ساتھ تحریک کی  
در مجلس وۃ العلماء گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہو کہ شاہنشاہی عطیہ

پچاس لاکھ روپے میں سے عربی مستند مدارس کو بھی حصہ ملنا چاہیے

شمس العلماء مولانا عبدالقدیر صاحب ٹونکی اور خان بہادر شمس العلماء مولوی  
ابوالخیر صاحب نے اسکی تائید کی اور یہ تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

خان بہادر شمس العلماء مولوی ابوالخیر صاحب نے تائید کرتے ہوئے چندہ کی  
غیبت نمائی اور آپ ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم والعلم بان لہم الحجة“ تلاوت کر کے دیر  
تک خطراتے رہے، اسکے بعد جناب منشی محمد احتشام علی صاحب مہتمم صیغہ مال نے  
ندۃ العلماء اور دارالعلوم کے جمع خرچ پیش کیے اور نہایت اطمینان کے ساتھ سنے گئے،  
(نوٹ) جمع خرچ و گوشتوارہ حسابات ندۃ العلماء رپورٹ ہذا کے آخر میں ملاحظہ ہوں،

اسکے بعد مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے جمع خرچ پربیا کر



فرماتے ہوئے نہایت مفید و بسط نظر فرمائی اور یہ ظاہر کیا کہ مسلمانوں میں نیا صنی، غیرت اور جوش موجود ہے، مگر وہ مجبور ہیں جسے نہیں سکتے اور انکے مصارف بڑھے ہوئے ہیں لہذا کلمہ حق کی بنیاد یہ ہے کہ مسلمان اعتدال اور میانہ روی اختیار کریں۔

انوس ہے کہ ہم ایسی مفید تقریر کو طبع نہ کر سکے اسلئے درج کرنے سے معذور ہیں اشاعت اسلام ایسا ضروری صیغہ جو ذمہ العلماء کے اہم مقام میں داخل بھی ہے ایسے موقع پر کیونکر فراموش کیا جاسکتا تھا چونکہ وقت کافی ہی لگ گیا تھا اسلئے شمس العلماء ناشلی نعمانی نے اس محبت پر ایک مبسوط و مؤثر تقریر فرمائی تا اور اسکے متعلق خاص خاص تجویزوں کو ذکر کیا اور اسکی مثالیں پیش کیں۔

مولانا ممدوح کی یہ تقریر جبکہ لفظ اثر میں دبا ہوا تھا حاضرین کے دل میں چٹکیاں لے رہی تھی اور ان کی اندرونی تاثیر کو امداد کی صحت میں ظاہر کر رہی تھی۔

یہ حالت دیکھ کر مولانا نے فرمایا کہ مد صاحبو! ظاہر ہے اور فوری اثر جو مسلمانوں کا خاص ہے میں اسکا قائل نہیں بلکہ آپ لوگ بیان سے جانے کے بعد اس اثر اور تحریک کو جاری کریں تو وہ قابل قدر اور اسلام کی سچی خدمت ہو تو وہ تقریر حسیل ہے۔

نوٹ، چونکہ مولانا ممدوح کی یہ تقریر بھی مختصر نوٹیوں کے ذریعہ سے ملی ہے اس لیے آمین و توت اور زور نہیں ہے جو مولانا ممدوح کے بیان میں تھا۔

## تقریر شمس العلماء مولانا شبلی صاحب نعمانی

حضرت میں نے اسلام کی تاریخ جہان تک مجھ سے ہو سکا نہایت غور و فکر کے ساتھ پڑھی ہے میں تیس سو برس کی وسیع مدت کا ایک حد تک اہم کارہوں، کہ تمام ممالک اسلامیہ میں

مسلمانوں کی حالتیں مختلف، مانوں میں مختلف سلطنتوں میں مختلف ورون میں کیا رہی ہیں مگر میں  
 آپ کو صحیح شہادت دیتا ہوں، کہ مجھ کو نہیں معلوم ہے کہ مسلمانوں پر کوئی بوقت اور کوئی زمانہ کج  
 سے زیادہ مشکل مشاق اور آج سے زیادہ تباہ کنندہ گذرا ہے مجھ کو معلوم ہے کہ ایک زمانہ ایسا  
 مسلمانوں پر گذرا ہے چھٹی اور ساتویں صدی میں جبکہ تاتاری اوٹھے اور وہ ایک طرف سے  
 پائمال کرتے ہوئے شام تک پہنچ گئے، مورخوں کا یہ بیان ہے کہ نوے لاکھ مسلمان قتل  
 کر دیے گئے اور یونین خاک کر دیے گئے، ایسا سخت زمانہ بھی گذرا ہے سیکڑوں سلطنتیں تباہ ہوئیں،  
 سیکڑوں خاندان برباد ہو گئے، بغداد جو کہ ام دین اور تمام دنیا کے مسلمان جبکہ عرب کہتے تھے  
 اس کی کیفیت ہو گئی کہ جو لوگ سفر میں گئے تھے جب وہ واپس آئے تو ان کو اپنا محلہ نہیں ملتا  
 تھا تو گھر دن کا کیا ذکر ہے یہ حالت گذری ہے ایسا زمانہ تھا جبکہ شیخ سعدی گو یہ کہنا پڑا کہ  
 اسی محمد گر قیامت سر برون آری ز خاک سر برون آرد قیامت در میان خلق مین  
 خون فرزندان احمد مصطفیٰ شد رنجیتہ

ایک حالت گذری ہے مگر میں اس حالت کو بھی آج تک حالت سے آسان تر اور سہلتر سمجھتا ہوں،  
 اس لیے کہ ان پر تو فقط ایک ملکی مصیبت تھی مذہب پر اخلاق پر قوم کی معاشرت پر کوئی حملہ نہیں  
 تھا کوئی صدہ نہیں تھا تاتاری کسی مسلمان سے یہ نہیں کہتے تھے کہ تم اپنے عقائد اسلام سے برگشت  
 ہو جاؤ، اور کوئی ایسی ترغیبیں تاتاری نہیں دیتے تھے کہ جس سے مسلمانوں کے مذہبی عقائد  
 و مذہبی خیالات میں کسی قسم کی کمزوری پیدا ہو، چنانچہ اسکا یہ اثر پیدا ہوا کہ خود وہی ہلاکو خان کہ جو بڑا  
 کنندہ دین اسلام تھا اسکا پوتا مسلمان ہو گیا اور اسلام لایا، اسکی وجہ یہ تھی کہ بھگلی حالات کے  
 مذہب سے ان کو کوئی غرض نہ تھی مذہبی معاملات میں وہ نہایت فیاضی سے مسلمانوں کو دخل  
 دیتے تھے یہاں تک کہ ان کے واعظ اور علما جو دربار میں داخل تھے ان سے وہ وعظ اور پند

سنتے تھے محقق طوسی جو باعث فخر و بے لحاظ اپنے علم کے اور کمالات کے وہ وزیر تھا ہار کو خان کا،  
 اس سے آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ مصیبت کی طرف تھی مگر آج کل مسلمانوں کی کیا حالت ہے؟ کونسا  
 پہلو ہے جس طرف سے زد نہیں ہے؟ وار نہیں ہے ان سب کی تفصیل کرنیکا موقع نہیں ہے  
 مسلمانوں کی پولٹیکل حالت کیا ہے؟ اسکو جانے دیجیے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کا تناسب کیا ہے؟  
 جسکے لیے یونیورسٹی قائم ہو رہی ہے؟ یہ بھی ایک ضروری چیز ہے لیکن خیر ہوال یہ ہے کہ باقیہ حالت  
 تھی کہ یہ ظنون فی دین اللہ فواجہ لا یاب اس کے مقابلے میں کیا لفظ سننے میں آتے ہیں کہ ہندستان  
 میں آپ لوگوں کے گھمبھی گھمبھی بطور خفیف آواز کے جو کانوں میں بھنک کی طرح پڑ جاتی ہے (ظان  
 مقام پر تو مسلم مائل بہ ارتداد کر رہے گئے، یا مرتد کر دیے گئے، آپ یہ کہہ کر اپنی تسلی کر لیتے ہیں کہ وہ پہلی ہی  
 سے ایسے تھے، یہ اتفاق کی بات ہے کسی لالچ سے کسی طمع سے کسی حرص سے اسے قبول کیا ہوگا  
 لیکن حضرات جیسا کچھ اچھل کئی مہینوں کی خط و کتابت سے معلوم ہوا ہے اشتہارات دینے  
 کے بعد جو تحریرات جا بجا سے آئی ہیں اور جو کیفیتیں محقق طور سے معلوم ہوئیں جو حینٹ اور غیر حینٹ  
 بھیجنے سے دریافت کی گئیں، خاص ایک شخص حسن شاہ مقرر کر کے بھیجا گیا، اور انھوں نے بسے  
 مقامات میں جا کر خود دیکھا تو ایسی حیرت انگیز باتیں معلوم ہوئی ہیں کہ جسکی بنا پر میں نہیں سمجھتا کہ اگر  
 تمام مسلمان تو تہ تفقہ سے متحد نہ ہونگے تو کیا ہونا ہے حضرات اس بات کی شکایت کرنا نہایت عیث  
 ہے میرے نزدیک یہ بالکل بے بنیاد کی بات ہے کہ ہم آپ یہ شکایت کیا کریں کہ ہمارا فرقہ ثانی خواہ  
 ہندو یا پارسی ہوں خواہ مجوسی یا کوئی ہوں کیوں حکومت غریب دیتے ہیں، لغو و بابتہ اسلام سے  
 مرتد ہو جائیں گی، کیوں ہندو بنا نا چاہتے ہیں کیوں عیسائی بنا نا چاہتے ہیں ہر دنیا میدان سب اہت  
 اور کشش ہے میدان رزم ہے اس میں آپ کسکو روک سکتے ہیں، فرض کیجیے کہ ایک خاندان کے دو  
 لڑکے ہیں ان میں آسمین شہتہ اتحاد و ارتباط ہے دونوں گرجھوٹ ہیں، ایک عمدہ ڈپٹی کلکٹر کی خانی ہو

تو کیا دونوں اوسکے چل کر نیکی کو شمش نہ کرینگے؛ کیا ایک یہ چاہیگا کہ میں فیل ہو جاؤں اور  
 اور میرا بھائی پاس ہو جاوے اور نوکر ہو جاوے نہیں بلکہ دونوں برابر درجہ کی قوت صرف کرینگے  
 اور کوشش کرینگے اور دونوں حقیقتاً یہ چاہینگے کہ میرا بھائی کامیاب نہو اور میں ہو جاؤں،  
 کیا یہ کسی قسم کی نفسی ہیروہ دنیا کی حالت ہو فطرت انسانی ہر کہ اپنے مقصد کے چال کر نیکی یہ  
 جتنی تدبیریں ممکن ہوں وہ کرے، اس لیے ہمارے مخالف اور ہمارے فریق ثانی بہت کچھ  
 کوشش کر رہے ہیں تو حکو یہ اعتراض نہ کرنا چاہیے کہ وہ کیوں کرتے ہیں انکی شرارت ہے یا  
 خدا خواستہ انکی خباثت ہے، یہ نہیں ہے بلکہ ہر کو خود یہ دیکھنا ہے کہ ہم بجائے خود بھی ایسی ہی  
 کوشش کرتے ہیں یا نہیں اگر نہیں کرینگے تو یہ میدان مسابقت ہو ایمین ہم ہار جائینگے۔  
 حضرات حالت یہ ہے کہ ہم تو فخر و ناز کرتے ہیں علیگڈہ کلن لڑ پر ہم فخر و ناز کرتے ہیں دیوبند پر  
 ہم فخر و ناز کرتے ہیں ندوۃ العلماء پر، لیکن میں آپ کے سامنے ایک مختصر سی چیز کا جسے کبھی اپنا  
 نقارہ فخر نہیں بچایا ہو اوسکی حالت بیان کرتا ہوں کیا کوئی ایسی مثال تمام دنیا میں اسوقت موجود  
 ہے کوئی دکھا سکتا ہو میں آپ کے سامنے ایک خاص بات پیش کرتا ہوں کہ ہمارے جتنے کام  
 اسوقت تمام ہندوستان میں ہوں ان سب کے ہم نقارہ نواز ہیں نہ ثنائی خود بخود گفتن نمی زیبید  
 اگر ندوہ ہو تو ہم کو اپنے ندوہ کے متعلق ہندوہ میں لکھنا پڑتا ہے کہ یہ ایسی چیز ہے ویسی چیز ہو  
 رپورٹیں ہیں رودادیں ہیں اگر علیگڈہ ہو تو اوسکی ہر سال ہی نقارہ نوازی کیجاتی ہے،  
 کانفرنسوں کے ذریعہ سنے لوگوں کے ذریعہ سنے مگر وہ لوگ بھی آج ہیں اس دنیا میں انکی  
 طرف کو دیکھنا چاہیے کہ سب کچھ کر رہے ہیں مگر انکے حالات انکی کوششیں انکی جدوجہد انکی  
 زبان سے سننے میں نہیں آتی بلکہ زمین آسمان بولتے ہیں، مجھ کو روکل کا قصہ اسوقت بیان  
 کرنا ہے، کہنا پڑتا ہے کہ گر وکل کے حالات کسی ہندو کے لکھے ہوئے مجھے نہیں ملے، میں نے

گروکل کے حالات اوسکے بانیوں سے سنے ہیں نہ تحریروں سے اور نہ زبانی، بلکہ ان مسلمانوں سے جو وہاں گئے ہیں، ان انگریزوں سے جنہوں نے وہاں جا کر قیام کیا ہے پانچ پانچ اور چھ چھ دن وہاں رہے ہیں انہوں نے پائیر میں اسپرٹوڈا ٹینکل لکھے ہیں اوسے سنے ہیں اور معلوم کیے ہیں، وہ یہ حالات ہیں، یہاں تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی غریب آدمی کو عربی پڑھوانا چاہیں تو ضرور ہے کہ ہم اوسکو وظیفہ دین، اسکا لڑپہ دین، اگر کسی کو ہم انگریزی پڑھوانا چاہیں تو گو ہم اوسکی دنیاوی معاش کے لیے بندوبست کر لے ہیں لیکن ہکو ضرورت ہے کہ ہم اوسکو شونتین دین وظیفہ اور اسکا لڑپہ دین، شونتین بھی چھوٹی شونتین دین میں میں اور چالیس چالیس روپیہ کی، برادران اسلام سوال یہ ہے کہ اگر آپ میں سے کوئی ایسا مدرسہ قائم کر جسکی میں ابھی سوقت تشریح کرتا ہوں تو آپ مجھکو بتائیے کہ تمام ہندوستان میں سے ایک شخص بھی ایسا ہے جو ایسی تعلیم کے لیے مستعد ہو اور ایسے مدرسہ میں جانے کیلئے طیارہ ہو یعنی گروکل جو جزیرے اوسنے اپنے مقاصد اپنے اصول اور اپنے دل یہ قرار دیا ہے کہ یہ ایک درس گاہ ہم بناتے ہیں جس میں وہ بچے لیے جائینگے جسکی عمر شاید آٹھ برس کی ہو ایسے بچے اسمیں داخل کئے جائینگے شرط یہ ہوگی کہ چوبیس برس کی عمر تک وہ گھروں پر جانے نہ پائیں فقط وہاں تعلیم پائیں اور وہی مشغلہ میں نہ پڑینگے، ۲۴-۲۵ برس تک کی عمر کا جو زمانہ ہو نوکری کرنے کا جسکے بعد کا نوکری نہیں ملتی اس زمانے کو گویا وہ کھو دینگے ہر قصدا یہ ہے کہ وہ ناکارہ ہو جائیں اور کمری ملازمت کی ترغیب کا ذرا بھی موقعہ باقی نہ رہے، انکو وہاں پر زندگی کیونکر بسر کرنی ہوگی، یوں کہ ایک لڑکی کا تختہ سونے کو ملیگا، پلنگ نہیں چارپائی نہیں گدا نہیں کہیں اوڑھنے کے لیے، پائون یا توں گئے یا کھڑاؤں پہنے کیلئے ملینگے، یہ تو اوسکی حالت ہوگی، لہذا اذ اطعمہ جو ہمارے یہاں سب بڑھنیر کالج میں بھی اور ہمارے غریب جھونپڑے (یعنی ندوہ) میں بھی رات دن ہتی ہے وہ یہ ہے کہ

آج قورے کا مڑہ ذرا اتر اہوا تھا پلاؤ کا رنگ اچھا نہیں تھا، عرفان کم تھی طلبہ کی شکایت  
 ہے کہ کچ قورے میں کساؤ کم تھا، مگر اذ کو سید ہا سادہ بالکل غریبا مٹو کھانے دیے جائینگے، مگر  
 یہ کن کے لڑکے ہیں آپکو یہ خیال ہوگا کہ ٹرک پر پڑے ہوئے نپتے چٹن سے گئے ہونگے، اُن کو  
 تو اتنا بھی غنیمت ہو کہ گریہ وہ لڑکے ہیں جسکے والدین مصارف کے لیے ۲۵ روپیہ ماہوار دیتے ہیں،  
 ۲۵ روپیہ ماہوار فیس ہر ایسی سخت زندگی سے بچنے کے لیے ایسی مصیبت سے بسر کر نیسکے  
 لیے، اُنکے والدین ۲۵ روپیہ ماہوار اپنے گھر بیٹھے بھیجتے ہیں، یہ لڑکے تعلیم پاتے ہیں اور  
 انہیں سے ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جو مفلس ہو جسکو وہ اسکا لرشپ دیتے ہوں یا شہوت  
 دیکر پڑاتے ہیں، سچیں وہ یہ بھی دیے جائیں، کبسل اوڑھنے کے لیے، فرش خاک سونے کو،  
 کھانے کے لیے ایسی سادی غذا جسپر ہم مسلمان مشکل سے راضی ہونگے، کام اونکا کیا؟  
 تعلیم کیا پاتے ہیں؟ اونکی تعلیم یہ ہو کہ ایک طرف تو نہایت اعلیٰ درجہ کی سنسکرت اور وید اور اُنکے  
 جو علوم دینی ہیں اونکی کمیل، مگر معاف کیجیگا، ہم لوگوں کی طرح نہیں کہ اتنے بڑے محقق بنے بیٹھے  
 ہیں پوچھو کہ حضرت ایک حرف انگریزی بھی پڑھ سکتے ہو تو جواب نہاد، جب میں ٹرکی سڑا پس  
 آ رہا تھا اتفاق سے گھر میں علامت تھی، ایک رات کو بارہ بجے تار آیا میں نے اُسکو کھولا،  
 دل میں دب دیا پیدا ہوا کہ کیا واقعہ ہو خدا جانے کیسا تار ہو خیر میں دوڑا ہوا سر پہ مرحوم کے  
 نواسے کے پاس گیا اونھوں نے پڑھ کر نایا کہ یہ تار نواب علی حسن خان صاحب نے بھجوایا ہے  
 بھیجا ہے وہ آپکو ٹرکی سے بخیر واپس آنے پر مبارکباد دیتے ہیں، یہ حال ہم مولوی صاحبان کا  
 ہے، اور اُنکو دیکھیے کہ سنسکرت میں تو یہ کمال اور اپنے مذہب کی پوری واقفیت اُسکے ساتھ بھی  
 انگریزی میں نہایت اعلیٰ درجہ کی تعلیم اس حد تک کہ نیلپ جسے پانیر میں ایک بڑا آرٹیکل لکھا ہے  
 کہتا ہے کہ میں نے وہاں کے لڑکوں کو جا کے دیکھا کہ انٹرنس کلاس میں جو لڑکے پڑھتے ہیں وہ

انگریزی میں سرکاری کالجوں کے بی۔ اے۔ کی برابری کرتے ہیں آلات سائنس تمام جمع کیے گئے ہیں بڑے بڑے لائبریری اور اعلیٰ درجہ کے پروفیسروں کو موجودہ علوم و فنون سکھاتے ہیں اور سائنس کی تعلیم دیتے ہیں اور اسکے ساتھ ریاضت محنت اور بخاشی اور کمو سکھلائی جاتی ہے، اور کمود وقت تالاب میں نہلایا جاتا ہے اور انکو میلوں دوڑایا جاتا ہے اور انکو مجاہدین بنایا جاتا ہے، کام اور نکالیا ہوگا، کام اور نکالیا ہوگا کہ نہ وہ سول سروس میں جگہ تلاش کریں گے، نہ وہ ہائیکورٹ کی ججی کے متوقع ہوں گے، نہ وہ کچھ یونین میں جا کے خاک چھانیں گے، نہ وہ بھیکر ممبر پرو غلط کریں گے، بلکہ ان کا کام یہ ہوگا کہ گٹھ میں کفنی ڈالے ہوئے ادنیٰ درجہ کے دہاتوں میں جا کر حبان زندگی بسر کرنا سخت مشکل ہے وہاں چنے چبا چبا کر بسر کریں گے اور اپنے مذہب کو پھیلانے اور نعوذ باللہ مسلمانوں کو ہندو بنائیں گے، یہ اور کا مقصد ہے اسکے اور ایک طرف تو ہماری فیلنگ یہ پیدا ہوتی ہے کہ ہماری ترقی ہو، دوسری طرف جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص سرزندہ تھا بعد میں موہن مالوی اپنی قوم کے لیے کام کر رہا ہے تو ہم اسکی تحقیر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ کیوں ایسا کر رہا ہے اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہا ہے، بلکہ ہم کو دینی چاہیے کہ اسکا جو فرض تھا اپنی قوم کے لیے اسکو وہ ادا کر رہا ہو، اب اس کے مقابلہ میں ہم کو کیا کرنا چاہیے؟ انکی (یعنی ہندوئی) تو مختلف شاخیں قائم ہو چکی ہیں مختلف شدہ ہیں بھائی قائم ہو چکی ہیں کیفیت یہ ہو کہ میں نے ابھی کسی اخبار میں اشتہار جو چھپوایا ہے نہیں بھیجا ہے لیکن بائیں ہمہ مسلم گزٹ نے اسکے پروف کو غلطی سے چھاپ دیا، اسکا یہ اثر ہو کہ فوراً آرمیا فرمیں اور پرکاش میں اس کی کپی کہ اوہو مسلمان غضب ہائے دیتے ہیں ہماری شدہ ہی کو روک دیتے ہیں ہم جو نو مسلموں کو شدہ کرنا چاہتے ہیں اسکو روک دیتے ہیں، لہذا ہم فوراً قوت کے ساتھ آمادہ ہو جانا

چاہئے اور اس مینے من ہکو دس ہزار روپیہ جمع کر دینا چاہیے جہاں ایک اعظم مسلمانوں کا جائے وہاں ہکو دو بھیجنے چاہئیں، یہ اعلان چار اخباروں میں جو یہاں آتے ہیں، آرمیا فر، ارجن پرکاش، اور ریڈر میں من نے دیکھا تھا، یہاں تو کچھ بھی نہیں ہوا اور وہاں یہاں ہو گئی ہیں، اسکی ایک شاخ فرخ آباد میں قائم ہوئی ہے، مجھ سے خود ایک ہاں کے تحصیلدار نے بیان کیا تھا کہ من نے اپنی آنکھ سے دیکھا کہ وہاں کے نصاب تعلیم میں قرآن مجید کی تفسیر داخل ہے، کیا کسی نیک نیتی سے کیا اس لیے کہ قرآن مجید سے کوئی فائدہ حاصل کریں، کیا اس لیے کہ ہدایت لینا چاہیے، کیا مقصد تفسیر حسینی کے رکھنے سے مگر اسکے مقابلہ میں مسلمانوں میں کیا ہے پورا سنا، پورا سنا، یا اگر مقابلہ کیا جاتا ہے تو اس طرح سے کہ توپ کے مقابلہ میں کھیاں، یا اگر مقابلہ کیلئے آمادہ ہوتے ہیں تو ایسی صورت سے اور ایسی بے ترتیبی سے کہ کچھ بھی اثر نہیں ہوتا، آج ہندوستان میں پانچ یا سات کڑور مسلمان ہیں مگر ان میں سے اہل عرب یا اہل عجم بہت کم ہیں، زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو کہ یہاں کے لوگ تھے اور وہ مسلمان ہو گئے، یا کیئے گئے، جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ جبراً وہ مسلمان کیئے گئے، خیر یہ ایک تاریخی مسئلہ ہے، لیکن جہاں تک من نے تحقیق کی ہے کوئی شخص یہاں تک کہ ایک متنفس بھی جبراً مسلمان نہیں کیا گیا، سخت جاہل ہے جو کہ یہ دعویٰ ہے کہ لوگ جبراً مسلمان کیئے گئے، عالمگیر سے زیادہ لوگ کو مستعصب کہہ سکتے ہیں، مگر عالمگیر کے متعلق خود نفٹنٹن نے یہ لکھا ہے کہ عالمگیر نے جتنا بھی ظلم کیا ہو مگر یہ مطلقاً ثابت نہیں ہے کہ تمام عمین ایک ہندو بھی جبراً مسلمان کیا ہو، واقعات اور حالات ایسے تھے، آج آپ اس زمانہ میں خیال فرمائیں کہ ہماری گورنمنٹ انگریزی میں کس قدر ٹالرشین اور کس قدر بی تعصبی ہے، کس قدر ہماری مذہبی فیلنگ کا خیال کرتی ہے، جس طرح ایک مسلمان پادری ہو کر اسلام کے خلاف کہہ سکتا ہے، بی طرح اوس سے زیادہ



سختی کے ساتھ ایک مسلمان پادری پر اعتراض کر سکتا ہو، لیکن گونٹ کبھی دخل نہیں دیتی،  
 باوجود اس بے تعصبی اور باوجود اس حشم پوشی اور باوجود اس فیاض دلی کے کیا نتیجہ ہو  
 کہ اس وقت ۳ لاکھ آدمی عیسائی ہو گئے، جو مسلمان تھے یا ہندو تھے، کیا یہ جبر عیسائی  
 بنائے گئے ہیں؟ یورپ کا اور انگریزی خانوں کا مذاق یہ ہو کہ جہاں دو واقعات کو انھوں نے  
 ساتھ دیکھا یہ منطق کی غلطی کرتے ہیں، ایک کو علت اور دوسرے کو معلول قرار دیتے  
 ہیں، انھوں نے دیکھا کہ مسلمان ہندوستان میں گئے، یہ ایک بات، ہندو بہت سے  
 مسلمان ہو گئے، یہ دوسری بات، اب انھوں نے ایک کو علت اور دوسرے کو معلول  
 قرار دے لیا اور یہ نتیجہ نکالا کہ مسلمانوں نے جبر ہندوؤں کو مسلمان کیا، لیکن اگر یہ دلیل صحیح ہو  
 تو کتنا چاہیے کہ خدا نخواستہ انگریزی گونٹ نے بھی لوگوں کو جبر عیسائی بنایا، لیکن حضرت  
 اگر انگریزوں نے لوگوں کو جبر عیسائی نہیں بنایا، تو غیروں کو کیا حق ہو کہ وہ کہیں کہ ہند  
 جبر مسلمان بنائے گئے، یہ ایک واقعہ ہے کہ جب حضرت معین الدین چشتی اجمیر شریف  
 میں تشریف لائے تو راجپوتانہ بھرمین کہیں اسلامی سلطنت نہ تھی کون جبر کرنے والا تھا،  
 خواجہ صاحب کوئی ملواری نہیں رکھتے تھے کوئی لاؤ اشکر نہیں رکھتے تھے، ایک فقیر سکین  
 گوشہ نشین، وہ اگر زمین میں پہاڑ کی کھومین بیٹھ گئے اور راجپوتانہ بھر کو روشن کر دیا (چیرز)  
 آج کیا حالت ہے؟ میں اجمیر گیا ہوں (آج اتنا تعصب اور منافرت ہندو مسلمانوں میں  
 پیدا ہو گئی) مگر وہاں چھ مہینے میں کہ ایک ہندو آتا ہے، پہلے جناب حضرت خواجہ  
 معین الدین چشتی کے مقبرہ کے درشن کرتا ہے اس کے بعد اپنے شوالہ میں جاتا ہے، ان لوگوں  
 نے اسلام کو پھیلایا تھا، آج ہزاروں لاکھوں ہندوؤں کو دیکھتے ہیں کہ ان کے مزار پر جاتے  
 ہیں اور سجدہ کرتے ہیں، جسکو ہم بھی جائز نہیں رکھتے، وہ اتنا اعتقاد اور محبت رکھتے ہیں،

کیا اسپر بھی آپ یقین کر سکتے ہیں کہ اسلام جبر اچھلا یا گیا، اونھون نے اسلام کا ایسا نمونہ دکھلا دیا کہ دل اونکی طرف کھنچا جاتا تھا، جیسا کہ جناب صدر نے کل فرمایا تھا، کیا انکے نفس فرمایا تھا، میں برابر انہیں دیکھتا رہا ہمیشہ حالات پڑھتا رہا کبھی اس نکتہ کی طرف میری نظر بھی نہیں پڑی تھی جیسا کہ صدر محترم نے فرمایا آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام جب ایران میں گئے تو زبان سے بالکل نا آشنا تھے، کوئی صاحب یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ وہاں فارسی زبان میں تقریریں کرتے تھے، یا شام میں تو بالکل گونگے تھے وہاں کی زبان کے لحاظ سے، مترجم ذریعہ سے بولتے تھے زبان کی ضرورت نہ تھی، اونکا جسم، اونکی صورت، اونکے عادات اونکے اخلاق، اونکے حالات، یہ چیزیں تھیں جو لوگوں کو موسے لیتی تھیں اور لوگ مسلمان ہو جاتے تھے۔

ایک واقعہ یہ پیش آیا کہ سفیر روم آیا صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مجمع میں پیغام لیکر جنگ کا، یہ واقعات ہیں، وہ شام کو وہاں آکر ٹھہرا اور رات کا بڑا حصہ اوسنے وہاں بسر کیا، دیکھتا ہے ایک عجیب محویت طاری ہے عجب لوگ ہیں جسکے چہرے سے جنگی باتوں سے جسکے نور سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین منور ہوئی جاتی ہے جہاں دیکھتا خاک راہی پاتا ہے پوچھتا ہے کہ ایسا المیہ نہیں کہاں ہے، ارمیں عسا کر کہاں ہے، لوگ کہتے ہیں کہ کہیں زمین پر بٹھیا ہوگا، ایک غریب آدمی فرش خاک پر بٹھیا ہوا ہے نہ کوئی تعظیم ہے نہ تکریم، اس رنگ کو دیکھ کر اوسکا یہ عالم ہوا کہ اوسنے کہا کہ حضرت میں تو اب واپس نہیں جاؤں گا یہیں رہوں گا، اونھون نے کہا کہ یہ نقص عہد ہوگا، سفیر جب کہیں جایا کرتا ہے تو یہ بات بھی داخل عہد سمجھی جاتی ہے کہ وہ اوسی طرح سے بخیر و عافیت واپس بھیج دیا جاوے تاکہ یہ شکایت نہ ہو کہ وہ جبراً روک لیا گیا، اس واسطے اگر اسلام لاتے بھی ہو تو ایک دفعہ جاؤ اور پھر

واپس آؤ، ان چیزوں نے مسلمان بنا دیا تمام دنیا کو، یہ خیر تھی مسلمان بنانے والی۔

حضرت ابن عباس اسکندریہ کو فتح کرتے ہیں، مصر و قاہرہ فتح ہو جانے کے بعد حضرت عیسیٰ کا ایک اسٹیجیو یا بت بنا ہوا تھا اتفاقاً ایک تیرکسی نے مارا وہ آنکھ میں لگ گیا، اس تصویر کی آنکھ بھوٹ گئی، اس واقعہ کو مسلمان تو الگ خود مصر اور یورپ کے ایک مؤرخ نے جو عیسائی اور شپ تھا اس نے لکھا، میں نے اس کی کتاب میں جو کسٹوڈ میں چھپی ہے خود دیکھا کہ پروفیسر قیاق نے لکھا ہے کہ لوگوں نے جاکر عمر ابن عباس سے شکایت کی کہ آپ کے ایک شخص نے ہماری بزرگ تصویر کو توڑ ڈالا اور بی حرمتی کی آپ نے واقعہ پوچھا اس نے بیان کیا تب آپ نے پوچھا کہ معاوضہ کیا چاہتے ہو اس کا کیا کفارہ ہو؟ انھوں نے کہا ہم بھی جو محمد تمھارا نبی ہے اس کا ایک بت بنا کر اس کی آنکھ کو پھوڑ دینا چاہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اس سے تو کچھ حاصل نہیں، ہم لوگ تو تصویر کی تعظیم نہیں کرتے تصویف یا تو کبھی ہمارے نزدیک قابل تعظیم نہیں، کیا تم اس بات پر راضی ہو سکتے ہو کہ ہم میں سے جس شخص کو چاہا ہو اس کی ایک آنکھ پھوڑ دو؟ انھوں نے کہا کہ ہم آمادہ ہیں لیکن عیسیٰ ہمارا خدا ہے سب سے بڑا شخص تھا اس واسطے ہمارا ایک فوجی ادنیٰ درجہ کے شخص کے ساتھ یہ بڑا کرنا پورا اتمام نہیں ہے، اگر تمھارا رئیس عسکر یعنی سپہ سالار فوج اس بات پر آمادہ ہو تو البتہ ہم راضی ہو سکتے ہیں، حضرت ابن عباس نے پوچھا کونسی آنکھ اس کی پھوٹی تھی؟ اس کے بعد تلوار لی اور اپنی آنکھ پیش کی اور کہا کہ اس کو نکال دو تلوار اس کے ہاتھ سے پھوٹ گئی اور اس نے کہا کہ حیف ہے تم لوگوں سے مقابلہ کرنا، غرض کہ ان باتوں نے مسلمان بنا دیا، بہر حال جو لوگ کہ برکات اولیاء سے، اور جو حضرت صوفیہ کرام کی روشنی کے اثر سے مسلمان ہوئے تھے، آج ان کی کیا حالت ہے؟ ہم نے جو تحقیقاتیں کی ہیں ہم نے جو رپورٹیں

حاصل کی ہیں، ہمارے پاس ایک پتھر ہے نہایت کثیر خطوط کا جس میں سے چند نام میں نے اس شہر میں شائع کر دیے ہیں، ان سے معلوم ہوا کہ وہاں کے مسلمانوں کی کیا حالت ہے؛ اور ان کے نام تو ہیں ٹچمن سنگھ، دیال سنگھ، اگر اونے پوچھا جائے کہ تم جانتے ہو کہ خدا ہے کوئی؟ رسول خدا کوئی شخص گنہگار ہے؟ نہیں معلوم، صحابہ کرام کوئی خیر نہیں معلوم، نماز روزہ وغیرہ کبھی سنا ہے، نہیں کسی کسی گاؤں میں مسجد ہے مگر اس مسجد کو گوبر سے لیتے ہیں، بعض مسجدوں میں بت رکھے ہوئے ہیں جنکو وہ جا کر پوجتے ہیں، یہ حالت ہے، اگر کسی کو شک ہو تو جا کر دیکھ آئے یہ کسکا تصور ہے اور نکایا ہمارا، ہم مسلمانوں کا، ہم غفلت کا، ہم دعاات کا، حضرات یہ بے شبہ نہایت آسان بات ہے کہ ہم وہ غلطیوں کے لیے ایسے مقامات پر جائیں کہ جہاں ہم آرام و آسائش سے کھا سکتے ہیں پی سکتے ہیں چری دعوت ہو سکتی ہے ہمارا کھانا جو ہم گھر میں کھاتے ہیں وہ کم از کم حکو وہاں ضرور مل سکتا ہو، مگر ان مقامات میں جانیکی ضرورت ہی نہیں، ان مقامات میں جانا تو وہ گفتگوئے عالے زلف تو تحصیل حاصل نہ جانا تو وہاں ہے جو نقبات اور شہروں سے پندرہ پندرہ بیس بیس میل پر مقامات ہیں جہاں خود ہمارے ندوہ کا ایک طالب علم عبد اللہ دود گیا ہو، اونے خود بیان کیا ہے کہ میں تین وقت وہاں رہا ہوں کوئی چیز کھانے کو نہیں ملی، وہاں نہ کوئی دکان تھی نہ بازار، تین وقت متصل فاقہ کرنا پڑا کسی نے مجھے وٹنی نہیں دی، چوتھے وقت شہر میں آکر میں نے کھانا کھایا، اوسی جگہ جانے والا تلاش کرنا چاہیے، وہاں جانے کے لیے لوگ طیار نہیں ہیں، خطوط جو میرے پاس آتے ہیں آپ ان کو پڑھیے، اوسمیں یہ ہے کہ شہروں میں تو آپ دعا عظیم بھیجتے ہیں، شہروں میں آپ مناظرہ کرتے ہیں، آپ ان مقامات میں علاج کرتے ہیں جہاں مریض ہی نہیں، جہاں بیمار ہی

جہان موت ہے وہاں کیا ہو رہا ہے۔

حضرات میرے اوپر ابتدا اس اثر کی یوں ہے کہ دو سال مجھے کہ شاہجہانپور سے ایک خط میرے پاس سفیہ خان سوداگر کا آیا تھا کہ شاہجہان پور سے آٹھ کوس پر ایک گاؤں ہے جمال پور وہاں کے رئیس راجپوت جو مسلمان ہیں وہ ہند ہونا چاہتے ہیں، آریہ وہاں پہنچ گئے ہیں اور کوہند کرنا چاہتے ہیں، آپ جلد آئیے اور مدد کیجیے، انھوں نے اس کے ساتھ ہی دہلی کی انجمن ہدایت الاسلام کے مولانا عبدالحق تھانی کو لکھا تھا وہاں سے دو داغظ تشریف لائے تھے اور میں ندوہ سے گیا، جس وقت میں یہاں سے چلا ہوں میری جو حالت تھی نہایت سخت، یہ طلبہ ندوہ کے جو یہاں بیٹھے ہیں وہ اس کے شاہد ہوں گے کہ میں نے اس وقت کوئی کالی کوئی سب و شتم نہیں اٹھا رکھی تھی جو میں نے ان ندوہ والوں کو نہ سنا ہی ہو گی کہ لے بے حیاؤ اور اسے کم بخت و دُوب مرو یہ واقعات پیش کئے ہیں، ندوہ کو اگل گادواور علیگڑہ کو بھی پھونک دو، یہی الفاظ میں نے اس وقت کہے تھے جو آج کہتا ہوں، اس وقت نہایت امنوس میں میں یہاں سے گیا تھا، وہاں جا کر میں نے پوچھا کہ کیا واقعہ ہے لوگوں نے یہ بیان کیا کہ آریہ اس گاؤں میں آئے ہوئے ہیں اور کوہند و بنانا چاہتے ہیں مسلمان علماء کو بلوایا ہو جمال پور سے ایک کوس پر خمیہ کھڑا کیا گیا ہے، تین سو روپیہ کھانے میں صرف ہے ہیں، چندہ وغیرہ کیا گیا ہے، وہ نو مسلم بیچا ہے یہ کہتے تھے کہ مناظرہ ہم جانتے نہیں، پڑھے لکھے نہیں، آپ ہمارے اس گاؤں میں آئیے اور بیان آکر ہم کو سمجھائیے، جو باتیں ہمارے دل میں ہونگی ہم آپ سے کہیں آپ اونکا جواب دیجیے، پھر جو کچھ بھی ہو، یہ واقعہ ہے اس میں ذرا بھی غلط نہیں کہتا ہوں، اس کے شاہد سید وزیر حسن صاحب

وکیل شاہچہان پور میں وہ اسکی گواہی دے سکتے ہیں، اسپر ایک شخص راعنی ہوا کہ  
کاؤن میں جائے، اس بات کا کوئی ڈر نہیں تھا کہ وہ لوگ خدا خواستہ فوجاری کرینگے  
یا مارینگے، کیونکہ پولیس اور تحصیلدار وہاں موجود تھے کہ امن و امان قائم رہے۔

میں نے بالآخر یہ کہا کہ بھائیو مجھے تو پانگی میں ڈال کر وہاں پہلو میں چلتا ہوں،  
لیکن کوئی شخص نہیں لیگیا، غرض تین دن تک میں وہاں پڑا رہا، بالآخر ان لوگوں نے  
اعلان کر دیا کہ ہم ہندو ہیں۔

کیا یہ واقعات آپ کے کانوں میں پڑتے ہیں، اگر نہیں پڑتے تو آپکی بخیری  
کی داد دینی چاہیے، اور اگر پڑتے ہیں تو آپ کا دل جل نہیں جاتا، چھک نہیں جاتا،  
کڑھ نہیں جاتا، اس سے زیادہ کیا بے حمیتی ہوگی؟ کیا یہ باتیں ایسی ہیں کہ جس سے  
چشم پوشی کی جائے لیکن اصل میں غور یہ کرنا ہے کہ جب انسان کسی شکل میں گرفتار ہو جا  
تو اسکو کڑا کیا چاہیے؟ یہ نہیں ہو کہ مسلمانوں کو احساس نہیں ہوتا، خدا کے فضل سے  
اب بھی اول مسلمانوں میں علما و فضلا، ہیں جو جا بجا جاتے ہیں، دوسرے انجمنین قائم  
ہو گئی ہیں، مثلاً انجمن تبلیغ الاسلام اور انجمن ہدایت الاسلام دہلی اور اور انجمنین ہیں، وعظ  
ہیں مگر ایک بات مجھے یہ کہنا ہے جسکے لیے میں نے یہ اشتہار دیا تھا اور آپ صاحبان سے  
خواہش کی تھی کہ ندوہ میں آئیے مجھے آپ سے مشورہ کرنا ہے اور باتیں پوچھنا ہے، بعض  
صاحبان نے اس میں بہت دلچسپی لی ہے، مثلاً مولوی علی احمد صاحب اگر د۔

غور یہ کرنا ہے کہ آیا یہ تدبیریں کافی ہیں یا نہیں اور یہ براگندہ کو ششستین حقیقت  
میں قوت بخش ہیں یا نہیں؟ جو تدبیر اسوقت اختیار کی گئی ہیں انکو آپ غور سے سنیے  
آپ کا کھانے کا وقت آتا جاتا ہے خیر کچھ پرواہ نہیں آپ کو نہ حمت ہوتی ہے اسکو

تھوڑی دیر کے لیے برداشت کیے لیجیے، یہ مسئلہ حیات و ممات اسلام کا ہے، فقط اس وقت نہیں بلکہ گھرون میں جائے اور ادون تدبیرون کا جو یہاں پیش کیا میں اونکا لحاظ کیجیے اور سوچئے کہ اب کیا کرنا ہے؟ ایک مرتبہ صحیح خاکہ بن جاتا ہے، تمام ملک میں اسکے لیے دو دروازے ہیں، ایک تدبیر تو یہ کی گئی تھی کہ علماء و اعلیٰین رکھے گئے وہ شہرون میں بھیجے گئے اور اونھوں نے مناظرے کیے ایک لحاظ سے یہ تدبیر بہت مفید ہے، دوسرا اسکی یہ ہے کہ اون کے حملے ہر پہلو سے ہیں، ایک پہلو اونکا یہ ہے کہ قرآن مجید پر اعتراض اور مسائل اسلام پر اعتراض، قرآن شریف کے احکام پر اعتراض شہرون میں جو بڑی بڑی انجمنیں قائم ہیں اور مناظرے ہوتے ہیں اون کے لیے اکثر ایسے لوگ ہیں جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب پانی پتی، اور اور لوگ ہیں جنھوں نے اسمیں خاص مہارت پیدا کی ہے وہ جاتے ہیں اور مناظرے کرتے ہیں، یہ تدبیر ایک حد تک مفید ہے اور ایک حد تک کام کر رہی ہے، لیکن وہ جو سوال ہران دیہات میں جانے کا اور وہاں کام کرنا اسکے متعلق میں نے جتنی رپورٹیں پڑھی تھیں وہ یہ ہیں کہ یا تو وہ ان ہی مقامات پر گئے ہیں جہاں کھانا آسانی سے مل سکتا ہے، یا اگر کسی ایسے مقام پر گزر ہو گیا جہاں زیادہ مشکلات و دشواریاں تھیں، اونھوں نے جو خانہ پُری کی ہے میں نے اسکو پڑھا تو معلوم ہوا کہ کسی جگہ ایسے گاؤں میں دس دن بھی کام نہیں کیا کیونکہ اون تکلیفوں کے برداشت کرنے کے عادی نہیں ہیں، آپ لوگوں نے جو ہم لوگوں پر نوازشیں کیں ہیں اب وہ ہمارے لیے ظلم ہو گئیں، آپ نے ہمارے علما کی اہتک جو خاطر دارا میں کی ہیں پالا پوسا ہے اور ترمیم دی ملو سکا نتیجہ یہ ہوا کہ جب تک نرم گدے نہوں پنگے چارپائی نہوں اوس وقت تک ہم سے رہا نہیں جاتا، اسی وجہ سے دیہاتوں میں جانا سخت مشکل ہو

اب صرف دو تدبیریں نظر آتی ہیں، ایک یہ کہ ایسے دیہات میں نومسلموں کے لیے مسلمانوں کے لیے چھوٹے چھوٹے مکاتب قائم کیے جائیں، ۵۔ ۶۔ ۷۔ گانوں کا ایک حلقہ قرار دے کر ایک صدر مقام جہاں سے آدہ آدہ کوس کے فاصلے پر دیہات ہوں وہاں ایک مکتب ہو، جس میں نہ آپ کا یہ فلسفہ یونانی اور نہ انگریزی کا ایک لفظ ہو بلکہ صرف قرآن شریف کا متن اور اُردو اتنی کہ جس سے محض مسائل عبارت و نماز و روزہ اور وہ بھی نہایت آسان آسان، مشکل اور دشوار مسائل فقہ بھی نہیں، یہ اون کو پڑھائے جائیں، بلکہ حضرات میں نہ ورکیا ساتھ اس بات کو کہتا ہوں چاہے حامیان اُردو گٹرین یا نہیں، مگر تھوڑا ناگری میں ان سالوں کو شایع کرنا چاہیے۔ وجہ اسکی کیا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص مزدور اگر اُردو پڑھنے بیٹھے تو اس کے چار برس صرف ہو جاتے ہیں، بیچارہ کب تک پڑھے گا لیکن ہندی کے لیے کیا مشکل ہو اگر یہ ایک حرف بھی روز سیکھے تو اٹھائیس تیس دن میں سیکھ لے گا کیونکہ اسمیں مفرد حروف ہیں، اگر سو و قرآن شریف کے علاوہ جو اپنی عبارت میں مخصوص ہے، بقیہ مسئلہ مسائل کو ہم ناگری میں کر دین تو اسمیں کیا دشواری ہے، کوئی ہرج نہیں، آپ جانتے ہیں کہ چین میں دو کروڑ مسلمان ہیں انکی تمام تصنیفات چینی زبان میں ہیں، قرآن شریف کا ترجمہ تک چینی زبان میں ہے، یا تو اس قسم کے مکاتب جا بجا قائم کیے جائیں، یا دوسری یہ تدبیر ہے کہ ایسے لوگ جو بڑے عالم ہوں جو فارغ التحصیل ہوں، جو بہت جید طالب علم ہوں، اس واسطے کہ اگر ایسے ہوں گے تو پانچ دس روپیہ میں وہ آپ کا کام نہیں کر سکتے انکی شان کے بھی خلاف ہو، بلکہ ایسے معمولی خاندان آدمی ہوں کہ جو اُردو فارسی معمولی پڑھ لکھ لیتے ہوں، انکو ایک ٹریننگ کے طور پر ہمدرد ہمنام مدرسہ لکھیات کانپور میں ایک سال بھر مزید تعلیم و تہذیب دیکر دلائی جائے اسکے بعد



دس دس بارہ بارہ روپہ پنچواہین مقرر کر کے اون کو دیہات میں بھیجا جائے کہ دو دو تین تین مہینے قیام کریں اور وعظ کریں اور سمجھائیں، مل جل کر نصیحت کریں اور زانیہاں توں میں تعلیم دیں، جب ایک گانون درست ہو جائیگا تو دوسرے گانون پر اثر ہوگا۔

یہ کام مدرج کا ہے صحیح خیالات اور تدبیروں سے کام کیجیے، ہزار نشانے مارے اگر نشانے پر نہیں پڑتا تو سارا زور آپ کا بیکار جاتا ہے، ساری تیر اندازی فضول جاتی ہے، اگر آپ راستہ چلتے ہیں اور سیدھے راستہ پر پڑ گئے تو چاہے آپ چوٹی کی چال بھی چلیں گے تو توقع ہے کہ ایک دن آپ منزل مقصود پر پہنچ جائیگے، لیکن اگر آپ ریل کی چال چلتے ہیں اور اڑاٹے چلتے ہیں تو تھاری تمام کوششیں قومی اور ملکی خواہ کیسی ہی زور کیساتھ ہوں حقیقت میں اگر وہ راستہ سے ہٹی ہوئی ہیں تو آپ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتے۔

اب میں اسکے متعلق اسوقت آپ سے کچھ بھی تحریک نہیں کرتا، مگر میں یہ کہتا ہوں کہ جتنے بزرگ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اوکو اپنی اپنی جگہوں پر جا کر ان باتوں پر غور کرنا چاہئے سوچنا چاہیے ہر شہر میں اسکے متعلق کیٹیاں قائم کرنا چاہیے، شہر کے لوگوں کو ایسے کم درجہ کے واعظین اور مدرسین تلاش کرنا چاہیے۔

حضرات میں کہہ سکتا ہوں کہ گو میں ندوۃ العلماء کا فائدائی ہوں، مگر اس کام کیلئے کاش میرے ایک پاؤں کے سوائے تمام جسم بھی کام آسکتا تو میں اور زیادہ مشکور ہوتا، کیونکہ میں سب کام سے زیادہ اس تحریک کو مقدم سمجھتا ہوں اس میں کچھ چندہ جمع کرنا نہیں بلکہ ایثار النفس والے آدمی پیدا کیے جائیں، جہاں تک ہو سکے عملی آدمی پیدا کیے جائیں، شاید ایسا وقت آئیگا کہ ایسے لوگ پیدا ہو جائیں گے کہ جو ماہوار کچھ رقم چار آنہ آٹھ آنہ ایک روپیہ خاص اس کام کے لیے مقرر کر دیں، آپکو معلوم ہو کہ میں نے کوئی نوٹس چندہ کا نہیں دیا، لیکن

محض ایک ذرا سا نوٹس دینے سے کہ کمان کمان نو مسلم پائے جاتے ہیں لوگوں نے میرے پاس خطوط بھیجے شروع کر دیے کسی نے لکھا کہ ایک دپیہا ہوا امیر لکھنؤ بھیجے (ایک صاحب نے ایک دپیہا پیش کیا بطور چندہ کے) میں جوش کا فوری اندازہ نہیں کیا کرتا چندے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک فوری جیسے کہ مذہب کی عمارت کیلئے آج صبح دیا جا چکا ہے اس کو مہاسیت غنیمت سمجھیں گے، اس وقت فوری جوش کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بعد اگر آپ کا جوش ٹھنڈا ہو جائے تو کچھ پروا نہ نہیں لیکن ایک ضرورتیں ہوتی ہیں جو سترہ بن بائیس دن کے لیے کوئی ٹیکس بنانا چاہیے۔ آپ کے قلب پر او دل پر مثبت ہونا چاہیے کہ وہ ٹیکس ہے، اس وقت میں دیکھتا ہوں کہ اتنے صاحب بیان جو تشریف فرما ہیں پانچ چھ سو آدمی ہونگے، اگر یہاں سے جانیکے بعد جو کچھ بھی تجویز ہو اس کے متعلق مجھے خط لکھیں کسی قسم کی رائے مجھے اس کے متعلق دین کوئی تدبیر بتلائیں کیٹی قائم کریں اور مجھ کو اطلاع دین مجھ کو خود دہان بلائیں خود ایک دپیہا ہوا رکے لیے مجھے وہاں سے خط لکھیں اور اپنے دوستوں کو اس کے لیے آمادہ کریں تب میں سمجھوں گا کہ آپ کے قلب پر صحیح اثر ہوا ہے اس سے ہمو کام لینا ہو، یہ ہے دلی جوش، در نہ سخن سازی سے کوئی نتیجہ نہیں۔

اس کے بعد جناب خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے۔ وکیل چیف کوٹ پنجاب نے اسی مسئلہ پر تقریر کی اور آپ کے بعد مولوی ابوالکمال عبدود صاحب نے اس کی تائید کی۔ ان تقریر دن کا مسلمانوں پر جو اثر ہوا اس کی دیر پائی کی دلیل یہ ہو کہ شب کو جب مولوی ابوالکمال صاحب نے ان مسلمانوں کے نام لکھنے چاہے جو واپسی کے بعد اس تجویز میں عملی مدد دیں گے تو تقریباً ڈیڑھ سو مسلمانوں نے اپنے نام فہرست میں لکھوائے۔ اس کے بعد نماز ظہر کے لیے جلسہ برخواست کیا گیا۔

# اجلاس ششم

سب سے پہلے قرآن مجید کی چند آیتوں کی تلاوت کی گئی، ماؤسکے بعد دارالعلوم کی تعلیم کا نمونہ پیش کیا گیا، اول درجہ بھاکا کے ایک طالب علم سید امداد حسین نے بھاکامین اس خوبی سے تقریر کی کہ لوگوں کو اس کے پنڈت ہونے کا دھوکا ہوتا تھا۔ اس کے بعد معین الدین و عبدالرحمن دو کسن بچوں نے فضائل اسلام اور اسباب تنزل و ترقی پر اس خوبی و دلیری سے تقریر کی کہ تمام جلسہ دنگ رہ گیا۔

مردہ کے مختلف انواع امتیازات و خصوصیات میں سے ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں ادب عربی کی کامل تعلیم دی جاتی ہے جس سے طالب علم بے تکلف تحریر و تقریر پر حاوی ہو جاتا ہے، اسکی مثالیں متعدد مواقع پر کامیابی کے ساتھ پیش کی جا چکی ہیں، لیکن یہ موقع اس حیثیت سے اور موقعوں سے ممتاز اور اس امتحان کے نئے شکل تھا کہ پریسیڈنٹ عربی نثر او تھا اور اس مرتبہ کا تھا کہ رعب غالب آجانا بعید نہ تھا۔

بآئین ہمہ و غفون نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ تقریر کی اور زندہ کی عزت کو

قائم رکھا، انوس ہے کہ یہاں پر ہم اونکی تقریریں قلمبند نہ ہونیکی وجہ سے درج نہیں کر سکتے  
اسکے بعد مولوی حبیب الرحمان خان صاحب شروانی نے اُن حضرات  
کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس اجلاس میں مدوۃ العلماء کے خدمات انجام دی تھیں اور اُن کے  
مفصل طور سے آپ واقف ہو چکے ہیں۔

اسکے بعد مسٹر ممتاز حسین بیرسٹریٹ لائے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا،  
آخر میں علامہ سید رشید رضا صدر انجمن اجلاس کھڑے ہوئے اور اس جوش کیسیا  
اپنی پرمغز اختتامی تقریر کی کہ تمام جلسہ کو اپنا ہمزنگ بنالیا۔

یہ اونکی آخری اور یادگار تقریر تھی اور اُن کو نظر آ رہا تھا کہ اونکی صرف ان چند  
تقریروں سے مسلمانان ہندوستان کی اصلاح نہیں ہو سکتی، اس بنا پر مریض کو مرض  
الموت میں چھوڑ کر جانا اُن پر کس قدر شاق تھا؟ ہمارے خیال میں بھی نہیں آ سکتا،  
اس خیال نے اونکی آواز میں رقت پیدا کر دی اور اس پاک رقت نے تمام درو آشنا  
دلون کو ٹرپا دیا۔

اس تقریر کے بعد شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی نے صدر انجمن کا اردو میں شکریہ  
ادا کیا اور مولوی سید سلیمان صاحب نے اسی وقت عربی میں اسکا ترجمہ سنا دیا۔  
شکریہ کے ضمن میں اونکی تکالیف و شاد کا ذکر بھی کیا گیا تھا چاہے اونکی نوعمری اصلاح  
میں پیش آئے تھے خصوصاً اُن تکالیف کا جو اُن کو صرف مدوہ کے لیے مصر میں ہی  
آنے کے لیے برداشت کرنی پڑیں جسوقت مولوی سید سلیمان نے اسکا ذکر کیا ہے اور  
آخری تحیت کے الفاظ ادا کیے ہیں علامہ مددوح کے چہرے سے آثار و فورالم نمایان  
ہونے لگے، جوش غم میں کھڑے ہو گئے اپنی تکالیف و شاد کے ذکر میں سروکانات

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صعوبات و تکالیف کا ذکر زبان پر لائے تھے کہ فوط  
 غم نے زبان خشک کر دی، قطرات اشک نے تری پہنچانے کے بجائے اس آتش غم  
 پر تیل کا کام کیا، اور دیر تک یہ حالت (جسکے لیے لیل و نہار کی آنکھیں بھی ترستی رہ گئی)  
 قائم رہی۔

اس تقریر نے اون حاضرین کے قلوب میں ایک حرکت پیدا کر دی جو مقرر کی  
 زبان سے نا آشنا تھے لیکن محبت نبوی کی سچی تاثیر اون کے قلوب کو گرم کیے ہوئے تھی۔  
 معزز مقرر کے بیٹھ جانے کے بعد حاضرین نے (فدا ہاک) تین نعرے  
 اونکے لیے بلند کیے۔

اسکے بعد آخری کارروائی یہ ہوئی کہ نہایت شوع و خضوع سے دعا  
 کی گئی کہ خداوند تعالیٰ ہم میں خلوص، حسن نیت، و ایثار پیدا کر کے نیک تجاویز کو عمل  
 میں لانے کے لیے توفیق خیر عطا فرمائے اور نور اسلام کو شوائب ظلمات سے پاک رکھے۔  
 واللہ تم نورہ ولو کرہ المشرکون ۛ

سید عبدالحی  
 نائب ناظم ندوۃ العلماء  
 لکھنؤ

یکم ستمبر ۱۲۹۷ھ



# آمدنی چند منڈۃ العلماء من ابتدای اپریل ۱۳۹۷ لغایت مارچ ۱۳۹۸

نمبر ۱۔	سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ کلکم اوقات	۱۰۰ روپے
نمبر ۲۔	از وقف شاہجہان پور	۱۰ روپے
نمبر ۳۔	از وقف مولوی خاں یار خان صاحب موضع جھڑنا پور ضلع بریلی	۱۰ روپے
نمبر ۴۔	از وقف وکان چندوی معرفت جناب مولوی عبدالحی صاحب کس	۱۰ روپے
نمبر ۵۔	از وقف مکان واقع جھانسی معرفت منشی تسلیم حسین صاحب ہمد کلکٹری	۱۰ روپے
نمبر ۶۔	از جناب منشی محمد قشام علی صاحب متولی بابت وقف حاجی فخر بخش مرحوم	۱۰ روپے
نمبر ۷۔	کرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ کھنؤ	۱۰ روپے
۱۔	(کرایہ دو مکانات) کرایہ دو مکانات متعلقہ مکان دارالعلوم منڈۃ العلماء واقع گولہ گنج کھنؤ	۱۰ روپے

میزان اللعصۃ  
۱۰ روپے

# آمدنی چند تعلیم دارالعلوم منڈۃ العلماء لکھنؤ من ابتدای اپریل ۱۳۹۷ لغایت مارچ ۱۳۹۸

(۱)	گرانٹ ان ایڈ عطیہ پراونشیل گورنمنٹ ممالک متحدہ اگرہ داودہ	۱۰ روپے
(۲)	عطیہ سرکار عالیہ الیہ ریاست بھوپال خلد اللہ کلکم	۱۰ روپے
(۳)	عطیہ حضور نوا صاحب بہادر والی ریاست رام پور خلد اللہ کلکم	۱۰ روپے
(۴)	عطیہ ہرنائیس سرآغا خان بہادر بالقابہ	۱۰ روپے

## چندہ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱	جناب عبداللطیف صاحب خلف برگڈیر احمد جان صاحب پشاور معرفت مولوی فضل الرحمان صاحب وکیل ندوۃ العلماء	۶	۷	جناب بشی محمد عالم صاحب مین پٹوہ بسی ایضاً جناب چودہری نعمت اللہ صاحب بی۔ اے۔ وکیل	۷
۲	جناب منشی محمد اسماعیل خان صاحب رئیس نانی کی منڈی اگرہ معرفت شمس العلماء شبلی نعمانی	۸	۸	جناب محمد روشن خان صاحب مالک نیو ڈاک بنگلہ چھاؤنی انبالہ بسی ایضاً	۷
۳	جناب مولوی محمد علی صاحب فیض زندہ میر کلچر پکویر تھلہ پنجاب بسی جناح لوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	۹	۹	جناب سردار الکشمش صاحب توپ خانہ بازار	۷
۴	جناب حافظ سلطان احمد صاحب ٹھیکہ دار کمسرٹ۔ فیض آباد بسی ایضاً	۱۰	۱۰	جناب بابو محمد یوسف صاحب جدی بسی ایضاً	۷
۵	جناب منشی امتیاز علی صاحب بی۔ اے۔ وکیل۔ بسی ایضاً	۱۱	۱۱	جناب بیہ غلام بھیک صاحب بی۔ اے پلیڈر شہر انبالہ۔ بسی ایضاً۔	۷
		۱۲	۱۲	جناب ماسٹر غلام نبی صاحب پٹی بازار لال کرتی چھاؤنی انبالہ	۷



نمبر شمار	نام مع پتہ	تقدیر	نمبر شمار	نام مع پتہ	تقدیر
۱۳	جناب منشی حاجی عبدالرحیم صاحب	۲۲	جناب خلیفہ سید حامد حسین صاحب	۱ صہ	۱ صہ
۱۴	رئیس بستی، ریاست پٹیالہ	۲۳	جناب ڈاکٹر عبدالعظیم خان صاحب	۱ صہ	۱ صہ
۱۵	جناب حافظ محمد امیر اللہ صاحب	۲۴	جناب شیخ محمد شفیع صاحب ہسٹنٹ	۱ صہ	۱ صہ
۱۶	جناب مولوی قاضی عبدالرحمن	۲۵	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب ایل	۱ صہ	۱ صہ
۱۷	صاحب وکیل ریاست پٹیالہ	۲۶	جناب فیض محمد خان صاحب سیر	۱ صہ	۱ صہ
۱۸	جناب خان غلام محمد خاں صاحب	۲۷	جناب ایٹ لا ریاست ناہجہ	۱ صہ	۱ صہ
۱۹	جناب متعینہ فیروز پور	۲۸	جناب بابو نظیر حسین صاحب افسر	۱ صہ	۱ صہ
۲۰	جناب قاضی عبدالعزیز صاحب	۲۹	جناب ڈاکٹر فیض محمد خان صاحب	۱ صہ	۱ صہ
۲۱	یہ نجاری اینڈ گور ریاست پٹیالہ	۳۰	جناب ڈاکٹر عبداللطیف صاحب	۱ صہ	۱ صہ
۲۲	جناب منصر محمد متعل تکیہ حکیم شاہ پٹیالہ	۳۱	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب	۱ صہ	۱ صہ
۲۳	جناب شیخ وارت علی صاحب	۳۲	ریاست پٹیالہ	۱ صہ	۱ صہ
۲۴	وکیل عدالت پٹیالہ				
۲۵	جناب ڈاکٹر شیخ ظہور الاسلام صاحب				
۲۶	لاہوری دروازہ پٹیالہ				
۲۷	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب				
۲۸	ریاست پٹیالہ				

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۳۱	جناب حکیم محمد حسن صاحب غفلت حکیم قادیان بخش صاحب مرحوم ناچھ (بسمی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم لے - ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلماء)	۱ ص	۳۸	جناب میر عنایت حسین صاحب وکیل ڈاکٹری مجسٹریٹ بستی (معرفت معین ندوۃ شملہ) جناب بابو فتح الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ کامنٹریا پائنٹ شملہ	۱ ص
۳۲	جناب مولوی سیف اللہ صاحب وکیل، بستی (بسمی جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم لے - ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلماء)	۱ ص	۳۹	جناب بابو نور الدین صاحب کلرک یونیورسٹی پائنٹ (بذریعہ جناب قاضی تلمذ حسین صاحب ایم لے - ہیڈ ماسٹر ندوۃ العلماء)	۱ ص
۳۳	جناب مولوی عطاء اللہ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل بستی	۱ ص	۴۰	جناب مولوی حمید اللہ صاحب رئیس ڈاکٹری مجسٹریٹ	۱ ص
۳۴	جناب مولوی محمد فاروق صاحب سب ججسٹریٹ بستی	۱ ص	۴۱	جناب مولوی سجاد علی شاہ صاحب گورکھ پور	۱ ص
۳۵	جناب مولوی محمد حسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی	۱ ص	۴۲	جناب علامہ علاء محمد جمال صاحب عباسی ٹیٹن وکیل گورکھ پور	۱ ص
۳۶	جناب مولوی فکیل احمد صاحب خٹا جناب مولوی عبدالغفار صاحب وکیل عدالت	۱ ص	۴۳	جناب مولوی سجاد احمد صاحب رئیس اعظم	۱ ص
۳۷	جناب مولوی عبدالغفار صاحب وکیل عدالت	۱ ص	۴۴	جناب علامہ علاء محمد جمال صاحب عباسی ٹیٹن وکیل گورکھ پور	۱ ص
			۴۵	جناب قاضی ذراست حسین صاحب ڈائریکٹر مینوسپل بورڈ	۱ ص

ردیف	نام مع پست	ردیف	نام مع پست	ردیف
۱	جناب قاضی جاہت حسین صاحب	۵۷	جناب مولوی حکیم برہم صاحب	۴۶
۲	کریس	۵۸	اڈیشہ مشرق اخبار گورکھ پور	۴۷
۳	جناب خان بہادر شی محمد ظیل	۵۹	جناب شاہ محمد زفی صاحب سنٹ	۴۸
۴	صاحب چیمین مینوسپل بورڈ	۶۰	اڈیشہ مشرق اخبار	۴۹
۵	جناب قاضی تلمحسین صاحب	۶۱	جناب لوی محمد اسماعیل صاحب نیس	۵۰
۶	ایم اے۔ ہیڈ ماسٹر دارالعلوم	۶۲	جناب لوی صدیقی صاحب کچھو	۵۱
۷	مدوۃ العلما لکھنؤ	۶۳	جناب لوی سید سر صاحب نیس	۵۲
۸	(معرفت شمس العلما لاہور ہاشمی نعمانی)	۶۴	وینوسپل کشنر	۵۳
۹	جناب چودہری محمد حسن صاحب	۶۵	جناب مسٹر شاکر علی صاحب بیرسٹر	۵۴
۱۰	انھونہ ضلع رے بریلی	۶۶	ایٹ لا	۵۵
۱۱	جناب چودہری انوار حسن صاحب	۶۷	جناب مسٹر نواز علی صاحب بیرسٹر لا	۵۶
۱۲	سید ضلع بارہ بنکی	۶۸	جناب قاضی تاج حسین صاحب	۵۷
۱۳	جناب ڈاکٹر وزیر محمد صاحب	۶۹	بیرسٹر ایٹ لا	۵۸
۱۴	میلن جسنی نمائی منڈی اگرہ	۷۰	جناب قاضی نعیم الحق صاحب	۵۹
۱۵	جناب نشی مرضی صاحب	۷۱	آئری مجسٹریٹ	۶۰
۱۶	چیف کلرک ریلوے مراد آباد	۷۲	جناب شیخ رحمت احمد صاحب	۶۱
میزان کل		جناب مولوی نثار اللہ صاحب		۶۲
۲۵		بی۔ اے۔ نیو فیکٹری		۶۳

## چندہ وزیری

نمبر	نام مع پتہ	نمبر	نام مع پتہ	نمبر
۱	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل نزدہ (علما لکھنؤ)	۸	جناب بابو احمد جان صاحب کلر آف کورٹ انبالہ	۱
۲	جناب مولوی محمد فائق صاحب وکیل - فیض آباد	۹	جناب منشی عبدالمدین خان صاحب سپیکٹر پولیس	۲
۳	جناب منشی یوسف حسین صاحب مختار معرفت منشی امتیاز علی صاحب وکیل - فیض آباد	۱۰	جناب مولوی محمد سلیم صاحب ایم۔ اے۔ - ہیڈا مشردہ (علما)	۳
۴	جناب حافظ محمد ابراہیم عبدالغنی صاحبان توپخانہ بازار چھاؤنی انبالہ	۱۱	جناب سید عبدالحمید صاحب	۴
۵	جناب بابو فتح شاہ خان صاحب ہیڈ کلرک پی، ڈبلو۔ ڈی	۱۲	جناب سید فضل حسین صاحب	۵
۶	جناب بابو عبدالرحیم صاحب یکلرک فٹر اسپیکٹر خزل ریلوے	۱۳	جناب مولوی ضامن حسین صاحب	۶
۷	جناب مرزا اعجاز حسن صاحب بی۔ اے۔ - وکیل شہر انبالہ	۱۴	جناب مولوی محمد الحسن صاحب	۷
۸	جناب منشی نظر محمد صاحب	۱۵	جناب مولوی عبدالرحمن صاحب قانون گو	۸
		۱۶	جناب مولوی حبیب اللہ خان صاحب	۹
		۱۷	جناب مولوی افضلی حسین صاحب انسپکٹر آبکاری	۱۰

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱۸	(معرفت معین ندوہ شملہ) جناب ابوالخیر صاحب خلعت جناب مولوی منعم الدین صاحب کودہ شملہ	۲۳	جناب مولوی محمد ظفر صاحب محکمہ افیون گورکھپور	۱۹
۲۰	جناب محمد احمد صاحب " " جناب عبدالرزاق صاحب " "		جناب شمس الدین صاحب کسل " "	۲۱
۲۱	جناب عبدالرب صاحب " "		میزان کل	۲۲
۲۲	جناب شمس الدین صاحب " "		ملک	

### عام اغراض ندوۃ العلماء

۸	سلوٹراین انگریزی ۲ نفر فی ۴	۶	(سبعی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء)	۱
۳	سلوٹراین ویسی ۲ نفر فی ۲	۷	جناب سید دین محمد شاہ صاحب	۲
۴	ناگوان ۱۶ نفر فی ۲	۸	رسالدار بھاول پور	۳
۵	سلح داران ۲۸۲ نفر فی ۱	۹	جناب سردار رب نواز خان صاحب	۴
۶	دفعہ دار خباب نواز خان صاحب	۱۰	جناب تارا سنگہ صاحب سیانی دار	۵
۷	جناب عبدالرحمن خان صاحب	۱۱	جناب سید مختار حسین شاہ صاحب	
۸	صوبہ دار منپنٹر	۱۲	کوت دفعہ داران ۶ نفر فی ۴	
۹	جناب غلام تفسی صاحب فی دفعہ			

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱۳	جناب مولاداد خان صاحب کلاں	۲۹	جناب مزار علی لغوی خان صاحب	۱۳
۱۴	جناب شیر خان صاحب	۳۰	جناب عظیم خان صاحب میجر	۱۴
۱۵	جناب ال خان صاحب لیس	۳۱	جناب عظیم خان صاحب کلاں	۱۵
۱۶	جناب ڈاکٹر عبدالرشاد صاحب	۳۲	جناب الہ داس صاحب حولداری	۱۶
۱۷	جناب خدا بخش خان صاحب	۳۳	جناب بچایا خان صاحب	۱۷
۱۸	جناب علی بی خان صاحب صوبہ دار	۳۴	جناب خواجہ محمد خان صاحب	۱۸
۱۹	جناب رحمت خان صاحب جمبار	۳۵	جناب قادر بخش صاحب	۱۹
۲۰	جناب محمد جعفر خان صاحب کلاں	۳۶	جناب رب نواز خان صاحب	۲۰
۲۱	جناب شہاب الدین صاحب ثانی حولداری	۳۷	جناب جان محمد صاحب مانگ	۲۱
۲۲	جناب نظام الدین صاحب حولداری	۳۸	جناب حق نواز خان صاحب	۲۲
۲۳	جناب محمد عالم خان صاحب	۳۹	جناب لون خان صاحب مانگ	۲۳
۲۴	جناب محمد شریف خان صاحب	۴۰	جناب رحیم الداس صاحب حولداری	۲۴
۲۵	جناب لہر کہ خان صاحب تری	۴۱	لیسان ۶ نفری ار	۲۵
۲۶	سپاہیان ۱۰ نفر کبھی نمبر ۲	۴۲	سپاہیان ۵۰ نفری ار	۲۶
۲۷	جناب مزار محمد فضل خان صاحب	۴۳	جناب شیخ خدا بخش صاحب کلاں	۲۷
۲۸	جناب سردار لہر داس صاحب کلاں			

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
	جناب سعید اسحاق صاحب	۵۲	متفرق چندہ بھادلو	۴۴
عہ	پنیر فروش معرفت ایضاً، پشاور	۱۲	پالاسازان ۱۲ نفر فی ار	۴۵
	جناب مرزا صاحب پنیر فروش	۵۳	نامعلوم الاسم معرفت شمس العلماء	۴۶
عہ	معرفت ایضاً، پشاور	عہ	مولانا شبلی صاحب نعمانی	
	جناب مضان صاحب معرفت ایضاً	۵۴	جناب غلام نبی صاحب کیا پیٹر	۴۷
عہ	پشاور	عہ	بی آئی پریس، بھائی کلہ پٹی	
	جناب میان محمد صاحب پنیر	۵۵	جناب احمد اللہ خان صاحب	۴۸
عہ	فروش معرفت ایضاً، پشاور		شفاف خانہ نیننی تال، معرفت	
	جناب خلد الدین صاحب معرفت	۵۶	شمس العلماء مولوی شبلی نعمانی	
عہ	ایضاً، پشاور	عہ	جناب مولوی اس خان صاحب	۴۹
	جناب غلام محمد صاحب چوب	۵۷	نرسنگ کٹرہ	
عہ	فروش معرفت ایضاً	عہ	جناب منشی علی گوہر صاحب کلرک	۵۰
	جناب میان نتھو پنیر فروش	۵۸	دفتر انگریزی صاحب ڈپٹی کمشنر	
عہ	معرفت ایضاً	عہ	بھادر کوہاٹ	
	جناب حاجی فضل احمد صاحب	۵۹	جناب حاجی میان محمد صاحب	۵۱
عہ	پنیر فروش معرفت ایضاً		چوب فروش، معرفت مولوی	
	جناب عبد الحکیم صاحب چوب	۶۰	فضل الرحمن صاحب وکیل	
عہ	فروش معرفت ایضاً	عہ	ندوہ، پشاور	

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۶۱	معرفت جناب سید فخر الحسن صاحب	۶۹	جناب اکرام الہی صاحب سوگر	۶۱
۶۲	ہاسٹل اسٹنٹ چور، رائیٹ کانیئر لاء	۷۰	چوک فیض آباد	۶۲
۶۳	جناب مولوی ابو الفضل سید شاہ	۷۱	جناب حافظ انعام الہی حافظ	۶۳
۶۴	عباس صاحب لکڑکانہ، ضلع سکر سندھ	۷۲	اسماعیل وحاجی عبد الغفار صاحب	۶۴
۶۵	دبئی مولوی غلام محمد صاحب شکاری	۷۳	سوداگران چوک فیض آباد	۶۵
۶۶	وکیل ندوۃ العلماء از فیض آباد	۷۴	جناب بشی صابر علی صفا فیض آباد	۶۶
۶۷	ابلیہ محترمہ جناب لوی محمد اسماعیل	۷۵	جناب عبدالغنی صاحب اٹاودہ	۶۷
۶۸	صاحب بی اے وکیل فیض آباد	۷۶	جناب محمد قاسم صاحب فیض آباد	۶۸
۶۹	جناب حافظ سلطان احمد صاحب	۷۷	جناب حافظ ممتاز حسین صاحب	۶۹
۷۰	کمرسٹ ٹھیکہ دار	۷۸	سوداگرانگ	۷۰
۷۱	جناب منشی امتیاز علی صاحب	۷۹	جناب دین محمد صاحب	۷۱
۷۲	بی اے وکیل	۸۰	جناب محمد شریف صاحب	۷۲
۷۳	خواتین خاندان منشی	۸۱	جناب بہادر خان صاحب	۷۳
۷۴	امتیاز علی صاحب بی اے وکیل	۸۲	جناب داکٹر کرم حسین صاحب	۷۴
۷۵	جناب شیخ جیون بخش صاحب	۸۳	جناب امیر حسن صاحب	۷۵
۷۶	اینڈ مکیننی سوداگران چوک	۸۴	جناب شیخ الہی بخش صاحب	۷۶
۷۷	جناب عبدالرحمان صاحب	۸۵	جناب محمد علی صاحب	۷۷
۷۸		۸۶	جناب حافظ امجد علی صاحب	۷۸



نمبر	نام مع پتہ	نمبر	نام مع پتہ	نمبر
	جناب امین الدین خان صاحب	۹۲	نام معلوم الاسم	۸۲
۷۷	ٹھیکہ دار بیضہ صدر بازار		جناب وشن خان صاحب مالک	
	(بسمی جناب مولوی غلام محمد صاحب)	۹۳	نیوڈاکس بنگلہ چھاؤنی انبالہ	۸۵
	شکوی وکیل و دہ لعلہ		جناب ابو احمد ہارون صاحب	
	جناب نشی رحمان بخش صاحب	۹۴	ہیڈ کلرک محکمہ نہر چھاؤنی انبالہ	۸۶
	سرشتہ دار محکمہ سٹریٹ کٹو نمٹ		جناب بویر اکل حسین صاحب	
۷۸	چھاؤنی انبالہ	۹۵	کلرک بی ڈبلو ڈی	۸۷
	جناب ابو عبد الواحد صاحب		جناب مولوی کمال الدین صاحب	
۷۹	کلرک محکمہ نہر چھاؤنی انبالہ	۹۶	جفت فروش صدر بازار	۸۸
	جناب حافظ عبد الرحمان		جناب میر یوسف علی صاحب	
۸۰	صاحب کلرک	۹۷	توکل	۸۹
	جناب شیخ عبد المجید صاحب		جناب نشی رشید احمد خان صاحب	
۸۱	سوداگر صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۹۸	ہیڈ کلرک محکمہ انسپکٹر جنرل	
۸۲	جناب شیخ عبدالغفر نصیب صاحب	۹۹	ریلوے میل سروس انبالہ	۹۰
	جناب ستر فیض الدین صاحب		جناب عبداللطیف خان صاحب	
۸۳	روٹی گودام کسٹریٹ صدر بازار	۱۰۰	صدر بازار چھاؤنی انبالہ	۹۱
	خانہ حاجہ عبدالغفر نصیب صاحب		جناب ابو شیخ احمد بخش صاحب	
۸۴	مرچ بازار لال کرتی چھاؤنی انبالہ		جناب محمد رمضان صاحب میندار	۹۲

ردیف	نام مع پته	ردیف	نام مع پته	ردیف
۱۰۱	جناب صدیق صاحب چھاو فی انبالہ	۱۱۰	جناب منشی رحمت آئی صاحب	۱
۱۰۲	جناب غیاث الدین صاحب	۱۰۸	مثل خوان عدالت ڈسٹرکٹ	۱
۱۰۳	جناب محمد شفیع صاحب	۱۰۹	حج شہر انبالہ	۱
۱۰۴	جناب عبدالرشید صاحب	۱۱۱	جناب خان عبداللطیف خان	۱
۱۰۵	جناب میان منظور احمد صاحب	۱۱۲	صاحب نقل نویس عدالت حج	۱
۱۰۶	عطار - صدر بازار	۱۱۳	جناب شیخ الہ بخش صاحب اگرہ	۱
۱۰۷	متفرق چندہ از صدر بازار	۱۱۴	جناب منشی امام الدین صاحب	۱
۱۰۸	چھاو فی انبالہ معرفت جناب	۱۱۵	ناظر عدالت ضلع	۱
۱۰۹	محمد روشن خان صاحب	۱۱۶	جناب منشی فیض محمد صاحب پکٹر	۱
۱۱۰	جناب ابو نعمت اللہ خان صاحب	۱۱۷	جناب منشی حاجی محمد لال منشی	۱
۱۱۱	کلرک فتراپکٹر لیو جنرل سیل	۱۱۸	رحمت اللہ صاحبان ٹو اگرہ	۱
۱۱۲	سروس چھاو فی انبالہ	۱۱۹	جناب منشی عبدالرزاق صاحب	۱
۱۱۳	جناب قاضی علی احمد صاحب	۱۲۰	عدالت ججی	۱
۱۱۴	ممبر وائس پریسیڈنٹ	۱۲۱	جناب منشی عبداللہ صاحب	۱
۱۱۵	مینوسل کمیٹی شہر انبالہ	۱۲۲	متفرق چندہ از جامع مسجد	۱
۱۱۶	جناب بابو عبدالرحمان	۱۲۳	چندہ متفرق از محلہ چوک	۱
۱۱۷	صاحب کلرک خزانہ شہر	۱۲۴	بسی ریاست پٹیاہ معرفت	۱
۱۱۸	انبالہ	۱۲۵	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب	۱

ردیف	نام مع پته	ردیف	نام مع پته	ردیف
۱۲۰	جناب حاجی فشی عبدالرحیم صاحب	۱۲۸	جناب محمد تقی صاحب بنده بی بی پٹیا لہ	۸
۱۲۱	رئیس بسی، ریاست پٹیا لہ	۱۲۹	جناب حافظ نور بخش صاحب	۸
۱۲۱	متفرق چندہ از محلہ غلڑیان	۱۳۰	جناب جانی و عبد اللہ صاحبان	
	بسی، پٹیا لہ، معرفت چودھری		بزرگ صاحبان	۸
	جانا و ماگھی صاحبان	۱۳۱	جناب خلیفہ سید حامد صاحب	۸
۱۲۲	متفرق چندہ از محلہ غلڑیان		بی بی حفیہ کورٹ یاسٹ پٹیا لہ	۸
	بسی ریاست پٹیا لہ، معرفت	۱۳۲	جناب ڈاکٹر حاجی کریم اللہ صاحب	۸
	حافظ قدرت اللہ و محمد بخش و	۱۳۳	جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب	
	عید و صاحبان		ایم بی اسٹنٹ کمرجن	۸
۱۲۳	حافظ و امیر اللہ صاحبان	۱۳۴	جناب ڈاکٹر ظہور الاسلام صاحب	
۱۲۴	جناب چودھری نبی بخش صاحب		لاہوری دروازہ	۸
	محلہ حسن زنی، بسی، یاسٹ پٹیا لہ	۱۳۵	متفرق چندہ از جامع مسجد بوقت غظ	۸
۱۲۵	جناب حکیم محمد سعید صاحب	۱۳۶	جناب مرزا یعقوب بیگ صاحب	
	حافظ امیر اللہ صاحب		مینجود ہرم پور	۸
۱۲۶	جناب فشی رحیم بخش صاحب ٹھیکہ دار	۱۳۷	جناب شیخ محمد حنیف صاحب	
	بسی ریاست پٹیا لہ		سوداگر	۸
۱۲۷	جناب کریم بخش صاحب بنی فروش	۱۳۸	جناب حافظ عبدالحکیم صاحب	
	محلہ غلڑیان		سوداگر گوٹہ	۸

ردیف	نام مع پته	ردیف	نام مع پته	ردیف
۱۳۹	جناب فضل علیم صاحب اصل از درین	۱۴۹	ایل - ایم - اے - لاهوری دانه	۱۳۹
۱۴۰	جناب قاضی حبیب الرحمن صاحب	۱۵۰	ریاست پٹیا له	۱۴۰
۱۴۱	محلہ قاضیان ریاست پٹیا له	۱۵۱	جناب قاضی عبدالغفری صاحب	۱۴۱
۱۴۲	جناب بابو احمد شاه صاحب	۱۵۲	بی - اے - ریاست پٹیا له	۱۴۲
۱۴۳	مینجر سنگر گپنی	۱۵۳	جناب مولوی نیاز احمد صاحب	۱۴۳
۱۴۴	جناب بابو نور الدین صاحب	۱۵۴	چوک ناردانه	۱۴۴
۱۴۵	ٹیلیگراف ماسٹر ریاست پٹیا له	۱۵۵	جناب دلی محمد صاحب مفت	۱۴۵
۱۴۶	جناب بابو سکندر خان صاحب	۱۵۶	قاضی محمد سلیمان صاحب	۱۴۶
۱۴۷	سرہندی دروازہ	۱۵۷	جناب حافظ محمد اسحق صاحب	۱۴۷
۱۴۸	جناب جمعدار اکہ بخش صاحب	۱۵۸	جناب سید محمد کاظم صاحب	۱۴۸
۱۴۹	متفرق چندہ از ملازمان	۱۵۹	اہلہ جوڈیشل سرہندی	۱۴۹
۱۵۰	جناب مولوی غلام محمد صاحب	۱۶۰	جناب حافظ خیرت محمد صاحب	۱۵۰
۱۵۱	ہیڈ ماسٹر کندہ میر	۱۶۱	معرفت جناب شید محمد خان صاحب	۱۵۱
۱۵۲	ایک صاحب، معرفت مولوی	۱۶۲	متفرق چندہ از بازار معرفت	۱۵۲
۱۵۳	غلام محمد صاحب	۱۶۳	جناب قاضی عبدالغفری صاحب	۱۵۳
۱۵۴	جناب مولوی غلام محمد صاحب	۱۶۴	جناب مولوی مختار احمد صاحب	۱۵۴
۱۵۵	شکوی، وکیل ندوہ	۱۶۵	ناردانه، ریاست پٹیا له	۱۵۵
۱۵۶	جناب شیخ فضل الرحمن صاحب	۱۶۶	جناب فتح محمد صاحب خیاط	۱۵۶

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱۶۰	جناب عطا محمد صاحب ہٹنٹ	۱۷۲	جناب عبدالرزاق صاحب چرپی	۱۷۸
۱۶۱	مینجرامی ایسٹڈ کو ریاست پٹیلہ	۱۷۳	امی اینڈ کو	۱۷۹
۱۶۲	ریکارڈس کیپر صاحب امی اینڈ کو	۱۷۴	والدہ صاحبہ بابو دلبر حسین صاحب	۱۸۰
۱۶۳	جناب عبدالرزاق صاحب چرپی	۱۷۵	بند نقری محلہ حکیمان ریاست ناہجہ	۱۸۱
۱۶۴	امی اینڈ کو	۱۷۶	جناب منور علی خان صاحب	۱۸۲
۱۶۵	والدہ صاحبہ بابو دلبر حسین صاحب	۱۷۷	ممبر کونسل بند نقری محلہ حکیمان	۱۸۳
۱۶۶	بند نقری محلہ حکیمان ریاست ناہجہ	۱۷۸	جناب حکیم عبدالکریم صاحب	۱۸۴
۱۶۷	جناب منور علی خان صاحب	۱۷۹	جناب منشی غلام قادر صاحب	۱۸۵
۱۶۸	ممبر کونسل بند نقری محلہ حکیمان	۱۸۰	جناب منشی عبدالحکیم صاحب لیڈ	۱۸۶
۱۶۹	جناب حکیم عبدالکریم صاحب	۱۸۱	جناب فتو کشمیری صاحب	۱۸۷
۱۷۰	انسٹرنڈی محلہ بلو خان	۱۸۲	جناب عمر محمد صاحب جمعدار	۱۸۸
۱۷۱	جناب منشی محمد رمضان صاحب	۱۸۳	چندہ متفرق در مجلس عید میلاد	۱۸۹
۱۷۲	چٹھی نویس بخشی خانہ	۱۸۴	بجملہ متلان	۱۹۰
۱۷۳	جناب بابو حسین بخش صاحب	۱۸۵	جناب کرنیل محمد رمضان صاحب	۱۹۱
۱۷۴	جناب حکیم نظام الدین صاحب کیل	۱۸۶	بہادر امپریل سروس ترب	۱۹۲
۱۷۵	جناب بابو الہ بخش صاحب	۱۸۷	پٹیلہ	۱۹۳
۱۷۶	جناب حسین بخش صاحب کھجورہ	۱۸۸		۱۹۴

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱۸۵	جناب ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب	۱۹۲	جناب ڈاکٹر سید فخر الحسن صاحب	۱۸۵
۱۸۶	ڈاکٹر کل سٹوڈنٹ شفا خانہ پیالہ	۱۹۳	ہاسٹل اسٹنٹ سردار شہر	۱۸۶
۱۸۷	جناب جمال الدین صاحب خیا	۱۹۴	ریاست بیکانیر	۱۸۷
۱۸۸	بازار نندہ گران	۱۹۵	دعوت جناب سیکرٹری مین شملہ	۱۸۸
۱۸۹	جناب منشی فتح محمد صاحب ریسر	۱۹۶	جناب بابو محمد شعبان صاحب	۱۸۹
۱۹۰	احاطہ مولوی محمد عقیق صاحب	۱۹۷	کلرک خزانہ اکوہ شملہ	۱۹۰
۱۹۱	صدر بازار چھاونی انبالہ	۱۹۸	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب	۱۹۱
۱۹۲	جناب منشی نور محمد صاحب کلرک	۱۹۹	کلرک کاؤس ڈپارٹمنٹ شملہ	۱۹۲
۱۹۳	جنرل ڈاکخانہ	۲۰۰	جناب خواجہ کبیر جو صاحب	۱۹۳
۱۹۴	جناب حمیرت علی صاحب	۲۰۱	شال مرچنٹ اپر بازار	۱۹۴
۱۹۵	کلرک دفتر انسپکٹر جنرل یلوی	۲۰۲	جناب عبدالقیل صاحب	۱۹۵
۱۹۶	میل سروس	۲۰۳	جناب محمد عمر جو صاحب تیری	۱۹۶
۱۹۷	جناب میران محمد حسین صاحب	۲۰۴	جناب حجت احمد صاحب فروٹ	۱۹۷
۱۹۸	معرفت منشی نعمت اللہ صاحب	۲۰۵	جناب عبدالرحمن صاحب	۱۹۸
۱۹۹	دفتر انسپکٹر جنرل ایکوئل سروس	۲۰۶	جناب احمد جو صاحب کشمیری	۱۹۹
۲۰۰	چھاونی انبالہ	۲۰۷	جناب صاحب سلطان صاحب شال مرچنٹ	۲۰۰
۲۰۱	جناب منشی خورشید صاحب ٹیمپری	۲۰۸	جناب شیخ علی محمد صاحب	۲۰۱
۲۰۲	درکس سروس چھاونی انبالہ	۲۰۹	جام مرچنٹ	۲۰۲

ردیف	نام مع پته	ردیف	نام مع پته	ردیف
	جناب حاجی عبدالصمد صاحب	۲۱۳	جناب عبدالکریم صاحب شال حنیف	۲۰۳
۱۷	شال مرحنیٹ اپر بازار شملہ	۱۸	اپر بازار کوه شملہ	
۱۷	جناب حاجی محمد جو صاحب تسری	۲۱۴	جناب عبدالغفری صاحب	۲۰۴
۱۸	جناب سلطان دار صاحب	۲۱۵	جناب میان محمد صاحب بل ہوس	۲۰۵
	جناب خواجہ عبدالقدوس صاحب	۲۱۶	جناب میان عزیز الدین صاحب	۲۰۶
۱۷	امر تسری	۱۷	ٹیلر اپر بازار کوه شملہ	
۱۷	جناب ڈاکٹر ایم۔ اے۔ بی بی صاحب	۲۱۷	جناب شیخ محمد زکریا صاحب	۲۰۷
۱۸	جناب محمد جو صاحب نواگر	۲۱۸	وانج مرحنیٹ	
	جناب غلام رسول صاحب	۲۱۹	جناب خواجہ عبدالواحد صاحب	۲۰۸
۱۸	گھڑی ساز	۱۹	شال مرحنیٹ	
۱۷	از پرشین ہاؤس	۲۲۰	جناب میان جان محمد صاحب	۲۰۹
۱۷	جناب جان سرور صاحب بکرا	۲۲۱	گھڑی ساز	
	جناب ابو غلام تقی صاحب	۲۲۲	جناب میان اکبر خان صاحب	۲۱۰
۱۷	سنٹیری انسپکٹر کوه شملہ	۲۲۳	کابل کپنی	
	جناب منشی محمد عمر صاحب نعمانی	۲۲۴	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب لک	۲۱۱
۱۲	سوداگر لور بازار	۱۷	میدیکل ہال	
۱۷	جناب حسن محمد صاحب خیاط	۲۲۴	جناب شیخ علی الدین صاحب	۲۱۲
۱۴	جناب عبدالغنی محمد رفیع صاحب نواگر	۲۲۵	گھڑی ساز	

ردیف	نام مع پته	ردیف	نام مع پته	ردیف
۲۳۶	جناب شیخ محبوب الکی صاحب	۲۳۷	جناب عمر بخش صاحب قلمی گرو لوار	۱۴
۲۳۷	سوداگر، کوه شمله	۲۳۸	جناب محمد سعید انید بردس لوار	۱۲
۲۳۸	تفرق چند معرفت جناب لوی	۲۳۹	جناب شیخ عبدالغنی صاحب	
۲۳۹	منعم الدین صاحب	۲۴۰	جناب رشید احمد صاحب عطا	۱۴
۲۴۰	جناب محمد امیر صاحب شال خرپ	۲۴۱	جناب قدرت الله خان صاحب	۱۴
۲۴۱	جناب شمس علی اغریه صاحب فرو	۲۴۲	جناب جام مرخپ	۱۲
۲۴۲	جناب محمود خان صاحب کانداز	۲۴۳	جناب عبدالقادر صاحب کپاڑی	۱۴
۲۴۳	جناب صدر الدین امام الدین	۲۴۴	جناب مستری کفایت الله صاحب	۱۴
۲۴۴	صاحبان	۲۴۵	جناب شیخ احمد خان صاحب	
۲۴۵	جناب شیخ محمد مشرف عبدالغنی	۲۴۶	کابلانی نان پر	۱۸
۲۴۶	صاحبان متبا کو فروش	۲۴۷	جناب مرزا محمد بیگ صاحب	
۲۴۷	جناب سخاوت حسن صاحب	۲۴۸	دندان ساز	۱۴
۲۴۸	جناب شاه میر خان صاحب	۲۴۹	جناب عزیز دار صاحب شال خرپ	۱۴
۲۴۹	دولاجی صاحب متبا کو فروش	۲۵۰	جناب محمد خان صاحب شال خرپ	۱۸
۲۵۰	جناب صوفی یار محمد صاحب	۲۵۱	جناب مرزا هدایت بیگ صاحب	
۲۵۱	جناب عبدالغنی صاحب	۲۵۲	کلرک عدالت	۱۴
۲۵۲	مین ساز، لور بازار	۲۵۳	جناب شیخ عبدالحمید صاحب عدالت	۱۸



ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۲۵۰	جناب میان سوندہ صاحب	۲۴۳	جناب نشی اثرن خان صاحب شملہ	۸
۲۵۱	جناب سید محمد شاہ صاحب	۲۴۵	جناب نشی مبارک حسن صاحب	۱۲
"	ٹھیکہ دار سنجولی	۲۴۶	جناب فرخ حسن صاحب	۱۳
۲۵۲	جناب علی محمد صاحب	۲۴۷	جناب نشی علی شیر صاحب قری	۱۴
۲۵۳	جناب بابو محمد عبداللہ صاحب	۲۴۸	جناب نشی قادر بخش صاحب	۲
"	کلرک بارس کورٹ	۲۴۹	جناب نشی خواجہ بخش صاحب	۲
۲۵۴	جناب نشی محمد عبداللہ صاحب	۲۵۰	جناب نشی بندہ علی صاحب	۲
"	منہاس نقر شاہ جواد خان صاحب	۲۵۱	جناب ابو فیروز الدین صاحب	
۲۵۵	جناب نشی مولابخش صاحب	۲۵۲	کلرک فنانس ییپٹمنٹ	۱۵
۲۵۶	جناب نشی کریم بخش صاحب	۲۵۳	جناب بابو دین محمد صاحب کلرک	
۲۵۷	جناب نشی شہاب الدین صاحب	۲۵۴	آرمی ڈیپارٹمنٹ	۱۵
۲۵۸	جناب نشی برکت علی صاحب	۲۵۵	جناب بابو حبیب اللہ صاحب	
۲۵۹	جناب نشی شمس الحق صاحب	۲۵۶	ہیڈ کلرک مینوسپل بورڈ	۱۵
۲۶۰	جناب حافظ محمد بخش صاحب	۲۵۷	جناب بابو غلام محمد صاحب	
۲۶۱	جناب نشی میر احمد صاحب	۲۵۸	سٹوڈنٹ کیمپ	۱۵
۲۶۲	جناب نشی محمد بخش صاحب	۲۵۹	جناب مرزا بدر الدین صاحب	
۲۶۳	جناب نشی جان محمد صاحب بٹ	۲۶۰	ٹھیکہ دار سنجولی	۱۵
		۲۶۱	جناب شیخ قدرت اللہ صاحب ٹھیکہ دار	۱۵

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۲۷۷	جناب سکرٹری صاحب مخزن احمدیہ شملہ	۲۸۶	جناب سکرٹری صاحب مخزن احمدیہ شملہ	۲۷۷
۲۷۸	جناب فشی منظور محمد صاحب کلرک	۲۸۷	جناب فشی منظور محمد صاحب کلرک	۲۷۸
۲۷۹	آف دی کورٹ، کوہ شملہ	۲۸۸	آف دی کورٹ، کوہ شملہ	۲۷۹
۲۸۰	جناب فشی کریم بخش صاحب عدالت کوہ شملہ	۲۸۹	جناب فشی کریم بخش صاحب عدالت کوہ شملہ	۲۸۰
۲۸۱	جناب خان صاحب بابو عبد الاحد صاحب ہنٹ انجینئر	۲۹۰	جناب خان صاحب بابو عبد الاحد صاحب ہنٹ انجینئر	۲۸۱
۲۸۲	جناب فشی عبداللطیف صاحب محرو کیل	۲۹۱	جناب فشی عبداللطیف صاحب محرو کیل	۲۸۲
۲۸۳	جناب خواجہ عبدالعزیز صاحب بی اے منصف ڈسٹریکٹ	۲۹۲	جناب خواجہ عبدالعزیز صاحب بی اے منصف ڈسٹریکٹ	۲۸۳
۲۸۴	جناب بابو فتح دین صاحب کلرک امر ڈیپارٹمنٹ	۲۹۳	جناب بابو فتح دین صاحب کلرک امر ڈیپارٹمنٹ	۲۸۴
۲۸۵	جناب فشی محمد حسن خان صاحب سپرنٹنڈنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ	۲۹۴	جناب فشی محمد حسن خان صاحب سپرنٹنڈنٹ فنانس ڈیپارٹمنٹ	۲۸۵
۲۸۶	جناب میر شتاق احمد صاحب کلرک امر ڈیپارٹمنٹ	۲۹۵	جناب میر شتاق احمد صاحب کلرک امر ڈیپارٹمنٹ	۲۸۶
۲۸۷	جناب بابو عبدالعزیز صاحب پبلک کرسٹین ڈیپارٹمنٹ	۲۹۶	جناب بابو عبدالعزیز صاحب پبلک کرسٹین ڈیپارٹمنٹ	۲۸۷

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۸	جناب ابو عبد اللہ صاحب شملہ	۳۱۲	جناب ابو محی الدین صاحب	۲۹۷
۸	جناب ابو سراج الدین صاحب	۳۱۳	پبلک کس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ	۲۹۸
۸	جناب ابو امیر الدین صاحب	۳۱۴	جناب ابو مطلوب حسن صاحب	۲۹۹
۸	جناب ابو سیف الدین صاحب	۳۱۵	جناب حافظ میر غیاث الدین	۳۰۰
۸	جناب ابو عبد الحکیم صاحب	۳۱۶	صاحب فارن ڈیپارٹمنٹ	۳۰۱
۸	جناب ابو عبد المجید صاحب	۳۱۷	جناب ابو محمد اسماعیل صاحب	۳۰۲
۸	جناب ابو عبد الرحمن صاحب	۳۱۸	آؤنس ڈیپارٹمنٹ	۳۰۳
۸	جناب ابو محمد امین صاحب	۳۱۹	جناب مولوی ابو صالح عبد المجید	۳۰۴
۸	جناب ابو محمد نصیر اللہ صاحب	۳۲۰	جناب ابو محمد عبد اللہ صاحب	۳۰۵
۸	جناب ابو عبد الحمید صاحب	۳۲۱	جناب ابو غلام نبی صاحب	۳۰۶
۸	جناب خان بہادر مولانا بخش صاحب	۳۲۲	جناب محمد رشید خان صاحب	۳۰۷
۷	نقاشی فارن ڈیپارٹمنٹ	۳۲۳	جناب ابو عبد الغفار صاحب	۳۰۸
۷	جناب مرزا فیروز محمد صاحب ہید	۳۲۴	جناب ابو نجم الدین صاحب	۳۰۹
۷	ڈپارٹمنٹ	۳۲۵	جناب فضل الہی صاحب	۳۱۰
۷	بقایا سال گذشتہ	۳۲۶	جناب بابو سدرے خان صاحب	۳۱۱
جملہ میزان عام اغراض		۳۲۷	جناب محمد حسن خان صاحب	۳۱۲
سمایہ		۳۲۸	جناب ابو عبد الغنی صاحب سلم	۳۱۳
۲۵ بابی		۳۲۹	جناب ابو محمد خان صاحب	۳۱۴

## اشاعة الاسلام

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱۳	جناب محمد صدیق ولد نجف علی صاحب	۱۲	جناب کریم احمد محمد صغیر صاحبان	۱
۱۴	جناب شیخ گھیاون صاحب	۱۳	معرفت مولوی سید حکیم الدین صاحب	۲
۱۵	جناب شیخ الانخیش صاحب	۱۴	واعظ	۳
۱۶	جناب شیخ واحد علی صاحب	۱۵	جناب قادرخیش صاحب شیشہ گرو	۴
۱۷	جناب شیخ حید علی صاحب	۱۶	منجانب شیخ و امج الدین صاحب	۵
۱۸	جناب شیخ تفضل حسین صاحب	۱۷	مرحوم معرفت مولوی سلیمان	۶
۱۹	جناب شیخ شیر محمد صاحب	۱۸	صاحب واعظ	۷
۲۰	جناب دین محمد صاحب	۱۹	جناب شیخ افضل احمد صاحب	۸
۲۱	جناب لال محمد صاحب	۲۰	جناب شیخ تفضل حسین صاحب	۹
۲۲	جناب غلام حسین صاحب	۲۱	رحمان پور	۱۰
۲۳	جناب محمد شفیع صاحب	۲۲	جناب شیخ خدابخش صاحب	۱۱
۲۴	جناب شیخ لکھو صاحب	۲۳	جناب شیخ فضل احمد صاحب	۱۲
۲۵	جناب عبدالرحیم صاحب	۲۴	جناب شیخ قوت علی صاحب	۱۳
۲۶	جناب قادرخیش صاحب	۲۵	جناب عبدالغفور صاحب	۱۴
۲۷	جناب میری حجام صاحب	۲۶	جناب عبدالشکور صاحب	۱۵
۲۸	منجانب لالہ مرحوم ناجد علی صاحب	۲۷	جناب شیخ محمد صدیق صاحب	۱۶

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۲۸	جناب کلوصاحب جراح	۴۱	انجمن الفاضلین ضلع ہیر پور	۱
	معرفت مولوی سید سلیمان نقشا و حفظ	۴۲	جناب میر محمد صاحب تبا کو فروش	
۲۹	اہلیہ ماجد علی صاحب	۴۳	سیمپہ پور، ضلع	۱
۳۰	جناب لال محمد صاحب نذات	۴۴	جناب حافظ محمد صدیق صاحب	
۳۱	جناب دوست محمد صاحب	۴۵	پنشنر تھانہ دار سیمپہ پور	۱
۳۲	جناب عبدالحمید صاحب	۴۶	جناب مرزا رحمت اسد بیگ	
۳۳	جناب مضان صاحب	۴۷	صاحب قانون گورٹھہ	۱
۳۴	جناب سعد اسد صاحب	۴۸	جناب حبیب احمد صاحب کلرک	
۳۵	جناب رحیم صاحب	۴۹	نہر راٹھہ	۱
۳۶	جناب حسن علی صاحب	۵۰	جناب غلام مصطفیٰ و شاہ	
۳۷	جناب اقبال حسن صاحب		بہادر خان و نور علی صاحبان ٹھہ	۱
۳۸	جناب جمن صاحب		جناب کفایت علی صاحب	
۳۹	جناب پچو صاحب		تخصیص دار - راٹھہ	۱
	ذندریہ جناب مولوی سید		جناب حیدر بخش صاحب ٹھہ کیرا	
	حکیم الدین صاحب واعظ		راٹھہ، ضلع	۱
۴۰	جناب محمد اسماعیل، سعد اللہ عبد الحق		جناب محمد جمیل احمد صاحب	۱
	عزیز حسن، محمد عادل و طفیل احمد		جناب محمد موسیٰ کاظم صاحب	
	صاحبان صوفی گنج ضلع ہیر پور		نائب تخصیص دار	۱

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۵۱	جناب محمد امیر اسد صاحب کونویں	۶۰	جناب میر حاتم علی، وسید	۱
۵۲	جناب محمد ابرار صاحب کونویں	۶۱	امجد علی صاحبان، ضلع بمیر پور	۱
۵۳	جناب محمد ابرار صاحب کونویں	۶۲	جناب منشی عبدالرزاق صاحب	۱
۵۴	جناب محمد کامل صاحبان	۶۳	جناب مرزا احمد بیگ صاحب	۱
۵۵	جناب محبوب بیگ صاحب پدہری	۶۴	و غیرہ ۱۶ نفر	۱
۵۶	جناب لی محمد صاحب قلندر، فوریہ	۶۵	جناب نجات خان و نور محمد مظفر حسن	۱
۵۷	وحسینی، و کریم صاحبان	۶۶	صاحبان	۱
۵۸	جناب عبدالواسط، خدائش	۶۷	جناب نواب و وزیر صاحبان	۱
۵۹	و عوض علی صاحبان	۶۸	و غیرہ راٹھ، ضلع بمیر پور	۱
۶۰	جناب عبدالکریم، احمد خان	۶۹	جناب تمیز الدین قاضی صاحبان	۱
۶۱	عالم خان، حسن خان صاحبان	۷۰	ٹھیکہ داران	۱
۶۲	راٹھ، ضلع بمیر پور	۷۱	معرفت جناب مولوی حکیم الدین	۱
۶۳	جناب غازی و چاہو، و جھمن	۷۲	صاحب واعظ ندوہ از مہوبہ	۱
۶۴	و گھنٹہ صاحبان	۷۳	ضلع بمیر پور	۱
۶۵	جناب عید شاہ و جنگو وغیرہ	۷۴	جناب شیخ محمد صفر علی صاحب	۱
۶۶	صاحبان	۷۵	ساکن مدن ہوت، معرفت	۱
۶۷	جناب عطاء اللہ خان گلاب	۷۶	مولوی محمد سلیمان صاحب واعظ	۱
۶۸	صاحبان راٹھ، ضلع بمیر پور	۷۷		۱

ردیف	نام مع پتہ	پتہ	ردیف	نام مع پتہ	پتہ
۶۸	جناب عبدالرب صاحب	۸۵	۶۸	مسلمانان جمال پور <sup>حضرت سید سلیمان نقشبند</sup>	۸۵
۶۹	جناب محمد یوسف صاحب	۸۶	۶۹	جناب محمد یوسف صاحب	۸۶
۷۰	جناب نور محمد خان صاحب	۸۷	۷۰	ساکن جمال پور	۸۷
۷۱	جناب حسن خان صاحب	۸۸	۷۱	جناب نور محمد خان صاحب	۸۸
۷۲	جناب محمد علی صاحب	۸۹	۷۲	جناب محمد یوسف صاحب	۸۹
۷۳	جناب بکچ صاحب	۹۰	۷۳	جناب محمد علی صاحب	۹۰
۷۴	جناب محمد شعیب صاحب	۹۱	۷۴	جناب بکچ صاحب	۹۱
۷۵	جناب کریم صاحب حجام	۹۲	۷۵	جناب محمد شعیب صاحب	۹۲
۷۶	جناب عبدالخالق صاحب	۹۳	۷۶	جناب عبدالخالق صاحب	۹۳
۷۷	جناب کالے خان صاحب	۹۴	۷۷	جناب محمد عثمان صاحب	۹۴
۷۸	جناب مسعود سکونت صاحبہ	۹۵	۷۸	جناب کریم صاحب حجام	۹۵
۷۹	جناب رحمان صاحب	۹۶	۷۹	جناب محمد اسحاق صاحب	۹۶
۸۰	گنگوٹی صاحب معرفت لوی	۹۷	۸۰	جناب جیم خیاط صاحب	۹۷
۸۱	سیمان صاحب غزنوۃ العلماء	۹۸	۸۱	جناب ظہور خان صاحب	۹۸
۸۲	جناب محمد یعقوب صاحب	۹۹	۸۲	جناب محمد علی صاحب	۹۹
۸۳	جناب جمال الدین صاحب	۱۰۰	۸۳	بقایا مئی سالہ	۱۰۰
۸۴	جناب اسماعیل خان صاحب	۱۰۱	۸۴	معرفت مولوی حکیم الدین صاحب	۱۰۱
۸۵	جناب ظہور خان صاحب	۱۰۲	۸۵	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب	۱۰۲
				بذریعہ مولانا شاہ علیا صاحب پلواری	

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱۰۳	جناب فشی عبدالغفور خان صاحب	۱۰۶	معرفت جناب مولوی سید	۱۰۳
۱۰۴	انجینئر اناوہ، معرفت جناب شاہ	۱۰۷	عکیم الدین صاحب اعظم ذریعہ	۱۰۴
۱۰۵	مولانا سلیمان صاحب پھلواری	۱۰۸	جناب مولانا شاہ سلیمان صاحب	۱۰۵
۱۰۶	معرفت جناب مولوی محمد سلیمان	۱۰۹	پھلواری	۱۰۶
۱۰۷	صاحب واعظ ازٹھیری،	۱۱۰	جناب سماء آمنہ بی بی صاحبہ	۱۰۷
۱۰۸	ڈاکٹر سیف الدین گنج ضلع سلطان پور	۱۱۱	معرفت جناب مولانا شاہ	۱۰۸
۱۰۹	معرفت جناب مولوی محمد سلیم صاحب	۱۱۲	سلیمان صاحب پھلواری	۱۰۹
۱۱۰	واعظ ازٹھیری، ڈاکٹر سیف الدین	۱۱۳	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب اعظم	۱۱۰
۱۱۱	گنج ضلع سلطان پور	۱۱۴	سابق	۱۱۱
۱۱۲		۱۱۵	معرفت مولوی محمد سلیم صاحب	۱۱۲
۱۱۳		۱۱۶	واعظ سابق	۱۱۳

جملہ میزان عام اغراض مارچ ۱۹۳۵ء تا اپریل ۱۹۳۵ء

## قیمت چرم قربانی و زکوٰۃ وغیرہ ندوۃ العلماء

۱	بسی مولوی غلام محمد صاحب شعلی	۳	جناب ڈاکٹر عبدالستار صاحب پور	۱
۲	جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب	۴	جناب سید محمد اظہر صاحب دارالکلی	۲
۳	میر نکل آفسر بھاولپور	۵	الہ آباد معرفت جناب محمد صاحب	۳
۴	جناب غلام حسن خان صاحب	۶	تعلیمات	۴
۵	ریاست بھاولپور	۷	جناب مولوی تمیز الدین صاحب	۵



کتاب	نام مع پتہ	نمبر	کتاب	نام مع پتہ	نمبر
۵	جناب ابو الفضل سید شاہ عباس صاحب لوکانہ ضلع سکسٹھ ندوہ شملہ (بذریعہ معین ندوہ شملہ)	۱۲	۵	وکیل امیر ضلع اورنگ آباد کن معرفت یوسف الدین تادری تعلیم ندوۃ العلماء	۱۲
۶	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء کوہ شملہ	۱۳	۶	جناب سید فخر الدین صاحب اسپٹل اسٹنٹ چورو، بیکانیر	۱۳
۷	جناب مولوی محمد الدین صاحب ریڈر مونیٹریٹ پریس کوہ شملہ	۱۴	۷	جناب منشی فیض الحسن صاحب پٹی گوٹھی گوالیار گھنٹہ گیارہ	۱۴
۸	جناب مولوی محمد نصیب صاحب وکیل گھنٹہ دو کھال بھیرہ چرم قربانی	۱۵	۸	جناب مولوی عبد السمیع صاحب نزول انیسر گھنٹہ دو کھال بھیرہ چرم قربانی	۱۵
۹	جناب مولوی عبد القادر صاحب سکرٹری معین ندوہ کوہ شملہ	۱۶	۹	جناب مولوی عبد السمیع صاحب نزول انیسر گھنٹہ دو کھال بھیرہ چرم قربانی	۱۶
۱۰	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ شملہ	۱۷	۱۰	جناب سردار سحان خان صاحب ملازم مسٹر وائٹ صاحب فیسر کینگ کلچر گھنٹہ گیارہ	۱۷
۱۱	جناب منشی عبد القادر صاحب ریڈر مونیٹریٹ پریس کوہ شملہ	۱۸	۱۱	جناب مولوی برکت علی صاحب ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ہیڈ ٹرانسلیٹر چیف کورٹ پنجاب	۱۸
۱۲	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ شملہ	۱۹	۱۲	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ شملہ	۱۹
۱۳	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ شملہ	۲۰	۱۳	جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ شملہ	۲۰



ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱	جناب بابو تاج الدین احمد صاحب	۸	چندہ دارالعلوم من البداء	
۲	کلرک کامرس ڈیپارٹمنٹ کوہ شملہ		اپریل ۱۸۸۷ء لغایت مارچ ۱۸۸۸ء	
۳	جناب بابو عبدالقادر صاحب	۹	نیمت دو عدد انگلشری تقری	
۴	رئیس سکریٹری معین ندوہ	۱۰	آٹو جلیسہ پٹنہ	
۵	جناب بابو بدرالدین صاحب	۱۱	جناب مولانا سید شیر علی صاحب	
۶	ٹھیکہ دار سنجولی	۱۲	سابق مہتمم دارالعلوم لکنؤ	
۷	جناب بابو برکت علی صاحب	۱۳	جناب منشی گلزار علی صاحب فشر	
۸	ریوس بورڈ	۱۴	تحصیلہ ارجمود آبا و ضلع ستیاپور	
۹	انجمن احمدیہ	۱۵	معرفت جناب مقیم صاحب تعلیمات	
۱۰	جناب ابو محمد عبداللہ صاحب	۱۶	(بذریعہ معین ندوہ شملہ)	
۱۱	اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ڈاکس	۱۷	جناب روشن خان صاحب	
۱۲	بارنس کوہٹ کوہ شملہ	۱۸	انبالوی، کوہ شملہ	
۱۳	جناب منشی عبدالقادر صاحب	۱۹	جناب محمد ایوب صاحب فی شاپ	
۱۴	تائب مالک ری پریس کوہ شملہ	۲۰	جتوک، کوہ شملہ	
۱۵	جناب مرزا محمد بیگ صاحب	۲۱	جناب بابو غلام قادر صاحب	
۱۶	دندان ساز	۲۲	کلرک فرائز امینٹری فی کس شملہ	
۱۷	جناب جان محمد صاحب	۲۳	جناب منشی عبدالرحمان صاحب	
۱۸	گھڑی ساز، کوہ شملہ	۲۴	مارکٹ، کوہ شملہ	

ردیف	نام مع پتہ	پتہ	ردیف	نام مع پتہ	پتہ
۱۷	جناب خواجہ کبیر جو صاحب	۲۷	۱۷	جناب خواجہ کبیر جو صاحب	۲۷
۱۸	رئیس کوہ شملہ	۲۸	۱۸	رئیس کوہ شملہ	۲۸
۱۹	جناب حاجی عبدالصمد صاحب	۲۹	۱۹	جناب حاجی عبدالصمد صاحب	۲۹
۲۰	اپر بازار	۳۰	۲۰	اپر بازار	۳۰
۲۱	جناب محمد سلطان صاحب	۳۱	۲۱	جناب محمد سلطان صاحب	۳۱
۲۲	شال مرچنٹ	۳۲	۲۲	شال مرچنٹ	۳۲
۲۳	جناب غلام محمد صاحب	۳۳	۲۳	جناب غلام محمد صاحب	۳۳
۲۴	امر تسری	۳۴	۲۴	امر تسری	۳۴
۲۵	جناب محمد عمر جو صاحب	۳۵	۲۵	جناب محمد عمر جو صاحب	۳۵
۲۶	جناب نور الدین صاحب	۳۶	۲۶	جناب نور الدین صاحب	۳۶
۲۷	سٹون مرچنٹ	۳۷	۲۷	سٹون مرچنٹ	۳۷
۲۸	جناب محمد اکبر خان صاحب	۳۸	۲۸	جناب محمد اکبر خان صاحب	۳۸
۲۹	مالک کابل کمپنی	۳۹	۲۹	مالک کابل کمپنی	۳۹
۳۰	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب	۴۰	۳۰	جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب	۴۰
۳۱	مالک میڈیکل ہال	۴۱	۳۱	مالک میڈیکل ہال	۴۱
۳۲	جناب نور محمد و محمد حسن صاحبان	۴۲	۳۲	جناب نور محمد و محمد حسن صاحبان	۴۲
۳۳	سوداگران نظرون	۴۳	۳۳	سوداگران نظرون	۴۳
۳۴	جناب فیض محمد صاحب	۴۴	۳۴	جناب فیض محمد صاحب	۴۴
۳۵	جناب میان محمد کھیل صاحب	۴۵	۳۵	جناب میان محمد کھیل صاحب	۴۵

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۳۹	جناب شفاق الرحمن صاحب	۵۱	جناب مدد گین صاحب خانسانان	۱
۴۰	عطار اکوہ شملہ	۵۲	کود شملہ	۲
۴۱	متفرق چندہ از نور بازار	۵۳	جناب شیخ علی محمد صاحب جام	۳
۴۲	جناب مستری میا خان صاحب	۵۴	فروشش اپر بازار	۴
۴۳	روٹی گودام	۵۵	متفرق چندہ از رضیہ فروشان	۵
۴۴	جناب بابو عبدالعزیز صاحب	۵۶	وسوہ فروشان	۶
۴۵	سب اور سیر سیون ملٹن	۵۷	جناب بابو دین محمد صاحب	۷
۴۶	جناب مرزا شیر محمد صاحب بیٹ	۵۸	بی اے	۸
۴۷	ڈرائٹس مین	۵۹	جناب بابو جمیل اللہ صاحب	۹
۴۸	جناب میر جمال الدین صاحب	۶۰	سینو سپلیٹی	۱۰
۴۹	نقشہ نویس ریلوے بورڈ	۶۱	جناب بابو محمد حسن خان صاحب	۱۱
۵۰	جناب بابو نور بخش صاحب	۶۲	کلرک دفتر گزٹیز ٹریڈنگ کس	۱۲
۵۱	جناب منشی عبدالرحیم صاحب	۶۳	جناب بابو عبداللطیف صاحب	۱۳
۵۲	جناب ابو غلام محمد صاحب	۶۴	جناب بابو محمد جاگیر صاحب	۱۴
۵۳	جناب بابو بشیر حسین صاحب کلرک	۶۵	جناب بابو عبدالاحد صاحب	۱۵
۵۴	ریلوے بورڈ	۶۶	جناب بابو عبدالغفور صاحب	۱۶
۵۵	جناب منشی محمد حسن صاحب کلرک	۶۷	جناب بابو محمد یوسف صاحب	۱۷
۵۶	جناب منشی عبدالحق صاحب	۶۸	جناب بابو عبدالحق صاحب	۱۸

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۴۳	جناب ابو سرخ الدین صاحب دفتر	۸۸	جناب محمد شہاب الدین صاحب	۸
۴۴	الکرامت مٹری و رکس کوه شملہ	۸۹	کوه شملہ	۱۲
۴۵	جناب ابو عبد الغنی صاحب	۹۰	جناب ابو شیخ محمد اکرام اللہ صاحب	۱۳
۴۶	جناب محمد حسن خان صاحب	۹۱	جناب ابو سید مبارک حسن صاحب	۱۴
۴۷	جناب ابو عبد الغفار صاحب	۹۲	جناب محمد بخش صاحب	۱۵
۴۸	جناب ابو غلام قادر صاحب	۹۳	جناب ابو میر احمد صاحب	۱۶
۴۹	نام معلوم الاسم	۹۴	دفتر کائنات فضائیہ	۱۷
۵۰	جناب ابو محمد شریف صاحب	۹۵	جناب ابو فرخ حسن صاحب	۱۸
۵۱	جناب ابو عبد الکریم صاحب	۹۶	جناب ابو عطا محمد صاحب	۱۹
۵۲	جناب ابو محمد عبد السمیع صاحب	۹۷	منجملہ چندہ علی لفظ حصہ العلوم	۲۰
۵۳	جناب ابو محمد حفیظ صاحب	۹۸	جناب ابو تمیز الدین خان صاحب	۲۱
۵۴	جناب ابو محمد عظیم اللہ خان صاحب	۹۹	ریلوے ٹیلیگراف انسپکٹر	۲۲
۵۵	جناب ابو ولایت علی شاہ صاحب	۱۰۰	جناب ابو عبد الرحمان خان صاحب	۲۳
۵۶	دفتر کائنات فضائیہ	۱۰۱	سٹور کیمرہ نوٹس پریس	۲۴
۵۷	نام معلوم الاسم	۱۰۲	جناب ابو بشیر احمد صاحب	۲۵
۵۸	جناب ابو مول بخش صاحب	۱۰۳	کلرک	۲۶
۵۹	جناب ابو محمد عبد صاب	۱۰۴	جناب ابو عبد العزیز خان	۲۷
۶۰	منہاس	۱۰۵	صاحب ڈسپیچر	۲۸

ردیف	نام مع پته	ردیف	نام مع پته	ردیف
۹۰	جناب بابو محمد عثمان صاحب کیوڑ	۱۰۲	جناب منشی عبدالغفار صاحب	۱۰۲
۹۱	کود شملہ	۱۰۳	کود شملہ	۱۰۳
۹۲	جناب بولڈرہ ناصاحب کی بی ہولڈر	۱۰۴	جناب منشی شمس الدین صاحب	۱۰۴
۹۳	جناب سید شتاق علی صاحب	۱۰۵	جناب شیخ گھسیٹ صاحب	۱۰۵
۹۴	جناب سید جلال الدین صاحب	۱۰۶	دفتری	۱۰۶
۹۵	جناب بابو کریم بخش صاحب	۱۰۷	جناب میر حیدر حسین صاحب	۱۰۷
۹۶	جناب منشی عبدالغفار صاحب	۱۰۸	جناب علی بخش صاحب	۱۰۸
۹۷	جناب منشی بخش صاحب	۱۰۹	جناب میان حید الدین صاحب	۱۰۹
۹۸	بولڈر کریشنگ براتی	۱۱۰	جناب شیخ نیاز احمد صاحب	۱۱۰
۹۹	جناب منشی محمد خان صاحب گل	۱۱۱	جناب بابو شہزاد خان صاحب	۱۱۱
۱۰۰	انچارج پریس ڈیپارٹمنٹ	۱۱۲	کیو بورڈر اپروپوٹاٹپ پریس	۱۱۲
۱۰۱	جناب منشی محمد عثمان صاحب	۱۱۳	جناب بابو بھگت رام صاحب	۱۱۳
۱۰۲	کنٹرکٹر	۱۱۴	چند منفرق علی فطر حصہ	۱۱۴
۱۰۳	جناب منشی محمد خلیل صاحب	۱۱۵	چندہ علیہ الضحیٰ نصف حصہ	۱۱۵
۱۰۴	جناب منشی روشن علی صاحب	۱۱۶	جناب محمد محمود اللہ شاہ	۱۱۶
۱۰۵	جناب منشی شرف حسین صاحب	۱۱۷	صاحب رئیس مدراس	۱۱۷
۱۰۶	جناب بابو عبدالرشید خان صاحب	۱۱۸	جملہ میزان چندہ دارالعلوم	۱۱۸
۱۰۷	کرکٹینگ ترا جٹاٹپ پریس	۱۱۹	امام علیہ	۱۱۹

ردیف	نام مع پتہ	پتہ	نام مع پتہ	پتہ
۱	جناب الحاج خان بہادر عبدالعزیز بادشاہ سفیر سلطان محمد مدراس	۸	چندہ وظائف موزعہ اعلیٰ جناب جناب صاحب بہادر	۱
۲	جناب ایم۔ اے حیات پاچھا صاحب مدراس	۹	بالقابہ، والی ریاست بھاو پور خلدائے ملکہ مدراس	۲
۳	جناب محمد محمود اسد پادشاہ صاحب جناب حاجی بدر الدین صاحب	۱۰	جناب امیر الامراء ناصر الاسلام شیخ بہادر الدین صاحب سابق	۳
۴	جناب ٹی امین الدین صاحب جناب میاں حاجی عبدالرحمن صاحب	۱۱	وزیر ریاست جو ناگرہ - جناب مولانا حبیب الرحمن خان	۴
۵	جناب کنہ بدوی عبدالقادر صاحب جناب محمد عبدالکریم صاحب قتی	۱۲	صاحب رئیس شروانی بھیکین پور ضلع علی گڑھ	۵
۶	جناب فشی املا حسین صاحب موضع اساس، پوسٹ موہا	۱۳	جناب منشی محمد احتشام علی صاحب رئیس کاکورمی معتمدان موزعہ اعلیٰ	۶
۷	ضلع گیا جناب منشی محمد حسین صاحب	۱۴	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب رئیس و تاجر انکنا پانک ٹھٹھ	۷
۸	ہیڈ کانسٹبل محرم تھانہ اہرنہ ضلع مرزا پور	۱۵	جناب مولوی حمید الدین صاحب پروفیسر میو کالج الہ آباد	۸
۹	جناب بھگو خان صاحب تاہر عطر، فرخ آباد	۱۶	جناب مولوی ظفر اسحاق صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ	۹



ردیف	نام مع پته	تعلیم	نام مع پته	ردیف
	تعلیم سنسکرت بھاشا		(بزرگ معین ندودہ شملہ)	
	جناب مولانا محمد حبیب الرحمن	۱	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب	۱۹
	خان صاحب شروانی زمین کین پور	۱	بیضہ فروش کوہ شملہ	
۱۵	ضلع علی گڑھ		جناب مولوی علاء الدین صاحب	۲۰
	جناب مولوی علی الدین حسن	۲	واعظ	
	صاحب ناظم عدالت دیوانی		جناب سردار نتھاسنگ صاحب	۲۱
۱۶	اورنگ آباد دکن		ریلوے پورٹ	
	جناب مولوی نواب علی صاحب	۳	جناب بابو محمد شرفی صاحب	۲۲
۱۷	پروفیسر ندودہ کان پور		جناب فشی برکت علی صاحب	۲۳
	چند تعلیم سنسکرت و معین ندودہ شملہ		جناب فشی بشیر حسن صاحب	۲۴
۱۸	جناب مولوی نعم الدین صاحب کوہ شملہ	۴	جناب مولوی بولعالی چودھری صاحب	۲۵
	جناب عبدالرشید صاحب بون پور	۵	جناب فشی عبدالنفا صاحب	۲۶
۱۹	منعم الدین صاحب		جناب مولانا عبدالشجوان	۲۷
۲۰	جناب عبدالرزاق صاحب	۶	صاحب تاجروڑیس گوڈون	
۲۱	جناب محمد احمد صاحب		اسٹریٹ نمبر ۳۳ مدراس	
۲۲	جناب بوالنحی صاحب		جملہ میزان چندہ وظائف و تہذیب اسماء اللہ	
۲۳	جناب بابو عبدالرشید صاحب			
۲۴	میزان کل		۳	

نام مع پتہ	نام مع پتہ	نام مع پتہ	نام مع پتہ
تعلیم عربی	(انعام تفسیر و حدیث)	جناب مولوی محمد خلیفہ اللہ صاحب	جناب مولوی محمد خلیفہ اللہ صاحب
جناب نسی محمد اسحاق صاحب	جناب مولوی محمد خلیفہ اللہ صاحب	بہمدونی، ضلع مرادپور	نائب تحصیلدار تحصیل صفی پور
تعمیر مسجد	ضلع اناؤ		ضلع اناؤ
جناب ڈاکٹر عبد الستار صاحب	تعلیم نبات		
بھادولپور، پٹر لیمہ مولوی	جناب خواجہ سید رشید الدین		
غلام محمد صاحب شملوی	صاحب گھسار میٹھی لکھنؤ		
تعمیر ڈاکٹر وکٹ وڈہ اعلماء	بتقریب بم اشرفانی دختر خود		
جناب مولوی سید علی صاحب	جناب مولوی حکیم سید عبدالحی		
زمینی، قائم مقام ادیب	صاحب نائب ناظم ندوۃ اعلماء		
ندوۃ العلما، لکھنؤ	لکھنؤ		
عام تعلیم	میزان قشہ		
جناب ناظر حسن صاحب	چندہ مستقل سالانہ		
معرف جناب الانا عبدالحی صاحب	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب		
نائب ناظم ندوۃ اعلماء، بستی	اسٹنٹ سرجن دہلی دار		

نقشہ تنخواہ ملازمین کتب خانہ ندوۃ اعلیٰ لکھنؤ، من ابتداء اپریل ۱۹۱۲ء لغایت مارچ ۱۹۱۳ء

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	ایک کم از کم	رقم واجب وصول	کیفیت
۱	نافذ کتب خانہ	۷۷۷	یک سال	۱۷۷	مالہ
۲	فراش کتب خانہ	۷۷	۱۱ ماہ و ۱۰ روز	۷۷	مالہ
میزان کل					

نقشہ تنخواہ ملازمین چاندو موقوفہ شاہجہانپور، من ابتداء اپریل ۱۹۱۲ء لغایت مارچ ۱۹۱۳ء

۱	منشی ناظم علی صاحب مختار	۷۷	یک سال	۱۷۷	مالہ
	شعبہ وقف ضلع شاہجہانپور				

نقشہ تنخواہ ملازمین اشاعت الاسلام ندوۃ اعلیٰ لکھنؤ، من ابتداء اپریل ۱۹۱۲ء لغایت مارچ ۱۹۱۳ء

۱	مولوی سعید حکیم الدین صاحب خط	۷۷	۲۲ ماہ و ۱۰ روز	۱۷۷	مالہ
۲	مولوی محمد سلیم صاحب خط	۷۷	۹ ماہ	۱۷۷	مالہ
۳	مولوی محمد سلیمان صاحب خط	۷۷	۹ ماہ	۱۷۷	مالہ

میزان کل

نقشہ تنخواہ ملازمین خزانہ ندوۃ اعلیٰ لکھنؤ، من ابتداء اپریل ۱۹۱۲ء لغایت مارچ ۱۹۱۳ء

۱	محرر مال ندوۃ العلماء	۷۷	یک سال	۱۷۷	مالہ
---	-----------------------	----	--------	-----	------

نمبر شمار	نام ملازمین مع عدد	شرح تنخواہ	ایکام کردگی	تنخواہ الوصول	کیفیت
۲	محرر دفتر مراسلات	عہدہ	یکسال	ماہانہ	یکم التوبرہ سالہ سرفشا
۳	چپراسی	صہ	۱۰ ماہ ۲۰ یوم	۱۰ روپائی	پانچ روپیہ ماہوار کا ہوا
میزان کل ۱۰ روپائی					
نقشہ تنخواہ ملازمین و کلا ندوۃ العلما لکھنؤ من ابتداء اپریل سالہ لغایت مارچ سالہ ۱۲۹۱					
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملوی	صہ	یکسال	لماہ	جنوری سالہ ۱۲۹۱ عہدہ
۲	وکیل ندوۃ العلما ، وکیل دوم ہنگامی	صہ	۱۰ یوم جنوری	۱۰ روپائی	ماہوار کا اضافہ ہوا
میزان کل ۱۰ روپائی					
نقشہ تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلما لکھنؤ من ابتداء اپریل سالہ لغایت مارچ سالہ ۱۲۹۱					
۱	قاضی بلند حسین صاحب امویہ ماٹر	ماہ	یکسال	الغیر	
۲	مولانا شیخ محمد صاحب بادب	صہ	۱۰ ماہ ۲۰ یوم	ماہانہ	
۳	مولوی عبید اللہ کریم صاحب فیصل	صہ	۵ ماہ ۲۰ یوم	ماہانہ	۵ روپائی
۴	مولوی سید علی صاحب قائم مقام	صہ	یکسال	ماہانہ	۲۰ روپائی
۵	سید پایے صاحب بی لے	صہ	۳ ماہ	ماہانہ	
	قائم مقام سکند ماٹر	صہ	۲۹ یوم	ماہانہ	۸ روپائی

نمبر شمار	نام ملازمین مع عہد	شرح تنخواہ	ایام کارکردگی	تنخواہ الجبہ صول	کیفیت
۶	مولوی سید سلیمان صاحب نائب دیب	۵۰	یک سال	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۷	مولوی محمد شبلی صاحب کس عری	۵۰	یک سال	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۸	مولوی سلطان احمد صاحب کس عری	۵۰	یک سال	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۹	مولوی عبدالسلام صاحب کس عری	۵۰	۱۱ ماہ ۲۹ یوم	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۰	مولوی فضل الرحمن صاحب کس عری	۵۰	یک سال	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۱	مولوی محمد یونس صاحب کس عری	۵۰	۹ ماہ ۳ یوم	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۲	ماسٹرین محمد صاحب تھڑ ماسٹر	۵۰	۹ ماہ ۴ یوم	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۳	ماسٹر عبدکبیر صاحب تھڑ ماسٹر	۵۰	یک سال	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۴	پنڈت لکنا تھڑ صاحب معلم شا	۵۰	۱۱ ماہ ۴ یوم	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۵	ماسٹر فدا حسین صاحب معلم یمنی	۵۰	یک سال	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۶	مولوی قمر الدین صاحب کس عری	۵۰	یک سال	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۷	منشی عبدالحفیظ صاحب دارالعلوم	۵۰	۹ ماہ ۱۳ یوم	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۸	منشی سید علی صاحب منق	۵۰	۹ یوم فروری	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۱۹	مہر دارالعلوم منشی فضل حسین صاحب مہر	۵۰	۴ ماہ	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲
۲۰	معتد صاحب دارالعلوم منصوب علی چپرسی دارالعلوم	۵۰	۲۹ یوم	۵۰	۱۰-۱۱-۱۲



# فہرست عطیات چندہ ندوۃ العلماء

من ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۲ء لغایت تک تواریخ ۱۹۱۲ء

نمبر	پروانشل گورنمنٹ گرانٹ ان ایڈ۔	۱۰/۱۱/۱۲
۲	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکہا	۱۰/۱۱/۱۲
۳	عطیہ سرکار عالی والی ریاست حیدر آباد دکن خلد اللہ ملکہا۔ بحساب سوروپیم یا ہوا ر خالی	۱۰/۱۱/۱۲
۴	آمدنی وقف حمزہ پور ضلع شاہجہانپور	۱۰/۱۱/۱۲
۵	آمدنی جائداد موقوفہ مولوی خدایا خان صاحب موضع بھرتنا پور ضلع بریلی	۱۰/۱۱/۱۲
۶	آمدنی جائداد موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب حرم معرفت فتنی احتشام علی صاحب ٹرٹی اوقاف رئیس کوری	۱۰/۱۱/۱۲
۷	آمدنی گرایہ دوکان موقوفہ چندہ سی ضلع مراد آباد	۱۰/۱۱/۱۲
۸	آمدنی مکان موقوفہ واقع للٹ پور ضلع جھانسی	۱۰/۱۱/۱۲
۹	گرایہ مکانات وصیتی واقع لال باغ لکھنؤ	۱۰/۱۱/۱۲
میزان	۸/۱۵	۱۰/۱۱/۱۲

من ابتداء یکم اپریل ۱۲۹۱ء

چندہ ممبری

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	بذریعہ جناب بنو نظام الدین صاحب		۸	جناب خان نور محمد صاحب تاجر	
	امرت سر			جرم امرت سر	۱۵
۱	جناب فطاح محمد علیم صاحب جرم		۹	جناب حاجی قادر بخش مولابخش	
	و آنریری مجسٹریٹ کابنور	۱۵		صاحبان تاجران جرم امرت سر	۱۵
۲	جناب بنو نظام الدین صاحب تاجر چک امرت سر	۱۵	۱۰	جناب میر حبیب اللہ صاحب	
۳	جناب شیخ شمس الدین و نہ بخش			آنریری مجسٹریٹ امرت سر	۱۵
	صاحبان تاجر جرم امرت سر	۱۵	۱۱	جناب شیخ جمیل صاحب و اگر د	
۴	جناب شیخ علی بخش صاحب تاجر			آنریری مجسٹریٹ امرت سر	۱۵
	جرم و مینیپل کمشنر امرت سر	۱۵	۱۲	جناب شیخ علی محمد صاحب جرم	۱۵
۵	جناب میان نظام الدین صاحب		۱۳	جناب بابو شمس الدین صاحب تاجر جرم	۱۵
	ٹھیکہ دار امرت سر	۱۵	۱۴	جناب لوی محمد حکمت اللہ خاں	
۶	جناب قی الدین صاحب و اگر د فوٹو			سپرٹنڈنٹ جنگی امدت سر	۱۵
	کمشنر امرت سر	۱۵	۱۵	جناب خان اللہ جویا صاحب	
۷	جناب فیروز الدین صاحب و اگر د فوٹو	۱۵		تاجر جرم امرت سر	۱۵



بمشتار	نام مع پتہ	تعداد رقم	بمشتار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۱۶	جناب حاجی غلام حسین و خدا بخش	۲۵	جناب میان محمد بخش صاحب دار		
	صاحبان تاجر حرم امرتسر	۱ ص	پشمنہ کٹرہ الہودالیان امرتسر	۱ ص	
۱۷	جناب خان بہادر شیخ غلام صادق	۲۶	جناب میان حبیب اللہ صاحب دار		
	صاحب مین آنریری جٹریٹ امرتسر	۱ ص	پشمنہ پکٹی روازہ گنٹھ گھرا امرتسر	۱ ص	
۱۸	جناب حاجی پیر محمد احمد الدین صاحب	۲۷	جناب میان کریم الدین صاحب		
	و صدر الدین صاحب تاجر حرم امرتسر	۱ ص	سوداگر مشین ہال بازار امرتسر	۱ ص	
۱۹	جناب غلام صاحب شیخ فضل کریم صاحب	۲۸	جناب باسٹر عبد الرحمن صاحب		
	بی اے افسر مال بندوبست امرتسر	۱ ص	مدرس ریاضی و سائنس ایم۔		
۲۰	جناب خاجہ غلام محی الدین صاحب		اے۔ او ہائی اسکول امرتسر	۱ ص	
	بی اے۔ ایل ایل بی وکیل امرتسر	۱ ص	جناب میان محمد نظر احمد صاحب طالب علم	۲۹	
۲۱	جناب میان غلام مصطفیٰ صاحب		ہائی کلاس ایم اے۔ او ہائی اسکول		
	سوداگر و نیو سپل کٹنر امرتسر	۱ ص	امرتسر	۱ ص	
۲۲	جناب میان غلام نبی صاحب	۳۰	جناب میان بڑے شاہ صاحب		
	سوداگر پشمنہ موری گنج امرتسر	۱ ص	سوداگر کٹرہ موری گنج امرتسر	۱ ص	
۲۳	جناب میان عبد اللہ تو صاحب		معرفت جناب مولوی مولانا		
	سوداگر پشمنہ کٹرہ الہودالیان امرتسر	۱ ص	غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پور		
۲۴	جناب میان حسام الدین صاحب		بسی جناب لوی خزانہ محمد ظفر اللہ		
	ٹھیکہ دار امرتسر	۱ ص	خان صاحب سب حج۔		

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۳۱	چندہ ہوشیار پور جناب خان بہادر ششی محمد علی خان صاحب اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر ناہنور	۱	۴۰	گورنمنٹ ہائی اسکول جناب ڈپٹی احمد بخش صاحب پٹنہ اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر قصبہ	۱
۳۲	ضلع ہوشیار پور جناب شیخ جان محمد ضار علی اعظم	۱	۴۱	شام چوراسی ضلع ہوشیار پور جناب مولوی جان محمد صاحب	۱
۳۳	جناب محمد لوی الہی بخش صاحب پلیدر	۱	۴۲	ہوشیار پور تحصیلدار پالم پور ضلع گانگڑا	۱
۳۴	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم۔ اے۔ پلیدر	۱	۴۳	چندہ قصور ضلع لاہور جناب محمد لوی عبدالقادر صاحب	۱
۳۵	جناب خان صاحب یار محمد صاحب	۱	۴۴	وکیل چیف کورٹ پنجاب جناب محمد لوی غلام محی الدین	۱
۳۶	رئیس قریل دار جہان خیلان جناب فیض سید افتخار الدین صاحب	۱	۴۵	صاحب پلیدر جناب محمد لوی محمد داؤد صاحب	۱
۳۷	مہتمم بندوبست جناب مرزا امین اللہ صاحب	۱	۴۶	مختار جناب بیان فضل دین صاحب	۱
۳۸	نائب مہتمم بندوبست جناب راجہ ولی اللہ خان صاحب	۱	۴۷	گورا جناب بیان حاجی محمد صاحب انکافانہ	۱
۳۹	ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جناب محمد لوی محمد اشرف صاحب سکندر ماثر	۱	۴۸		

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۴۷	وزیر آباد ضلع گجرانوالہ	۱	۴۰	جناب سردار عظمت اللہ خان صاحب	۱
۴۸	جناب راجہ محمد اکرام اللہ خان صاحب	۱	۴۱	جناب قاضی مرید عابر صاحب	۱
۴۹	رئیس اعظم	۱	۴۲	جناب چودہری امین بخش صاحب	۱
۵۰	جناب لوی مرزا محمد غفر اللہ	۱	۴۳	جناب چودہری پوسٹ	۱
۵۱	خان صاحب سببج	۱	۴۴	نظام آباد ضلع گجرانوالہ	۱
۵۲	جناب قاضی باقر شاہ صاحب	۱	۴۵	چندہ سیالکوٹ	۱
۵۳	جناب چودہری حیات متاویلا	۱	۴۶	جناب شیخ پیر محمد و محمد جان صاحب	۱
۵۴	جناب بابو غلام حسن صاحب	۱	۴۷	سوداگران جہا ولی	۱
۵۵	جناب شیخ نیاز احمد صاحب اگر	۱	۴۸	جناب شیخ مر بخش صاحب اگر	۱
۵۶	جناب حاجی ملک غلام مصطفیٰ خان	۱	۴۹	جناب شیخ دہری کلو خان صاحب	۱
۵۷	سوداگر	۱	۵۰	بز قصاب	۱
۵۸	جناب حاجی ملک بوٹا صاحب اگر	۱	۵۱	جناب پیر بابی صاحب اگر	۱
۵۹	جناب حاجی عمر بخش صاحب اگر	۱	۵۲	جناب شیخ محمد سلطان صاحب اگر	۱
۶۰	جناب شیخ دین محمد صاحب اگر	۱	۵۳	جناب شیخ نبی بخش و خدا بخش	۱
۶۱	جناب شیخ مولانا بخش صاحب اگر	۱	۵۴	صاحبان سوداگران چرم	۱
۶۲	جناب میان محمد دین صاحب اگر	۱	۵۵	جناب شیخ چلغ دین صاحبان	۱
۶۳	جناب شیخ عبدالقادر صاحب اگر	۱			

بمشتار	نام مع پتہ	تعداد رقم	بمشتار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	سوداگران جرم	۱ ص	۸۳	جناب ابو خورشید عالم صاحب کجک	
۷۰	جناب بابو علی گڑھ صاحب	۱ ص		آف دی کورٹ	۱ ص
۷۱	جناب میان الہ رکھا صاحب	۱ ص	۸۴	جناب شیخ مولابخش صاحب سداگر چوب	۱ ص
۷۲	جناب چودہری نصیر الدین د		۸۵	جناب جی میان غلام علی صاحب	
	امام الدین صاحبان	۱ ص		ٹھیکہ دار	۱ ص
۷۳	جناب احمد حامد صاحب سوداگر		۸۶	جناب بو فضل احمد صاحب سٹوکیپر	
	جرم	۱ ص		چاؤ نی	۱ ص
۷۴	جناب لوی محمد شفیع صاحب افسر	۱ ص		چندہ کجرات خیاب	
۷۵	جناب سائین محمد فاضل صاحب ٹھیکہ دار	۱ ص	۸۷	جناب نواب ملک خدا بخش خان صاحب	
۷۶	جناب جی چودہری سلطان محمد			ڈسٹرکٹ جج	۱ ص
	صاحب بیرسٹریٹ لا	۱ ص	۸۸	جناب سردار یار محمد خان صاحب	
۷۷	جناب چودہری محمد امین صاحب پلڈ	۱ ص		پنشنر اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر	۱ ص
۷۸	جناب چودہری نصر اللہ خان صاحب	۱ ص	۸۹	جناب سید احمد حسین خان صاحب	
۷۹	جناب شیخ ظہور الہی صاحب	۱ ص		اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر	۱ ص
۸۰	جناب شیخ علی بخش صاحب مختار	۱ ص	۹۰	جناب شہزادہ محمد یوسف خان	
۸۱	جناب میان حسین الدین صاحب			صاحب پنشنر اکسٹرا اسٹنٹ کمشنر	۱ ص
	پلڈر	۱ ص	۹۱	جناب ملک شیر محمد خان صاحب	
۸۲	جناب برعطا محمد خان صاحب بریگیڈ	۱ ص		سپرنٹنڈنٹ دفتر فارسی ضلع کجرات	۱ ص

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۹۲	جناب چودہری فضل علی خان صاحب	۱۰۲	جناب اکرم فیض محمد خان صاحب	۱۰۲	۱
	آنریری سول جج	۱	جیف میڈیکل افسر ریاست	۱۰۳	۱
	چندہ گجرانوالہ پنجاب		ناجہ	۱۰۴	۱
۹۳	جناب ابی سلم جیانی صاحب	۱۰۳	جناب قاضی محمد خلیل صاحب	۱۰۵	۱
	اسٹنٹ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گجرانوالہ	۱	بریلی	۱۰۶	۱
۹۴	جناب میان عبدالحمید صاحب جج	۱	جناب حکیم محبوب علی صاحب	۱۰۷	۱
۹۵	جناب فقیر سید جلال الدین صاحب	۱	رئیس انولہ ضلع بریلی	۱۰۸	۱
	اکسٹرا اسٹنٹ کسٹمر	۱	جناب می لوی سید عبدالودود صاحب	۱۰۹	۱
۹۶	جناب می لوی فضل الدین صاحب	۱	رئیس بریلی	۱۱۰	۱
۹۷	جناب بابو عبدالعزیز صاحب پلڈر	۱	جناب ذوق الملک حکیم حافظ اہل	۱۱۱	۱
۹۸	جناب ابو عطاء محمد صاحب	۱	خان صاحب بیس دہلی	۱۱۲	۱
۹۹	جناب می لوی عبدالحق صاحب	۱	جناب سید باقر صاحب - بی - اے	۱۱۳	۱
	چندہ متفرق		ایل - ایل - بی وکیل بستی	۱۱۴	۱
۱۰۰	جناب می لوی سید محمد اسماعیل صاحب	۱	جناب می لوی نور محمد صاحب ضلع	۱۱۵	۱
	وکیل و آنریری سکریٹری ڈسٹرکٹ	۱	کھا - ضلع موتی ہاری	۱۱۶	۱
	بورڈ سمیر لور	۱	شیخ ابوالحسن صاحب موضع جہاز پور	۱۱۷	۱
۱۰۱	جناب حاجی محمد یعقوب خان صاحب	۱	ڈاکٹرانہ بلندر ضلع موتی ہاری	۱۱۸	۱
	رئیس پبلی کوٹی علی گڑھ	۱	جناب شیخ عبدالکریم صاحب موضع کنگڑا	۱۱۹	۱

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	ڈاکخانہ سور یا ضلع موتی ہاری	۱ ص		ڈبئی کلکٹر	۱ ص
۱۱۱	جناب شیخ امیر الحسن صاحب	۱ ص	۱۱۹	جناب سید الدین صاحب	
۱۱۲	جناب فشی ریاضیت حسن صاحب			بیرسٹر بارہ بنکی	۱ ص
	موضع لکھی ڈاکخانہ سور یا		۱۲۰	جناب سید الدین صاحب نعمانی	
	ضلع موتی ہاری	۱ ص		رودولی ضلع بارہ بنکی	۱ ص
۱۱۳	جناب شیخ ولی محمد صاحب موضع		۱۲۱	جناب قاضی ولی الحق صاحب	
	لکھی - ڈاکخانہ سور یا ضلع			رودولی - ضلع بارہ بنکی	۱ ص
	موتی ہاری	۱ ص	۱۲۲	جناب شیخ مختار احمد صاحب	
۱۱۴	جناب شیخ امانت حسین صاحب			وکیل بارہ بنکی	۱ ص
	موضع سرسہرو ڈاکخانہ		۱۲۳	جناب شیخ انوار الرحمان صاحب	
	سور یا ضلع موتی ہاری	۱ ص		قدوائی ٹیپو پوسٹ اسکول باؤنگی	۱ ص
۱۱۵	جناب بلوی ضیا الدین صاحب		۱۲۴	جناب شیخ عبدالعلی صاحب	
	وکیل بارہ بنکی	۱ ص		ہسپارہ ضلع بارہ بنکی	۱ ص
۱۱۶	جناب بلوی ولایت علی صاحب		۱۲۵	جناب حاجی قربان احمد صاحب	
	وکیل بارہ بنکی	۱ ص		وکیل بارہ بنکی	۱ ص
۱۱۷	جناب بلوی نواب علی صاحب		۱۲۶	جناب چودہری رشید الدین صاحب	
	وکیل بارہ بنکی	۱ ص		تعلقہ دار بارہ بنکی	۱ ص
۱۱۸	جناب بلوی نصیر الدین حیدر صاحب		۱۲۷	جناب حاجی دہری مجاہد الدین صاحب تعلقہ دار	۱ ص

نمبر شمار	نام معذرت	تعداد قمر	نمبر شمار	نام معذرت	تعداد قمر
۱۲۸	جناب شیخ محمود بنی صاحب رئیس بهار و ضلع بار و بنکی	۱۳۵	جناب مولوی عبدالخالق صاحب وکیل علیگڑھ	۱۳۶	جناب مولوی محمد صالح صاحب رئیس علیگڑھ
۱۲۹	جناب شیخ زین العابدین صاحب بهار و ضلع بار و بنکی	۱۳۷	جناب حاجی سید وارث علی شاه صاحب آگره	۱۳۸	جناب حافظ عبدالعزیز صاحب تحصیل ارنیشتر
۱۳۰	جناب حافظ عبدالصمد صاحب تاجر امین آباد لکھنؤ	۱۳۹	جناب نواب حاجی محمد اسماعیل خان صاحب رئیس و تالو فی ضلع علیگڑھ	۱۴۰	جناب علی احمد صاحب وکیل آگره
۱۳۱	جناب شیخ مشتاق علی صاحب رئیس گدیہ ضلع بار و بنکی	۱۴۱	جناب حافظ محمد محسن صاحب کراوی آگره	۱۴۲	جناب خان بہادر سید انجی صاحب بیرٹر آگره
۱۳۲	جناب حافظ محمد نفی صاحب تاجر علیگڑھ	۱۴۳	جناب مولوی امانت اللہ صاحب علیگڑھ	۱۴۴	جناب لوی حبیب الرحمن خان صاحب شروانی علیگڑھ

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد رقم
۱۴۳	جناب مرزا تقیم بیگ صاحب چغتائی ڈپٹی کلکٹر آگرہ	۱ ص	۱۵۰	صاحب بڑا گاؤن ضلع بارہ بنکی جناب مولوی الطاف	۱ ص
۱۴۴	جناب صوفی فتا و علی خالصا صاحب مالک مفید عالم آگرہ	۱ ص	۱۵۱	حسین صاحب تحصیل دار - لکھنؤ جناب عاقل محمد یونس	۱ ص
۱۴۵	جناب مولوی محمد شفیع صاحب سکرٹری مینو پل بورڈ اٹا و اود	۱ ص	۱۵۲	صاحب سترشتہ ضلع اناؤ جناب شیخ محبوب	۱ ص
۱۴۶	جناب مولوی بلج الدین صاحب حج خفیفہ کانپور جناب سید ممتاز حسن	۱ ص	۱۵۳	علی صاحب دریا باد ضلع بارہ بنکی جناب شیخ ریاست	۱ ص
۱۴۷	صاحب رزاقی بالنوی لکھنؤ جناب شیخ نیاز علی	۱ ص	۱۵۴	صاحب دریا باد ضلع بارہ بنکی بیوہ شیراز زمان	۱ ص
۱۴۸	صاحب رئیس پھیل ضلع بارہ بنکی جناب شیخ عبدالرحمان	۱ ص	۱۵۵	صاحب والدہ سعید الزمان صاحب	۱ ص
۱۴۹					



نمبر شمار	نام معرپہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معرپہ	تعداد رقم
۱۵۶	جناب چچ دہری شرفا زما رضا صاحب	۱۶۵	۱۵۷	جناب بو محمد ابراہیم صاحب	۱۶۵
	تلققدار گڈ ہی	۱ ص		رئیس ٹیڑ ہی گماٹ پٹنہ	۱ ص
۱۵۷	جناب شیخ غلام حسین صاحب	۱۶۶	۱۵۸	جناب بو عبد الجید صاحب	۱۶۶
	تھکدار ریاست محمود آباد	۱ ص		رئیس ٹیڑ ہی گماٹ پٹنہ	۱ ص
۱۵۸	جناب مولوی علی بخش صاحب	۱۶۷	۱۵۹	جناب شاہ محمد عثمان صاحب	۱۶۷
	وکیل گیا	۱ ص		عینک ساز مراد پور بانکی پور	۱ ص
۱۵۹	مسٹر ریاض الحق بیربٹر	۱۶۸	۱۶۰	جناب مولوی محمد مسلم صاحب	۱۶۸
	ایٹ لا گیا	۱ ص		تاجر کتب بانکی پور	۱ ص
۱۶۰	جناب لوی خواجہ محمد نواز	۱۶۹	۱۶۱	جناب لوی محمد حسین صاحب	۱۶۹
	صاحب وکیل گیا	۱ ص		وکیل ہائیکورٹ بانکی پور	۱ ص
۱۶۱	جناب لوی سید نور الدین	۱۷۰	۱۶۲	جناب آنریبل مولوی فخر الدین	۱۷۰
	احمد صاحب بلنچی گیا	۱ ص		صاحب وکیل بانکی پور	۱ ص
۱۶۲	جناب لوی فضیلت حسین	۱۷۱	۱۶۳	جناب داروغہ عبد اللطیف صاحب	۱۷۱
	صاحب وکیل گیا	۱ ص		تاجر مراد پور بانکی پور	۱ ص
۱۶۳	جناب لوی سید ظفر نواب	۱۷۲	۱۶۴	جناب مولوی نصیر الحق صاحب	۱۷۲
	صاحب رئیس گیا	۱ ص		رئیس پٹنہ بھار	۱ ص
۱۶۴	جناب حاجی میر علی بخش	۱۷۳	۱۶۵	جناب مرزا محمد عبد علی بیگ	۱۷۳
	صاحب کشتی کورہ منٹن گیا	۱ ص		صاحب بلنچ آباد	۱ ص

نمبر شمار	نام معیت	تعداد قم	نمبر شمار	نام معیت	تعداد قم
۱۴۴	جناب محمد یونس خان صاحب	۱۸۱	۱۸۱	جناب خان بہاد ہاجی عبد الرشید	۱۸۱
۱۴۵	بلخ آباد	۱۸۲	۱۸۲	خان صاحب سکرٹنی نسل	۱۸۲
۱۴۶	جناب حبیب احمد خان صاحب	۱۸۳	۱۸۳	پور ڈمرنہ ایور	۱۸۳
۱۴۷	بلخ آباد	۱۸۴	۱۸۴	جناب مصطفیٰ خان صاحب	۱۸۴
۱۴۸	جناب ڈاکٹر عبد الکریم خان صاحب	۱۸۵	۱۸۵	سب بارگماٹ مرزا پور	۱۸۵
۱۴۹	بلخ آباد	۱۸۶	۱۸۶	جناب شیخ عبد الکریم صاحب	۱۸۶
۱۵۰	جناب محمد اسحاق خان صاحب	۱۸۷	۱۸۷	آنریری مجسٹریٹ مرزا پور	۱۸۷
۱۵۱	بلخ آباد	۱۸۸	۱۸۸	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب	۱۸۸
۱۵۲	جناب محمد اسحاق خان صاحب	۱۸۹	۱۸۹	ابن شیخ عبد الکریم صاحب	۱۸۹
۱۵۳	جناب محمد اسماعیل خان صاحب	۱۹۰	۱۹۰	مرزا پور	۱۹۰
۱۵۴	جناب نظیر احمد خان صاحب	۱۹۱	۱۹۱	جناب بشیر خان صاحب	۱۹۱
۱۵۵	بلخ آباد	۱۹۲	۱۹۲	مرزا پور	۱۹۲
۱۵۶	جناب مولوی حبیب الدین	۱۹۳	۱۹۳	جناب مولوی عبد الباقی صاحب	۱۹۳
۱۵۷	صاحب فیض علی صاحب	۱۹۴	۱۹۴	سب انسپکٹر پولیس مرزا پور	۱۹۴
۱۵۸	جناب مولوی اسحاق صاحب	۱۹۵	۱۹۵	جناب مولوی عزیز الدین صاحب	۱۹۵
۱۵۹	وکیل الہ آباد	۱۹۶	۱۹۶	وکیل الہ آباد	۱۹۶
۱۶۰	جناب مسٹر بن احمد صاحب	۱۹۷	۱۹۷	جناب فشی لطیف احمد صاحب	۱۹۷
۱۶۱	بیر سٹریٹ لا الہ آباد	۱۹۸	۱۹۸	سب انسپکٹر پولیس مرزا پور	۱۹۸

نمبر شمار	نام معریتہ	تقدیرم	نمبر شمار	نام معریتہ	تقدیرم
۱۵۰	جناب میر چشمت علی صاحب	۱۵۰	۱۵۰	وال کی منڈی بنارس	۱۵۰
۱۵۱	جناب گھاٹ معرفت صاحب	۱۵۱	۱۵۱	جناب محمد علی صاحب	۱۵۱
۱۵۲	جناب انصاری مرزا	۱۵۲	۱۵۲	تاجر غلہ بشیر گنج بنارس	۱۵۲
۱۵۳	جناب مولوی حبیب محمد صاحب	۱۵۳	۱۵۳	جناب عبدالستار صاحب	۱۵۳
۱۵۴	رئیس بلوچن بازار بنارس	۱۵۴	۱۵۴	بنارس	۱۵۴
۱۵۵	جناب مولوی قبول عالم	۱۵۵	۱۵۵	جناب سٹراقبال صاحب	۱۵۵
۱۵۶	صاحب وکیل بنارس	۱۵۶	۱۵۶	بنارس	۱۵۶
۱۵۷	جناب زائر نجات صاحب	۱۵۷	۱۵۷	جناب شیخ حسین صاحب	۱۵۷
۱۵۸	رئیس سوالات بنارس	۱۵۸	۱۵۸	بنارس	۱۵۸
۱۵۹	جناب خان بہادر محمد طیب	۱۵۹	۱۵۹	جناب حاجی ابو صاحب بنارس	۱۵۹
۱۶۰	صاحب کوٹوال بنارس	۱۶۰	۱۶۰	جناب قلی علی سراج احمد صاحب	۱۶۰
۱۶۱	جناب حاجی قادر بخش صاحب	۱۶۱	۱۶۱	رائے برہلی	۱۶۱
۱۶۲	بخشی بنارس	۱۶۲	۱۶۲	جناب شیخ کفایت اللہ صاحب	۱۶۲
۱۶۳	جناب فشی تصور حسین صاحب	۱۶۳	۱۶۳	رئیس پرتاب گڈ	۱۶۳
۱۶۴	سب انسپکٹر چوک بنارس	۱۶۴	۱۶۴	جناب شیخ محمد باقر صاحب	۱۶۴
۱۶۵	جناب مولوی عزت حسین	۱۶۵	۱۶۵	رئیس پرتاب گڈ	۱۶۵
۱۶۶	صاحب وکیل بنارس	۱۶۶	۱۶۶	جناب خان بہادر ڈی بی محمد باقر	۱۶۶
۱۶۷	جناب میر اسحاق صاحب پیر	۱۶۷	۱۶۷	صاحب سلطان پور	۱۶۷

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۲۱۰	جناب لوی محمد لطیف صاحب	۲۱۹	جناب منشی صابر علی صاحب	۱ ص
	منصف صدر سلطانپور		فیض آباد	
۲۱۱	جناب محمد یعقوب غائب صاحب	۲۲۰	جناب منشی حبیب اللہ صاحب	۱ ص
	تعلقہ دار بہرہ مؤرخ بریلی		فیض آباد	
۲۱۲	جناب مولوی علاء الحسن	۲۲۱	جناب مسٹر حامد علی خان صاحب	۱ ص
	صاحب بٹی گلکٹر سلطانپور		بیرسٹریٹ لا فیض آباد	
۲۱۳	جناب شیخ محمد رضا صاحب	۲۲۲	جناب چودہری رسول بخش صاحب	۱ ص
	سلطانپور		سوداگر فیض آباد	
۲۱۴	جناب شیخ محمد رضا صاحب	۲۲۱۳	نامعلوم الاسم فیض آباد	۱ ص
	سلطان پور		جناب محبوب احمد صاحب	۱ ص
۲۱۵	جناب محمد شفیع صاحب مختار		فیض آباد	
	فیض آباد	۲۲۱۵	جناب لوی سید علی صاحب	۱ ص
۲۱۶	جناب محمد حامد صاحب		مدرس دارالعلوم ندوہ	
	ایڈیٹر قیصر ہند فیض آباد		لکھنؤ	
۲۱۷	جناب محمود عالم صاحب کیل	۲۲۴	جناب مضافان علی صاحب تعلقہ	۱ ص
	فیض آباد		بہرہ ضلع رائے بریلی	
۲۱۸	جناب شیخ حافظ یار محمد صاحب	۲۲۷	جناب شیخ شہاب الدین	۱ ص
	ٹانڈہ فیض آباد		صاحب کیل رائے بریلی	

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد	نمبر شمار	نام معیتہ	نمبر شمار
۱	جناب چودہری عبدالقدیم	۲۳۷	۱	جناب شیخ محمد ذکر یا صاحب	۲۳۸
۱	صاحب رئیس ضلع ہردوئی	۱	۱	راے بریلی	۲۳۹
۱	جناب سید کرامت حسین	۲۳۸	۱	جناب شیخ محمد شعیب صاحب	۲۳۹
۱	صاحب پنشنر ڈپٹی کلکٹر	۱	۱	راے بریلی	۲۴۰
۱	سندیلہ ضلع ہردوئی	۱	۱	جناب سید احمد سعید صاحب	۲۴۰
۱	جناب سید قمر الدین احمد	۲۳۹	۱	راے بریلی	۲۴۱
۱	صاحب سندیلہ ضلع ہردوئی	۱	۱	جناب سید محمد سلیم ممتاز راے بریلی	۲۴۱
۱	جناب شیخ نثار الرحمان صاحب	۲۴۰	۱	جناب سید محمد عبداللہ صاحب	۲۴۱
۱	تعلقہ اربڑا گاؤں ضلع	۱	۱	جناب سید محمد صاحب	۲۴۲
۱	بارہ بنکی	۱	۱	راے بریلی	۲۴۳
۱	جناب سید سعید الحسن صاحب	۲۴۱	۱	جناب مولوی عین الحق صاحب	۲۴۳
۱	رئیس پائنہ ضلع بارہ بنکی	۱	۱	فیض آباد	۲۴۴
۱	جناب مولوی صالح الحسن	۲۴۲	۱	جناب منشی التفات سول	۲۴۵
۱	صاحب چھپرہ	۱	۱	صاحب تعلقہ سندیلہ	۲۴۵
۱	جناب محمد محمد احسن صاحب	۲۴۲	۱	ضلع ہردوئی	۲۴۶
۱	چھپرہ	۱	۱	جناب چودہری عبدالباسط	۲۴۶
۱	مسٹر ممتاز حسین بیرٹھاری	۲۴۴	۱	صاحب رئیس سندیلہ	۲۴۷
۱	سکرٹری کمیٹی استقبالی ندوہ	۱	۱	ضلع ہردوئی	۲۴۷

بشمار	نام معیتہ	تعداد	بشمار	نام معیتہ
۱۴۵	بیرسٹر راجکوٹ	۱	۲۴۵	نام معلوم الاسم
۱۴۶	جناب خواجہ نظام حسین	۲۵۵	۲۴۶	جناب ماقط قطب الدین
۱۴۷	صاحب آنریری مجسٹریٹ	۱	۲۴۷	صاحب لکھنؤ
۱۴۸	سہارنپور	۱	۲۴۸	جناب شیخ سخاوت حسین
۱۴۹	جناب مسٹر محمد صدیق صاحب	۲۵۶	۲۴۹	صاحب تاجر عطرچوک
۱۵۰	بیرسٹر لکھنؤ	۱	۲۵۰	لکھنؤ
۱۵۱	جناب سید بنی اللہ صاحب	۲۵۷	۲۵۱	جناب منشی رفیع القدر صاحب
۱۵۲	بیرسٹر لکھنؤ	۱	۲۵۲	ڈپٹی کلکٹر بنارس
۱۵۳	آنریریل مسٹر محمد رفیق جوڈیشل	۲۵۸	۲۵۳	جناب میان غلام رسول
۱۵۴	کشنر لکھنؤ	۱	۲۵۴	صاحب ٹیکہ دار کٹاوتر
۱۵۵	جناب امجد لوی شمس الحسن صاحب	۲۵۹	۲۵۵	جناب منشی عبدالغنی صاحب اتر
۱۵۶	ڈپٹی کلکٹر بدایون	۱	۲۵۶	جناب چچ دہری شفیق الزمان
۱۵۷	جناب مولوی بدر الحسن	۲۶۰	۲۵۷	صاحب تعلقدار بھول
۱۵۸	صاحب منصف لکھنؤ	۱	۲۵۸	ضلع بارہ بنکی
۱۵۹	جناب ممتاز علی نصاب	۲۶۱	۲۵۹	جناب منشی ظہیر علی صاحب لکھنؤ
۱۶۰	صدر بازار لکھنؤ	۱	۲۶۰	جناب شاہ محمد خان نصاب
۱۶۱	جناب سید محمد محسن خٹا بریلی	۲۶۲	۲۶۱	تاجر لکھنؤ
۱۶۲	جناب عبدالحکیم صاحب بی ای علی گڑھ	۲۶۳	۲۶۲	جناب غلام محمد صاحب منشی

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد رقم
۲۶۴	جناب مسٹر حبیب اللہ صاحب		۲۶۳	وکیل لکھنؤ	۱
	جو انٹنٹ مجسٹریٹ کانپور	۱	۲۶۳	جناب مولوی احسان اللہ	۱
۲۶۵	جناب مولوی غلام صفدر			صاحب وکیل گورکھ پور	۱
	خان صاحب آگرہ	۱	۲۶۴	جناب حبیب اللہ صاحب	۱
۲۶۶	جناب مولوی میر عبد الکريم			فیض آباد	۱
	صاحب علوی مدرس فقہ اول	۱	۲۶۵	جناب شیخ عبد الرؤف صاحب	۱
	دارالعلوم ندوہ لکھنؤ	۱		رئیس متور انہ ضلع الہ آباد	۱
۲۶۷	جناب بابو عبد العزیز خاں صاحب		۲۶۶	جناب منشی امتیاز علی صاحب	۱
	تعلقہ اربہر کچور ضلع سلاطینپور	۱		وکیل فیض آباد	۱
۲۶۸	جناب بابو محمد زمان خاں صاحب		۲۶۷	جناب سید فضل الرحمن صاحب	۱
	تعلقہ اربہر کچور ضلع سلاطینپور	۱		وکیل کانپور	۱
۲۶۹	جناب رشید الدین صاحب		۲۶۸	جناب ضیاء الحسن صاحب علوی	۱
	موضع بہرہا ضلع علیگڑھ	۱		کاکوری لکھنؤ	۱
۲۷۰	جناب سید طور احمد صاحب		۲۶۹	جناب سید حسین صاحب جبریم	۱
	وکیل لکھنؤ	۱		کانپور	۱
۲۷۱	جناب مرزا سمیع اللہ بیگ		۲۷۰	جناب شاہ محمد خان صاحب	۱
	صاحب وکیل لکھنؤ	۱		لکھنؤ	۱
۲۷۲	جناب سید وزیر حسن صاحب		۲۷۱	جناب صفی الدولہ حسام الملک	۱

بمشار	نام معیتہ	تلاوت	بمشار	نام معیتہ	بمشار
۱	جناب خواجہ سید رشد الدین	۲۹۰	۱	نواب سید علی حسن خالص	۲۸۱
۱	صاحب لکھنؤ	۱	۱	لکھنؤ	۱
۱	جناب غلام زین العابدین	۲۹۱	۱	جناب نواب امیر حسن خالص	۲۸۲
۱	صاحب رئیس میرٹھ	۱	۱	لکھنؤ	۱
۱	جناب منشی واحد علی صاحب	۲۹۲	۱	جناب نواب مقتدی خالص	۲۸۳
۱	کاگوری لکھنؤ	۱	۱	لکھنؤ	۱
۱	جناب وحی الحسن صاحب	۲۹۳	۱	جناب خواجہ حمید الدین صاحب	۲۸۴
۱	وکیل لکھنؤ	۱	۱	لکھنؤ	۱
۱	جناب عبد الرشید خالص	۲۹۴	۱	جناب مولوی عبد الحمی صاحب	۲۸۵
۱	فتحپور	۱	۱	ہوبالی لکھنؤ	۱
۱	جناب خان بہادر شیخ احمد حسن	۲۹۵	۱	جناب نواب مسعود حسن	۲۸۶
۱	صاحب تعلقدار پیراٹوان	۱	۱	خالصا صاحب لکھنؤ	۱
۱	ضلع پرتا بگڑہ	۱	۱	جناب نواب سید رفیع حسن	۲۸۷
۱	جناب مولوی محمد اشرف	۲۹۶	۱	خالصا صاحب لکھنؤ	۱
۱	صاحب وکیل کوباٹ	۱	۱	جناب نواب تبارتقے حسین	۲۸۸
۱	جناب بابو چراغ الدین صاحب	۲۹۷	۱	خان صاحب لکھنؤ	۱
۱	نائب سکریٹری انجمن اسلامیہ	۱	۱	جناب سید عبدالرحمان صاحب	۲۸۹
۱	قصور ضلع لاہور	۱	۱	لکھنؤ	۱



بشمار	نام معریہ	تعداد	بشمار	نام معریہ	تعداد
۲۹۸	جناب محمد علم خان صاحب بیس	۱ ص	۳۰۷	جناب شیخ نظیر حسین تعلقدار	۱ ص
۲۹۹	گوتمنی ضلع پرتا بگڑہ	۱ ص	۳۰۸	جناب شیخ عبدالحی بھیرانوان	۱ ص
۳۰۰	جناب مولوی حفیظ الدین مٹا	۱ ص	۳۰۹	جناب شیخ عبدالحی بھیرانوان	۱ ص
۳۰۱	بارہ بنکی	۱ ص	۳۱۰	جناب سید احمد شیر صاحب	۱ ص
۳۰۲	جناب حکیم محمد خلیل اللہ صاحب	۱ ص	۳۱۱	جناب شیخ ابوالحسن صاحب	۱ ص
۳۰۳	رئیس بریلی	۱ ص	۳۱۲	جناب شیخ محمد بخش صاحب	۱ ص
۳۰۴	جناب عبدالرحمان صاحب	۱ ص	۳۱۳	جناب میر منظور حسین	۱ ص
۳۰۵	وکیل ضلع آره	۱ ص		صاحب وکیل سینا پور	۱ ص
۳۰۶	جناب مولوی حبیب الزمان	۱ ص			
۳۰۷	خان صاحب شاہ جہان پور	۱ ص			
۳۰۸	موفت منشی محمد احتشام علی	۱ ص			
۳۰۹	صاحب رئیس	۱ ص			
۳۱۰	معرفت بابو منصور علی خاقدار	۱ ص			
۳۱۱	سپرٹنڈنٹ ایشین چارباغ	۱ ص			
۳۱۲	لکھنؤ	۱ ص			
۳۱۳	جناب مولوی عبدالقادر صاحب	۱ ص			

نمبر شمار	نام معتمد پتہ	تعداد ورق	نمبر شمار	نام معتمد پتہ	تعداد ورق
۳۱۲	معرفت حکیم عبدالقوی صاحب لکھنؤ	۱	۳۲۳	جناب شیخ فرزند علی صاحب وکیل لکھنؤ	۱
۳۱۵	معرفت حکیم عبدالرشید صاحب لکھنؤ	۱	۳۲۴	جناب حکیم محمد علی خان صاحب ایڈیٹر مرقع عالم ہردوئی	۱
۳۱۶	جناب مرزا محمد فصیح صاحب وکیل لکھنؤ	۱	۳۲۵	جناب مولوی محمود الحق صاحب قادر ی وکیل ہردوئی	۱
۳۱۷	جناب شیخ شاہد حسین صاحب تعلقہ ارگہ ضلع بارہ بنکی	۱	۳۲۶	جناب نواب عبدالکریم خان صاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی	۱
۳۱۸	جناب شیخ محمد موسیٰ صاحب رئیس بجنور ضلع لکھنؤ	۱	۳۲۷	جناب محمد حسین خان صاحب رئیس اللہ پور شاہ آباد	۱
۳۱۹	جناب شیخ محمد رضا صاحب رئیس بجنور	۱	۳۲۸	جناب خواجہ سید کاظم حسین صاحب لکھنؤ	۱
۳۲۰	جناب سید اشرف علی صاحب رئیس امیٹھی ضلع لکھنؤ	۱	۳۲۹	جناب شہزاد علی خان صاحب بی۔ اے۔ دلاور پور شاہ آباد	۱
۳۲۱	جناب مرزا اصغر حسین صاحب بلوچ پور لکھنؤ	۱	۳۳۰	جناب لوی اکبر علی صاحب سکرٹری محکمہ جنگی بانس بریلی	۱
۳۲۲	جناب محمد حسن و محمد اسحاق صاحب دوکاندار امین آباد	۱			

نمبر شمار	نام معصیه	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معصیه	تعداد رقم
۳۳۱	جناب لوی قمر علی صاحب	۳۳۸	جناب لوی محمد یعقوب	۱	
۳۳۲	وکیل بانس بریلی	۳۳۹	صاحب کیل مراد آباد	۱	
۳۳۳	جناب صاحبزاده عبدالصمد	۳۴۰	جناب سید رضا علی صاحب	۱	
۳۳۴	خانصاحب بهادر حنیف	۳۴۱	وکیل مراد آباد	۱	
۳۳۵	سکرٹری نواب مختار امین	۳۴۲	جناب قاضی شوکت حسین	۱	
۳۳۶	جناب نواب قار الملک	۳۴۳	صاحب نریری مجتبیٰ وزیر	۱	
۳۳۷	مولوی مشتاق حسین صاحب	۳۴۴	مراد آباد	۱	
۳۳۸	اودھ	۳۴۵	جناب لوی سید حسن صاحب	۱	
۳۳۹	جناب قضا احمد علی خانصاحب	۳۴۶	وکیل مراد آباد	۱	
۳۴۰	سپرٹنڈنٹ کارخانہ جات	۳۴۷	جناب لوی میر نظام علی	۱	
۳۴۱	نواب صاحب رامپور	۳۴۸	صاحب مختار رفیع سپن لوئر	۱	
۳۴۲	جناب لوی قمر شاہ خانصاحب	۳۴۹	مراد آباد	۱	
۳۴۳	جوڈیشل سکرٹری رامپور	۳۵۰	جناب مولوی عبدالحی	۱	
۳۴۴	جناب صاحبزاده عبدالحق	۳۵۱	صاحب وکیل مراد آباد	۱	
۳۴۵	خانصاحب ریونیو سکرٹری	۳۵۲	جناب لوی تمیز علی صاحب	۱	
۳۴۶	یاست رامپور	۳۵۳	سب رجسٹرار مراد آباد	۱	
۳۴۷	جناب لوی حشمت علی خان	۳۵۴	جناب شیخ رحمت علی صاحب	۱	
۳۴۸	صاحب ستم بند و بست پٹو	۳۵۵	انزبری مجتبیٰ مراد آباد	۱	

بشمار	نام معیتہ	تعداد رقم	بشمار	نام معیتہ	تعداد رقم
۳۴۶	جناب شیخ محمد یعقوب خاں	۱ ص	۳۴۷	جناب صاحب ناظم مال	۱ ص
۳۴۷	سوداگر ظہروف مراد آباد	۱ ص	۳۴۸	جناب سید ابن حسن شاہ	۱ ص
۳۴۸	جناب حافظ محمد اسماعیل	۱ ص	۳۴۹	صاحب شاہ جہان پور	۱ ص
۳۴۹	صاحب وکیل و آنریری	۱ ص	۳۵۰	جناب شیخ ریاضت حسن	۱ ص
۳۵۰	محشر شاہ جہان پور	۱ ص	۳۵۱	صاحب موضع بگی پوسٹ	۱ ص
۳۵۱	جناب لوی رضی الدین خاں	۱ ص	۳۵۲	سور یا ضلع موتی ہاری	۱ ص
۳۵۲	وکیل و آنریری محشر	۱ ص	۳۵۳	شاہ جہان پور	۱ ص
۳۵۳	جناب رحمان حسین خاں	۱ ص	۳۵۴	صاحب تحصیلدار شاہ جہان پور	۱ ص
۳۵۴	صاحب تحصیلدار شاہ جہان پور	۱ ص	۳۵۵	جناب لوی مطیع اللہ خاں	۱ ص
۳۵۵	جناب لوی مطیع اللہ خاں	۱ ص	۳۵۶	ڈپٹی کلکٹر شاہ جہان پور	۱ ص
۳۵۶	ڈپٹی کلکٹر شاہ جہان پور	۱ ص	۳۵۷	جناب قاضی عظیم الحق صاحب	۱ ص
۳۵۷	جناب قاضی عظیم الحق صاحب	۱ ص	۳۵۸	اسٹنٹ منیجر کورٹ کافی وارڈس	۱ ص
۳۵۸	اسٹنٹ منیجر کورٹ کافی وارڈس	۱ ص	۳۵۹	شاہ جہان پور	۱ ص
۳۵۹	شاہ جہان پور	۱ ص	۳۶۰	جناب محمد ایوب صاحب	۱ ص
۳۶۰	جناب محمد ایوب صاحب	۱ ص	۳۶۱	عینک ساز لکھنؤ	۱ ص
۳۶۱	عینک ساز لکھنؤ	۱ ص	۳۶۲	جناب مولوی عباس علی	۱ ص
۳۶۲	جناب مولوی عباس علی	۱ ص	۳۶۳	جناب سید اصغر علی شاہ	۱ ص
۳۶۳	جناب سید اصغر علی شاہ	۱ ص	۳۶۴	صاحب آنریری محشر	۱ ص

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدار	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدار
۲	جناب شیخ فضل الدین صاحب			چندہ متفرق	
	شرف صدر	ع	۱۱	جناب سید محمود عالم صاحب	
۳	جناب سید غلام شاہ صاحب			رئیس مغلپورہ فیض آباد	ع
	پلیڈر	ع	۱۲	جناب شیخ فوسنی صاحب	
۴	جناب سید حامد علی شاہ صاحب			موضع سوریہ ڈاکخانہ سوریہ	
	سکرٹری مینوسپل کمیٹی	ع		ضلع موتی ہاری	ع
۵	جناب شیخ کرامت اللہ صاحب	ع	۱۳	جناب شیخ صداقت صاحب	
۶	جناب مولوی عبداللطیف			موضع سوریہ ڈاکخانہ سوریہ	
	صاحب ڈسٹرکٹ انسپیکٹر	ع		ضلع موتی ہاری	ع
۷	جناب بابو مولان بخش صاحب		۱۴	جناب شیخ امانت صاحب	
	سفید پوش	ع		موضع سوریہ ڈاکخانہ سوریہ	
	چندہ گجرانوالہ پنجاب			ضلع موتی ہاری	ع
۸	جناب چودہری قائم علی		۱۵	جناب شیخ عقیق صاحب	
	خان صاحب کوٹ انیکٹر	ع		موضع سوریہ ڈاکخانہ سوریہ	
۹	جناب ماسٹر محمد الدین صاحب			ضلع موتی ہاری	ع
	مینوسپل کمشنر	ع	۱۶	جناب شیخ الہی بخش صاحب	
۱۰	جناب مولوی نذیر حسین			موضع سوریہ ڈاکخانہ سوریہ	
	صاحب امام جامع مسجد	ع		ضلع موتی ہاری	ع

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد ورق	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد ورق
۱۷	جناب شیخ کفایت حسین صاحب موضع سواریا ڈاکخانہ سواریا	۲۳	۱۷	جناب شیخ عبداللہ صاحب موضع مٹھوی ڈاکخانہ رام نگر	۶
	ضلع موتی ہاری	۶		ضلع موتی ہاری	۶
۱۸	جناب مولوی تیز الدین صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سواریا	۲۲	۱۸	جناب شیخ محمد نواب صاحب موضع سرواڈا ڈاکخانہ رام نگر	۶
	ضلع موتی ہاری	۶		ضلع موتی ہاری	۶
۱۹	جناب شیخ سحان صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سواریا	۲۵	۱۹	جناب شیخ ریاض الدین صاحب موضع سرواڈا ڈاکخانہ رام نگر	۶
	ضلع موتی ہاری	۶		ضلع موتی ہاری	۶
۲۰	جناب شیخ عدالت حسین صاحب موضع گنی ڈاکخانہ سواریا	۲۶	۲۰	جناب شیخ شراکت حسین صاحب موضع سرواڈا ڈاکخانہ رام نگر	۶
	ضلع موتی ہاری	۶		ضلع موتی ہاری	۶
۲۱	جناب شیخ شمس الدین صاحب موضع گنی ڈاکخانہ سواریا	۲۷	۲۱	جناب شیخ عبدالرزاق صاحب موضع سرواڈا ڈاکخانہ رام نگر	۶
	ضلع موتی ہاری	۶		ضلع موتی ہاری	۶
۲۲	جناب شیخ علی عباس صاحب موضع گنی ڈاکخانہ سواریا	۲۸	۲۲	جناب شیخ اسماعیل صاحب موضع سرواڈا ڈاکخانہ رام نگر	۶
	ضلع موتی ہاری	۶		ضلع موتی ہاری	۶

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد رقم
۲۹	جناب شیخ ولی محمد صاحب موضع جو گیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶۱	۳۴	جناب شیخ عبد اللہ صاحب موضع بستی ڈاکخانہ سوہا ضلع موتی ہاری	۶۱
۳۰	جناب شیخ شراکت حسین صاحب شیر دا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶۱	۳۵	جناب شیخ جمن صاحب موضع سل پور ڈاکخانہ سوہا ضلع موتی ہاری	۶۱
۳۱	جناب شیخ عیلم الدین صاحب ڈاک خانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶۱	۳۸	جناب شیخ عبد الغزیز صاحب موضع سہیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶۱
۳۲	جناب شیخ بشیر صاحب ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶۱	۳۹	جناب مولوی احمد حسین صاحب موضع جو گیا ڈاکخانہ رام نگر ضلع موتی ہاری	۶۱
۳۳	جناب شیخ اصغر علی صاحب موضع دیورو ڈاکخانہ سوہا ضلع موتی ہاری	۶۱	۴۰	جناب شیخ بدر الدین صاحب موضع گہی ڈاکخانہ سوہا ضلع موتی ہاری	۶۱
۳۴	جناب دفعدر صاحب ڈاکخانہ سوہا ضلع موتی ہاری	۶۱	۴۱	جناب شیخ عبد العزیز صاحب	۶۱
۳۵	جناب شیخ امانت حسین صاحب				

نمبر شمار	نام معریتہ	نقار و رقم	نمبر شمار	نام معریتہ	نقار و رقم
	موضع سیما ڈاکخانہ رام نگر			موضع چهار سومی ڈاکخانہ	
۶۱	ضلع موتی ہاری	۶۱	۶۱	ملان ضلع موتی ہاری	۶۱
۶۲	جناب نوازہ علی صاحب	۶۲	۶۲	جناب شیخ خوشی صاحب	۶۲
۶۳	بارہ بنکی	۶۳	۶۳	موضع ڈھڑا ڈاکخانہ سوریا	۶۳
۶۴	جناب مقصود علی صاحب	۶۴	۶۴	ضلع موتی ہاری	۶۴
۶۵	بارہ بنکی	۶۵	۶۵	جناب فیض الدار صاحب	۶۵
۶۶	جناب محبوب علی صاحب	۶۶	۶۶	موضع بگھی ڈاکخانہ سوریا	۶۶
۶۷	ناظر بارہ بنکی	۶۷	۶۷	ضلع موتی ہاری	۶۷
۶۸	جناب اشفاق حسین صاحب	۶۸	۶۸	جناب شیخ یار علی صاحب	۶۸
۶۹	ڈپٹی کلکٹر بارہ بنکی	۶۹	۶۹	موضع جوگیا ڈاکخانہ رام نگر	۶۹
۷۰	جناب محمد ادیس صاحب	۷۰	۷۰	ضلع موتی ہاری	۷۰
۷۱	ردولی ضلع بارہ بنکی	۷۱	۷۱	جناب شیخ نعمت صاحب	۷۱
۷۲	جناب شاہ مصطفیٰ محمد صاحب	۷۲	۷۲	موضع سکنا ڈاکخانہ سوریا	۷۲
۷۳	ردولی ضلع بارہ بنکی	۷۳	۷۳	ضلع موتی ہاری	۷۳
۷۴	جناب شاہ علی احمد صاحب	۷۴	۷۴	جناب شیخ ماقط شہید	۷۴
۷۵	ردولی ضلع بارہ بنکی	۷۵	۷۵	صاحب موضع سیما ڈاکخانہ	۷۵
۷۶	جناب اقبال الرحمان صاحب	۷۶	۷۶	رام نگر ضلع موتی ہاری	۷۶
۷۷	ردولی ضلع بارہ بنکی	۷۷	۷۷	جناب شیخ علی حسن صاحب	۷۷



نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۵۶	جناب محمد علی صاحب تاجر	۱۷	۴۵	جناب حافظ عبد الکریم صاحب	۱۷
۵۷	جناب الطاف علی صاحب	۱۷	۴۶	جناب شیخ نواب علی صاحب	۱۷
۵۸	جناب انعام الرحمان صاحب	۱۷	۴۷	جناب محمد علی صاحب	۱۷
۵۹	جناب عبد الوحید صاحب	۱۷	۴۸	جناب منظر الحسن صاحب	۱۷
۶۰	جناب بدر الحسن صاحب	۱۷	۴۹	جناب مولوی علی نقی صاحب	۱۷
۶۱	جناب حافظ عبد الرؤف صاحب	۱۷	۵۰	جناب حاجی محمد مصطفیٰ صاحب	۱۷
۶۲	جناب عبد الکریم صاحب	۱۷	۵۱	جناب منشی علی حسن صاحب	۱۷
۶۳	جناب شیخ عبد اللہ صاحب	۱۷	۵۲	جناب شیخ ولی اللہ صاحب	۱۷
۶۴	جناب مفتی احسان الحق صاحب	۱۷	۵۳	جناب شیخ وحید الدین صاحب	۱۷

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۷۴	جناب شیخ غلام صفدر خان	۸۳	جناب مولوی الطاف حسین	۷۵	صاحب آگرہ
۷۵	جناب مولوی سلامت اللہ	۸۴	جناب اہلخانہ ڈاکٹر محمد سمیع	۷۶	جناب مولوی عبدالغفار
۷۶	صاحب ڈبٹی کلکٹر آگرہ	۸۵	جناب جودہری مصطفیٰ علی	۷۷	صاحب تشار احمد صاحب
۷۷	کوئوال آگرہ	۸۶	جناب غلام حیدر صاحب	۷۸	جناب مولوی نذیر احمد خان
۷۸	جناب مولوی نذیر احمد خان	۸۷	کپور پٹر دریا آباد	۷۹	صاحب فخر اٹاودہ
۷۹	صاحب فخر اٹاودہ	۸۸	جناب منشی محبوب اشرف خاں	۸۰	جناب مولوی عنایت حسین
۸۰	جناب سید احمد صاحب	۸۹	کٹھوکمر تالاب گیا	۸۱	صاحب اٹاودہ
۸۱	جناب سید صادق حسین	۹۰	جناب منشی عیسیٰ الدین خاں	۸۲	جناب مولوی غلام مجتبیٰ
۸۲	صاحب اٹاودہ	۹۱	پشکار گیا		صاحب رئیس اٹاودہ
			جناب حافظ ابوالکلام		
			کٹھوکمر تالاب گیا		
			جناب مولوی غنی حیدر صاحب		
			وکیل گیا		
			جناب منشی محمد احسن صاحب		

بشمار	تمام مع پتہ	تعداد رقم	بشمار	تمام مع پتہ	تعداد رقم
	مختار گیا	۶۱	۱۰۰	جناب منشی شجاعت حسین	۶۱
۹۲	جناب مسٹر عبدالحمید صاحب	۶۱		گیا	۶۱
	بیرسٹر گیا	۶۱	۱۰۱	جناب منشی سید گوہر علی صاحب	۶۱
۹۳	جناب منشی فخر الدین صاحب	۶۱		گیا	۶۱
	مختار گیا	۶۱	۱۰۲	جناب مولوی محمد انجم صاحب	۶۱
۹۴	جناب منشی طبع الحق	۶۱		گیا	۶۱
	صاحب گیا	۶۱	۱۰۳	جناب منشی مشیر الدین صاحب	۶۱
۹۵	جناب منشی الوہاب	۶۱		گیا	۶۱
	صاحب گیا	۶۱	۱۰۴	جناب میر شفاعت حسین صاحب	۶۱
۹۶	جناب مولوی خلیل	۶۱		رئیس گیا	۶۱
	الرحمان صاحب	۶۱	۱۰۵	جناب حکیم شمس الدین صاحب	۶۱
	وکیل گیا کٹو گمر	۶۱		گیا	۶۱
	تالاب	۶۱	۱۰۶	جناب مولوی عبدالحمید صاحب	۶۱
۹۷	جناب مولوی واعظ الحق	۶۱		سپرٹنڈنٹ معروف گیا	۶۱
	صاحب کیل گیا	۶۱	۱۰۷	جناب عبدالحمید صاحب	۶۱
۹۸	جناب مولوی عبدالرحیم	۶۱		بسیج معروف گنج گیا	۶۱
	صاحب گیا	۶۱	۱۰۸	جناب نصیر الدین صاحب	۶۱
۹۹	جناب مولوی عمر دراز صاحب	۶۱		بیرسٹر گیا	۶۱

نمبر شمار	نام معریتہ	تعداد	نمبر شمار	نام معریتہ
۱۰۵	جناب منشی نور الدین صاحب گیارہ	۱۲۰	۱۰۵	جناب منشی لطافت علی خان
۱۱۰	جناب لوی عاشق حسین گیارہ	۱۲۱	۱۱۰	صاحب گیارہ
۱۱۱	جناب عیادت احمد خان صاحب	۱۲۲	۱۱۱	جناب شاہ عبدالغفور خان
۱۱۲	جناب منشی امیر الدین صاحب	۱۲۳	۱۱۲	صاحب ٹٹری گھاٹ ٹینٹ
۱۱۳	جناب منشی افراہ صاحب	۱۲۴	۱۱۳	جناب مولوی محمد اسماعیل خان
۱۱۴	جناب منشی عزیز الدین صاحب	۱۲۵	۱۱۴	صاحب مراد پور بانگی پور
۱۱۵	جناب لوی عبداللہ صاحب گیارہ	۱۲۶	۱۱۵	جناب سید حسن صاحب
۱۱۶	جناب منشی محمد حبیب صاحب	۱۲۷	۱۱۶	سرشتہ دازجی مراد پور بانگی پور
۱۱۷	جناب منشی خفصہ الدین صاحب	۱۲۸	۱۱۷	جناب شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۱۸	جناب منشی عابد حسین	۱۲۹	۱۱۸	صاحب بانگی پور
۱۱۹	جناب منشی شاہ عبدالغفور	۱۳۰	۱۱۹	جناب مولوی سید نور الحسن
	صاحب ڈاکٹر ڈاکٹر پور			صاحب وکیل بانگی پور
				جناب مولوی سید محبوب حسن
				صاحب رئیس چوہہ بانگی پور
				جناب ڈاکٹر ولی احمد صاحب
				بانگی پور
				جناب ڈاکٹر امیر الدین صاحب
				جنرل ہاسپتال بانگی پور

نمبر شمار	نام معیتہ	تقدوم	نمبر شمار	نام معیتہ	تقدوم
۱۲۹	جناب غلام محمد صاحب گندھی	۱۵	۱۳۸	جناب لوی محبت الحق صاحب مختار بانگی پور	۱۵
۱۳۰	جناب یوسف علی خان صاحب	۱۵	۱۳۹	جناب محمد عبدالغفار صاحب	۱۵
۱۳۱	جناب مولوی سید نور الدین	۱۵	۱۴۰	جناب سید محمد یوسف صاحب	۱۵
۱۳۲	جناب لوی سید لطافت شریف	۱۵	۱۴۱	جناب لوی محمد خلیل صاحب	۱۵
۱۳۳	جناب لوی حکیم عبدالحمید صاحب	۱۵	۱۴۲	جناب مولوی محمد حسن	۱۵
۱۳۴	جناب لوی حکیم سید نجم الدین	۱۵	۱۴۳	جناب اکبر محمد عبدالغفور	۱۵
۱۳۵	جناب لوی سید عبدالحی صاحب	۱۵	۱۴۴	جناب شیخ محمد نصیر الدین صاحب	۱۵
۱۳۶	جناب مولوی ظہور الحق صاحب	۱۵	۱۴۵	جناب سید محمد اسحاق صاحب	۱۵

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد فقر	نمبر شمار	نام معیتہ	نمبر شمار
	جناب لوی عطاء اللہ بیگ صاحب	۱۵۸	۱۷	موضع پٹنہ	
۱۷	ملیح آباد			جناب لوی محمد اشفاق حسین	۱۲۶
	جناب عبدالاحد خان صاحب	۱۵۹	۱۸	صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بانکی پور	
۱۷	ملیح آباد			جناب منشی علی کریم و محمد حسن	۱۲۷
	جناب صی احمد خان صاحب	۱۶۰	۱۹	اجان بانکی پور	
۱۷	ملیح آباد			جناب عبدالرحیم خان صاحب	۱۲۸
۱۷	جناب کیل خان صاحب ملیح آباد	۱۶۱	۲۰	پسر یعقوب خان صاحب ملیح آباد	
	جناب عبدالوحید خان صاحب	۱۶۲		جناب عبدالحمید خان صاحب	۱۲۹
۱۷	ملیح آباد		۲۱	ملیح آباد	
	جناب سید عبدالرؤف صاحب	۱۶۳		جناب محمد زمان خان صاحب	۱۵۰
۱۷	بیر شرایٹ لالہ آباد		۲۲	ملیح آباد	
	جناب مولوی غلام مجتبیٰ	۱۶۴	۲۳	جناب فقیر محمد خان صاحب ملیح آباد	۱۵۱
۱۷	صاحب وکیل الہ آباد		۲۴	جناب اہد خان صاحب	۱۵۲
	جناب مولوی محمد ابراہیم خان	۱۶۵	۲۵	جناب محمد تمکیل خان صاحب	۱۵۳
۱۷	صاحب وکیل الہ آباد		۲۶	جناب عبدالعزیز صاحب	۱۵۴
	جناب سول احمد صاحب	۱۶۶	۲۷	جناب سبحان علی خان صاحب	۱۵۵
۱۷	منعزم الہ آباد		۲۸	جناب نسیم علیخان صاحب	۱۵۶
	معرفت مولوی حمید الدین صاحب	۱۶۷	۲۹	جناب عالمگیر خان صاحب	۱۵۷



ردیف	نام معینه	ردیف	نام معینه	ردیف	نام معینه
۱۹۰	بزرگوار عزت اسلم صاحب	۱۹۹	جناب سعید الدین صاحب	۱۹۱	جناب کوئی علی عظم صاحب
۱۹۱	دفعه اعظم گدہ	۲۰۰	جناب محمد شاگرد خاں صاحب	۱۹۲	جناب مولوی علی عظم صاحب
۱۹۲	جناب مولوی علی عظم صاحب	۲۰۱	جناب منشی و باج الدین صاحب	۱۹۳	جناب محمد یعقوب صاحب
۱۹۳	جناب محمد یعقوب صاحب	۲۰۲	جناب شیخ عبد الحمید صاحب	۱۹۴	جناب منشی بشیر احمد صاحب
۱۹۴	جناب منشی بشیر احمد صاحب	۲۰۳	جناب منشی صفدر حسین	۱۹۵	جناب شاد احمد صاحب
۱۹۵	جناب شاد احمد صاحب	۲۰۴	جناب سلطان پور	۱۹۶	جناب منشی بشیر احمد صاحب
۱۹۶	جناب منشی بشیر احمد صاحب	۲۰۵	جناب بنیاد حسین صاحب	۱۹۷	جناب ابو الامام علی صاحب
۱۹۷	جناب ابو الامام علی صاحب	۲۰۶	جناب سلطان پور	۱۹۸	جناب عبد القادر صاحب
۱۹۸	جناب عبد القادر صاحب	۲۰۷	جناب منشی اقبال صاحب		
			جناب سلطان پور		



نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ
۲۰۷	جناب سید حمید الدین صاحب	۶	۲۱۷	جناب غلام علی خان صاحب
۲۰۸	جناب منشی بیچو خان صاحب	۶	۲۱۸	جناب عبد الغفور صاحب
۲۰۹	جناب منشی محی الاسلام صاحب	۶	۲۱۹	جناب منشی شہا الدین صاحب
۲۱۰	جناب منشی احکام الدین صاحب	۶	۲۲۰	جناب شیخ عبدالسلام صاحب
۲۱۱	جناب منشی منظر الحق صاحب	۶	۲۲۱	جناب حکیم عبدالواحد صاحب
۲۱۲	جناب منشی عبدالکریم صاحب	۶	۲۲۲	جناب حکیم محی الدین صاحب
۲۱۳	جناب منشی ولی محمد صاحب	۶	۲۲۳	جناب مولوی محمود حسن صاحب
۲۱۴	جناب منشی محمد صاحب	۶	۲۲۴	جناب منصف گوٹہ صاحب
۲۱۵	جناب غلام علی خان صاحب	۶	۲۲۵	جناب عبد حسین صاحب
۲۱۶	جناب بشیر الدین صاحب	۶	۲۲۶	جناب غلام علی صاحب
			۲۲۷	جناب غلام علی صاحب
			۲۲۸	جناب غلام علی صاحب
			۲۲۹	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۰	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۱	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۲	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۳	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۴	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۵	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۶	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۷	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۸	جناب غلام علی صاحب
			۲۳۹	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۰	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۱	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۲	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۳	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۴	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۵	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۶	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۷	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۸	جناب غلام علی صاحب
			۲۴۹	جناب غلام علی صاحب
			۲۵۰	جناب غلام علی صاحب

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد	نمبر شمار	نام معیتہ
۲۲۵	جناب سید غلام مصطفیٰ	۱	۲۳۵	جناب مرزا محمود بیگ
۲۲۶	صاحب ملازم محبی گونڈہ	۱	۲۳۶	صاحب کیل اتروہ گونڈہ
۲۲۷	جناب مظفر محمد خان صاحب	۱	۲۳۷	جناب منشی محمد یوسف
۲۲۸	کتبیلدار گونڈہ	۱	۲۳۸	وکیل اتروہ گونڈہ
۲۲۹	جناب بابو محمد اسرائیل صاحب	۱	۲۳۹	جناب شیخ عبدالغنی صاحب
۲۳۰	وکیل گونڈہ	۱	۲۴۰	سوداگر اتروہ گونڈہ
۲۳۱	جناب منشی عبدالقادر	۱	۲۴۱	جناب میر قربان علی
۲۳۲	خان صاحب وکیل گونڈہ	۱	۲۴۲	صاحب رئیس اتروہ غنچ
۲۳۳	جناب منشی مستینا خان	۱	۲۴۳	گونڈہ
۲۳۴	صاحب منصرم گونڈہ	۱	۲۴۴	جناب منشی امان علی
۲۳۵	جناب منشی نصیر الدین صاحب	۱	۲۴۵	صاحب مختار فیض آباد
۲۳۶	منصرم منصفی گونڈہ	۱	۲۴۶	جناب محمد عبدالعزیز صاحب
۲۳۷	جناب بابو منظور علی صاحب	۱	۲۴۷	ہڈ اسٹری فیض آباد
۲۳۸	ہڈ کلرک گونڈہ	۱	۲۴۸	جناب منشی اعجاز علی
۲۳۹	جناب منشی محمد حسین صاحب	۱	۲۴۹	صاحب وکیل فیض آباد
۲۴۰	وکیل اتروہ گونڈہ	۱	۲۵۰	ناسعلوم الاسم معرفت
۲۴۱	جناب سید محمد رضی الدین	۱	۲۵۱	محمود عالم صاحب کیل
۲۴۲	احمد صاحب بیرسٹر اتروہ گونڈہ	۱	۲۵۲	فیض آباد

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
۲۴۲	جناب شیخ عبدالقیوم صاحب	۱۷	۲۵۱	جناب عبدالجبار صاحب	۱۷
۲۴۳	مائدہ فیض آباد	۱۷	۲۵۲	جناب عبدالحمید صاحب جالالپور	۱۷
۲۴۴	جناب شیخ مصطفیٰ حسین	۱۷	۲۵۳	جناب مرتضیٰ حسین صاحب	۱۷
۲۴۵	صاحب مائدہ فیض آباد	۱۷	۲۵۴	جناب عبدالحمید صاحب جالالپور	۱۷
۲۴۶	جناب حافظ عبدالحکیم صاحب	۱۷	۲۵۵	جناب ہادی حسین صاحب	۱۷
۲۴۷	جناب حسین گنج فیض آباد	۱۷	۲۵۶	جناب علی حسن صاحب	۱۷
۲۴۸	جناب غوثی امان اللہ صاحب	۱۷	۲۵۷	جناب لوی ابوالخیر صاحب	۱۷
۲۴۹	مائدہ فیض آباد	۱۷	۲۵۸	جناب اسماعیل خان	۱۷
۲۵۰	جناب لوی محمد فائق صاحب	۱۷	۲۵۹	صاحب سندیلہ	۱۷
۲۵۱	وکیل فیض آباد	۱۷	۲۶۰	جناب غوثی رحمت علی	۱۷
۲۵۲	جناب چودہری نعمت اللہ صاحب	۱۷	۲۶۱	صاحب سندیلہ	۱۷
۲۵۳	وکیل فیض آباد	۱۷	۲۶۲	جناب چودہری عبدالودود	۱۷
۲۵۴	جناب مولوی عبدالباری	۱۷	۲۶۳	صاحب سندیلہ	۱۷
۲۵۵	صاحب	۱۷	۲۶۴	جناب ارتضیٰ علی صاحب سندیلہ	۱۷
۲۵۶	جناب رمضان علی خان	۱۷			
۲۵۷	صاحب تعلقدار پیرہ مو	۱۷			
۲۵۸	ضلع رائے بریلی	۱۷			
۲۵۹	جناب ستم خان صاحب صوڈپار	۱۷			

نمبر شمار	نام معریتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معریتہ	تعداد رقم
۲۶۲	جناب سید مصطفیٰ علی صاحب	ع	۲۶۱	لکھنؤ	ع
	سندیلہ	ع		جناب معشوق علی صاحب	ع
۲۶۳	جناب مختار احمد صاحب	ع		لکھنؤ	ع
	سندیلہ	ع		جناب حکیم شاہ نظر الحق	ع
۲۶۴	جناب امیر حسن صاحب	ع		صاحب بانکی پور	ع
	سندیلہ	ع		جناب محمد نذیر صاحب	ع
۲۶۵	نامعلوم الاسم معرفت	ع		سب انسپکٹر کھانہ	ع
	منشی محمود علی صاحب	ع		پچھاو لی لکھنؤ	ع
	لکھنؤ	ع		جناب محمد بشیر صاحب	ع
۲۶۶	جناب محمود الزمان صاحب	ع		اور سیر حجاب و لی لکھنؤ	ع
	ملا نوان	ع		جناب محمد خاں صاحب	ع
۲۶۷	جناب رضی الحسن صاحب	ع		صدر بازار لکھنؤ	ع
	گدیہ بارہ بنکی	ع		نامعلوم لکھنؤ	ع
۲۶۸	جناب سید امیر احمد صاحب	ع		جناب محمود خاں صاحب	ع
	گدیہ بارہ بنکی	ع		سعادت گنج لکھنؤ	ع
۲۶۹	جناب منشی دلاور علی صاحب	ع		جناب محمد حسین صاحب	ع
	لکھنؤ	ع		عالم نگر لکھنؤ	ع
۲۷۰	جناب شیخ عنایت حسین صاحب	ع		جناب شیخ الغام الرضا	ع

نمبر شمار	نام معہ پتہ	نقد و رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	نقد و رقم
	صاحب رد و ولی ضلع	۲۸۷	جناب سید عبدالنعم صاحب		
۲۸۰	بارہ بنکی	۵	دسنہ ضلع پٹنہ	۲۸۸	۷
	جناب سید عبداللہ		جناب محمد بشیر الحق صاحب		
	صاحب تحصیلدار		دسنہ ضلع پٹنہ	۲۸۹	۷
	بھوپال اسٹیٹ	۷	جناب احمد جان صاحب		
۲۸۱	جناب محمد حبیب صاحب	۲۹۰	جناب محمد حنیف صاحب		
	رائے بریلی	۷	کاپنور		
۲۸۲	جناب محبوب علی	۲۹۱	جناب محمد اظہر صاحب		
	صاحب نر و تہ رائے بریلی	۷	لکھنؤ		
۲۸۳	جناب محمد طہ صاحب	۲۹۲	جناب محمد عبدالحمید صاحب		
	سلون - رائے بریلی	۷	الہ آباد		
۲۸۴	جناب عبدالجلیل صاحب	۲۹۳	جناب حافظ محمد حسن علیضہ		
	چوڑہ ضلع مونگیر	۷	وکیل اعظم گڑھ		
۲۸۵	جناب عبداللطیف خان	۲۹۴	جناب حمید بخش صاحب		
	چوڑہ ضلع مونگیر	۷	غازی پور		
۲۸۶	جناب حافظ محمد احسن	۲۹۵	جناب علی حسین صاحب		
	صاحب وحشی نگر امی		چکندہ لکھنؤ		
	لکھنؤ	۷	جناب لوی مرزا محمود احمد	۲۹۶	

نمبر شمار	نام معرپه	تقدیر	نمبر شمار	نام معرپه	تقدیر
	صاحب ناظم مدرسه	ع	۳۰۴	جناب حسین علی صاحب	ع
	احمدیہ قادیان	ع		محلہ ماہ ویوری الہ آباد	ع
۲۹۷	جناب حافظ روشن	ع	۳۰۵	جناب احسان حسین صاحب	ع
	علی صاحب ناظم دینیات	ع		قصر باغ لکھنؤ	ع
	قادیان	ع	۳۰۶	جناب عبدالحکیم صاحب لکھنؤ	ع
۲۹۸	جناب سید شاہ سرور	ع	۳۰۷	جناب رحیم بخش صاحب	ع
	حیدر شاہ صاحب	ع		فضائی بازار لکھنؤ	ع
	مدرسہ احمدیہ قادیان	ع	۳۰۸	جناب عبدالحکیم صاحب ضلع مظفر	ع
۲۹۹	جناب قاضی امیر حسن	ع	۳۰۹	جناب العج داؤد احمد صاحب	ع
	صاحب اول مدرس	ع	۳۱۰	جناب سید معز الدین صاحب	ع
	مدرسہ احمدیہ قادری	ع		دسٹریکٹ ضلع مظفر	ع
۳۰۰	جناب سید عبدالحی صاحب	ع	۳۱۱	جناب محمد سمیع صاحب	ع
	عرب قادیان	ع		وکیل جونپور	ع
۳۰۱	جناب شیخ محمد تیمور عالم	ع	۳۱۲	جناب محمد شاہ خاں صاحب	ع
	پروفیسر علی گڑھ	ع		وکیل جونپور	ع
۳۰۲	جناب شفیق الرحمن صاحب	ع	۳۱۳	جناب احمد یار خاں صاحب	ع
	سب انسپکٹر لکھنؤ	ع		الہ آباد	ع
۳۰۳	نام معلوم	ع	۳۱۴	جناب حکیم عبدالحکیم صاحب	ع

نمبر شمار	نام معبرہ	نقد و قیمت	نمبر شمار	نام معبرہ	نقد و قیمت
	جناب احترام علی خان	۳۲۴	ع	جہوالی ٹوٹ لکھنؤ	
ع	صاحب کاکوری لکھنؤ			جناب حکیم عبدالحکیم صاحب	۳۱۵
ع	جناب عزت علی صاحب	۳۲۵	ع	جہوالی ٹوٹ لکھنؤ	
ع	کاکوری لکھنؤ			جناب محمود الزمان	۳۱۶
ع	جناب انعام علی صاحب	۳۲۶	ع	صاحب لکھنؤ	
ع	کاکوری لکھنؤ			جناب عشرت علیا	۳۱۷
	جناب عبدالبکر صاحب جیف	۳۲۷	ع	لکھنؤ	
ع	ریڈر بنارس			جناب اسماعیل صاحب	۳۱۸
ع	جناب محمد محسن الدین	۳۲۸	ع	لکھنؤ	
ع	صاحب لکھنؤ			جناب مرزا موسیٰ صاحب	۳۱۹
ع	جناب مولوی عبدالباسط	۳۲۹	ع	وکیل اعظم گڑھ	
ع	صاحب لکھنؤ			جناب سلطان احمد	۳۲۰
	جناب سید حسن خان صاحب	۳۳۰	ع	صاحب اعظم گڑھ	
ع	لکھنؤ		ع	جناب عبدالحکیم صاحب	۳۲۱
	جناب سید حسن صاحب	۳۳۱		جناب عظیم الدین صاحب	۳۲۲
ع	لکھنؤ		ع	انسپیکٹر ڈاکخانہ لکھنؤ	
	جناب سید سلیمان صاحب	۳۳۲		جنابہ نظیر علی صاحب	۳۲۳
ع	لکھنؤ		ع	اور سیر نکسال لکھنؤ	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیر رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیر رقم
۳۳۳	جناب فہیم الدین صاحب	۱	۳۴۳	بلخ آباد لکھنؤ	۱
۳۳۴	بانس بریلی	۱	۳۴۴	جناب عبدالوحید خان صاحب	۱
۳۳۵	جناب اکبر حسین صاحب	۱	۳۴۵	بلخ آباد لکھنؤ	۱
۳۳۶	سیحہ ضلع بارہ بنکی	۱	۳۴۶	جناب فضل احمد صاحب	۱
۳۳۷	جناب فاروق احمد	۱	۳۴۷	لکھنؤ	۱
۳۳۸	صاحب رائے بریلی	۱	۳۴۸	جناب رحیم حسین صاحب	۱
۳۳۹	جناب فخر الحسن صاحب	۱	۳۴۹	لکھنؤ	۱
۳۴۰	لکھنؤ	۱	۳۵۰	جناب مولوی صفدر حسین	۱
۳۴۱	جناب عبدالحق صاحب	۱	۳۵۱	صاحب	۱
۳۴۲	پلی ہیٹ	۱	۳۵۲	جناب مولوی عبدالحلیم	۱
۳۴۳	جناب عبدالسبحان خان	۱	۳۵۳	صاحب امام جامع مسجد	۱
۳۴۴	صاحب گورکھپور	۱	۳۵۴	گورکھپور	۱
۳۴۵	جناب محمد احمد خان صاحب	۱	۳۵۵	جناب لیاقت علی خان	۱
۳۴۶	شاہ آباد	۱	۳۵۶	صاحب لکیم پور	۱
۳۴۷	جناب مولوی عبدالعلی	۱	۳۵۷	جناب محمد شیر خان صاحب	۱
۳۴۸	صاحب رائے بریلی	۱	۳۵۸	لکیم پور	۱
۳۴۹	نام معلوم الاسم	۱	۳۵۹	جناب بشیر احمد صاحب	۱
۳۵۰	جناب محمد مقیم خان صاحب	۱	۳۶۰	بلخ آباد لکھنؤ	۱



نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۳۵۱	جناب نسیم احمد صاحب لد	ع	۳۴۲	جناب راحت حسین	ع
۳۵۲	عبد الکریم صاحب ملیج آباد	ع	۳۴۳	صاحب لکھنؤ	ع
۳۵۳	جناب قطب عبد الحق صاحب	ع	۳۴۴	جناب غلیل احمد صاحب	ع
۳۵۴	سوداگر امین آباد لکھنؤ	ع	۳۴۵	سکرٹری ایکٹ فڈ لکھنؤ	ع
۳۵۵	جناب مقصود عالم صاحب بارہ بنکی	ع	۳۴۶	جناب بشیر احمد صاحب قی	ع
۳۵۶	نامعلوم الاسم	ع	۳۴۷	جناب سید غلام السطین	ع
۳۵۷	عبد الشارح صاحب قی علی گڑھ کالج	ع	۳۴۸	صاحب فلور مل لکھنؤ	ع
۳۵۸	جناب یحییٰ عبد المجید صاحب	ع	۳۴۹	جناب مرزا جعفر حسین	ع
۳۵۹	قصبہ قلمو ضلع رائے پری	ع	۳۵۰	صاحب لکھنؤ	ع
۳۶۰	جناب قاضی یونس صاحب	ع	۳۵۱	جناب سید اصغر حسین	ع
۳۶۱	چوک لکھنؤ	ع	۳۵۲	صاحب گمبیا رمنڈی	ع
۳۶۲	جناب محمد اسماعیل صاحب	ع	۳۵۳	جناب ممتاز علی صاحب	ع
۳۶۳	لکھنؤ	ع	۳۵۴	سید وارہ فتح پور	ع
۳۶۴	جناب محمد مصطفیٰ احسین صاحب	ع	۳۵۵	بارہ بنکی	ع
۳۶۵	گورکھ پور	ع	۳۵۶	جناب عبد الجلیل صاحب	ع
۳۶۶	جناب محمد جمیل صاحب	ع	۳۵۷	در بارہوٹل لکھنؤ	ع
۳۶۷	گورکھ پور	ع	۳۵۸	جناب سید شہامت حسین	ع
۳۶۸	جناب شیخ محرم علی صاحب	ع			

بمشتار	نام معہ پتہ	تعداد	بمشتار	نام معہ پتہ
۱۷۱	تظیر آباد لکھنؤ	۱۷۱	۳۷۱	صاحب لکھنؤ
۱۷۲	جناب کرامت حسین	۳۸۰	۳۷۲	جناب قاضی احمد صاحب
۱۷۳	صاحب بارہ بنکی	۳۸۱	۳۷۳	جناب سید ابن الحسن صاحب
۱۷۴	جناب حکیم حنیف صاحب	۳۸۲	۳۷۴	لکھنؤ
۱۷۵	تکمیل لطیف لکھنؤ	۳۸۳	۳۷۵	جناب محمد یعقوب خان صاحب
۱۷۶	جناب صاحب سلطان صاحب	۳۸۴	۳۷۶	قذہاری بازار لکھنؤ
۱۷۷	کانپور	۳۸۵	۳۷۷	جناب شیخ احمد صاحب
۱۷۸	جناب مولوی خادم	۳۸۶	۳۷۸	صاحب فیض آباد
۱۷۹	علی صاحب شیرپور	۳۸۷	۳۷۹	جناب منور خان صاحب
۱۸۰	ضلع اناؤ	۳۸۸	۳۸۰	لال کرتی لکھنؤ
۱۸۱	جناب باسط حسین	۳۸۹	۳۸۱	جناب عبدالکریم صاحب
۱۸۲	صاحب شیرپور ضلع اناؤ	۳۹۰	۳۸۲	افسر مدرس اسکول فتحپور
۱۸۳	نامعلوم الاسم	۳۹۱	۳۸۳	جناب منشی محمد علی صاحب
۱۸۴	جناب محمد اسماعیل خان صاحب	۳۹۲	۳۸۴	لکھیم پور
۱۸۵	صدر بازار لکھنؤ	۳۹۳	۳۸۵	جناب بلند خان صاحب
۱۸۶	جناب غفران الحق صاحب	۳۹۴	۳۸۶	صدر بازار لکھنؤ
۱۸۷	لکھیم پور	۳۹۵	۳۸۷	جناب حسن رضا صاحب
۱۸۸	جناب محمد اسد خان صاحب	۳۹۶		

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد و قیمت شمار	نام معہ پتہ	تعداد و قیمت شمار
۳۸۹	بارہ بنکی جناب محمد ابراہیم خاٹنا	۱ عا	۳۹۷	جناب مولوی عبد القیوم
	صدر بازار لکھنؤ	۱ عا	۳۹۸	صاحب بریلی
۳۹۰	معرفت بابو منصور علی			جناب پیارے خان
	خانصاحب اسٹیشن جاباغ		۳۹۹	صاحب مراد آباد
	لکھنؤ	۱ عا		جناب پیر جی محسن الدین
۳۹۱	جناب منشی عاشق علی	۱ عا		صاحب مختار امروہہ
	صاحب سینا پور	۱ عا	۴۰۰	جناب امیر حسن خان
۳۹۲	جناب مے لوی سلیمان احمد			صاحب شاہجہان پور
	صاحب رئیس سمھانوی	۱ عا	۴۰۱	جناب مولوی عبدالغیر
۳۹۳	جناب سید اسد اللہ حق			خانصاحب سابق
	سینا پور	۱ عا		ہڈ مولوی عوبک اسکول
۳۹۴	جناب ڈاکٹر بنی احمد خان			بریلی
	صاحب ہر دوئی	۱ عا		
۳۹۵	جناب صبغتہ اللہ صاحب			
	رئیس اللہ پور شاہ آباد	۱ عا		
۳۹۶	جناب مولوی احسان عظیم صاحب			
	انسپیکٹر ڈاکخانہ بریلی	۱ عا		
			میزان	بہا اللہ علی

من ابتداء یکم اپریل ۱۹۱۳ء  
چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء

بر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	بر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	رندریعہ جناب بابونظام الدین صاحب تاجر جرم و رئیس مدرسہ جناب فاطمہ محمد حلیم صاحبہ و تاجر جرم و آنریری مجسٹریٹ کابنور	۵	۵	جناب میان نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار امرت سر	۱
۲	جناب بابونظام الدین و حاجی عبدالرحیم صاحبان تاجران جرم امرت سر جناب مہر بخش و شیخ شہل لدین صاحب	۶	۶	متفرق چندہ از جامع مسجد شیخ خیر الدین صاحب مرحوم بزرگمجمع امرت سر	۱
۳	تاجران جرم امرت سر جناب مہر بخش و شیخ شہل لدین صاحب تاجران جرم امرت سر جناب شیخ علی بخش صاحب تاجر جرم و نیو سپل کٹنر امرت سر	۷	۷	جناب جامی قادی بخش و سولان بخش صاحبان تاجران جرم جناب میر حبیب اللہ صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ امرت سر	۱
۴	۱	۱	۸	۱	۱

بشمار	نام مع پته	تعداد رقم	بشمار	نام مع پته	تعداد رقم
۹	جناب شیخ محمد جمیل صاحب	۱۵	۱۵	جناب میان مرحوم صاحب	۱۵
	سوداگر و آنریری مجتبی			خلف جناب خان صاحب	
	امرت سر	۱۵		سندی خانصاحب مرحوم	۱۵
۱۰	جناب شیخ علی محمد صاحب			النیکٹر پولیس امرت سر	۱۵
	تاجر جرم امرتسر	۱۵	۱۶	چنده فراہم کردہ جناب	۱۶
۱۱	جناب میان			میان مرحوم صاحب	
	اللہ خوا یا صاحب جرم			خلف جناب خان صاحب	
	امرت سر	۱۵		سندی خانصاحب مرحوم	۱۵
۱۲	جناب حاجی غلام حسین			النیکٹر پولیس امرتسر	۱۵
	وعد بخش صاحبان		۱۴	جناب میان حسام الدین	۱۴
	تاجران جرم امرتسر	۱۵		صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	۱۵
۱۳	جناب خان بہادر شیخ		۱۸	جناب میان حبیب اللہ	۱۸
	غلام صادق صاحب			صاحب سوداگر شہینہ	
	رئیس و آنریری مجتبی			چکی دروازہ گھنٹہ گھر امرتسر	۱۵
	امرت سر	۱۵	۱۹	فراہم کردہ چنده از مسجد	۱۹
۱۴	جناب شیخ دوست محمد			شیخ خیر الدین صاحب	
	صاحب تاجر جرم			مرحوم معرفت مولوی غلام	
	امرت سر	۱۵		محمد صاحب اختر امرتسر	۱۵

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد	نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد
۲۰	جناب میان وزیر	۲۶	۲۶	جناب میان غلام حسن	۱
	محمد صاحب بل روٹی			صاحب رنگریزا ہلو الیان	۱
	والا ہال بازار امرتسر	۱		امرتسر	۱
۲۱	جناب میان جی نغ الدین	۲۷	۲۷	جناب میان غلام محی الدین	۱
	صاحب پٹر نکٹا لاٹینا			صاحب ٹھیکہ دار امرتسر	۱
	امرتسر	۱	۲۸	جناب عبد الزراق صاحب	۱
۲۲	جناب میان تاج الدین			رنگریزا ہلو والیان امرتسر	۱
	صاحب گاڑیان ہال	۲۹	۲۹	چندہ متفرق امرتسر	۱
	بازار امرتسر	۱	۳۰	جناب ماسٹر اسد اللہ صاحب	۱
۲۳	جناب الہ بخش صاحب			مدرس ایم اے - اوہالی اسکول	۱
	رنگساز ہال بازار			امرتسر	۱
	امرتسر	۱	۳۱	جناب مولوی غلام الدین	۱
۲۴	جناب میان الہ بخش			صاحب پیر سلیم - اسکول	۱
	صاحب گاڑیان ہال			اوہالی اسکول امرتسر	۱
	بازار امرتسر	۱	۳۲	جناب میان عبد الوہاب	۱
۲۵	جناب غوثی اور شاہ			صاحب چیمپسی - ایم - اسکول	۱
	صاحب ایبل فوٹس			اوہالی اسکول امرتسر	۱
	امرتسر	۱	۳۳	تا معلوم الکسم معرفت	۱

بمبشمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	بمبشمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۴	جناب لوی غلام محمد صاحب	۱۸	۳۸	جناب خان صاحب تار	۱۸
	وکیل ندوۃ العلم امرتسر	۱۸		محمد صاحب ذیلدار	
	متفرق چندہ از ایم۔ اے			جہا نخیلان	۱۸
۳۵	او۔ ہائی اسکول امرتسر ندیم	۳۹	۳۹	جناب حبیب اللہ خاٹنا	۳۹
	جناب منشی نمر علی صاحب	۴۰		ٹھیکہ دار ریلوے	۴۰
	جناب ستر سادات علی خان	۴۰		جناب اکرم عبدالغفر خٹنا	۴۰
۳۶	صاحب رسالیم۔ اے۔ او	۴۱	۴۱	اسٹنٹ سرجن	۴۱
	ہائی اسکول امرتسر	۴۱		جناب ڈاکٹر محمد علی خٹنا	۴۱
	بذریعہ جناب مولوی غلام محمد	۴۲		اسٹنٹ سرجن	۴۲
۳۷	صاحب فاضل ہوشیار پور	۴۲	۴۲	جناب محمد بخش صاحب تار	۴۲
	بسی جناب مرزا محمد ظفر اللہ	۴۳		تخصیلا ر بند و بست	۴۳
	خانصاحب ڈسٹرکٹ جج	۴۳		جناب شیخ علی احمد صاحب	۴۳
۳۸	سیالکوٹ	۴۴	۴۴	تخصیلا ر بند و بست	۴۴
	چندہ ہوشیار پور	۴۴		جناب منشی نبی بخش صاحب	۴۴
	جناب شیخ جان محمد صاحب	۴۵		سپانیکٹر پولیس	۴۵
۳۹	رئیس اعظم	۴۵	۴۵	جناب بونسندھی خاٹنا	۴۵
	جناب حاجی طالع محمد صاحب	۴۶		سپروائیزر ریلوے	۴۶
	رئیس موضع بسیم اللہ پور	۴۶		جناب جم بخش صاحب	۴۶

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۴۷	جناب منشی نظیر احمد صاحب	۱۸	۵۴	جناب لوی غلام محی الدین صاحب پلیدر	۱ ص
۴۸	جناب حاجی شیخ غلام محی الدین صاحب رئیس خان پور ضلع ہنوا پور	۷	۵۵	جناب لوی عبد القادر صاحب وکیل حبیف کورٹ پنجاب	۱ ص
۴۹	جناب شیخ جان محمد صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاکخانہ ڈیرہ غازی خان	۷	۵۶	چندہ وزیر آباد ضلع گجرانوالہ جناب بابو غلام حسن خاں صاحب	۱ ص
۵۰	جناب بابو محمد مستقیم صاحب بی۔ ڈبلو۔ انسپکٹر گوڈی واڈو ضلع کرشنا صوبہ مدراس	۷	۵۷	جناب چو دہری فضل الدین صاحب ٹھیکہ دار	۷ ص
۵۱	جناب حافظ عبد الرحمن صاحب امام مسجد	۷	۵۸	جناب شیخ الہی بخش صاحب بوٹ فروش	۷ ص
۵۲	جناب میان فضل دین صاحب گور	۱۱	۵۹	جناب شیخ قائم الدین صاحب اہیل نوپس	۷ ص
۵۳	جناب لوی محمد داؤد صاحب مختار	۱ ص	۶۰	جناب حکیم صفدر علی صاحب	۷ ص
			۶۱	جناب شیخ نور الدین	۱ ص



نمبر شمار	نام مع پته	تعداد	نمبر شمار	نام مع پته	تعداد
	صاحب کبوه	۱۸	۴۲	جناب محمد الدین صاحب	۱۸
۴۲	جناب شیخ نور الدین	۱۸	۴۳	جناب مہر الی صاحب	۱۸
	صاحب سوداگر	۱۸	۴۴	جناب محمد اللہ ایا صاحب	۱۸
۴۳	جناب حافظ غلام رسول	۱۸	۴۵	جناب محمد عبد اللہ صاحب	۱۸
	صاحب سوداگر	۱۸	۴۶	جناب محمد الدین و چراغ الدین	۱۸
۴۴	نام معلوم الاسم	۱۸	۴۷	صاحبان سوداگران	۱۸
۴۵	جناب میان شہاب الدین	۱۸	۴۸	جناب سلطان محمد ولد بخش	۱۸
	صاحب سوداگر	۱۸	۴۹	صاحبان سوداگران	۱۸
۴۶	جناب محمد حسین صاحب	۱۸	۵۰	جناب مولانا بخش علی محمد صاحبان	۱۸
	تاجر کتب	۱۸	۵۱	سوداگران	۱۸
۴۷	جناب حسین بخش صاحب	۱۸	۵۲	جناب شیخ فضل الدین	۱۸
	سوداگر	۱۸	۵۳	وفضل الی صاحبان	۱۸
۴۸	جناب فضل الی صاحب	۱۸	۵۴	سوداگران	۱۸
۴۹	جناب منشی سردار محمد	۱۸	۵۵	نام معلوم الاسم	۱۸
	صاحب	۱۸	۵۶	جناب ملک غلام محمد صاحب	۱۸
۵۰	جناب منشی محمد جان	۱۸	۵۷	سکنہ سو بدہ	۱۸
	صاحب	۱۸	۵۸	جناب ملک شرف الدین	۱۸
۵۱	جناب منشی فضل الدین صاحب	۱۸			

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	صاحب سود اگر چوب	لعم		چندہ یوسٹ نظام	
۸۳	جناب علی گوہر صاحب			آباد ضلع گجرانوالہ	
	سود اگر چوب	۱۸	۹۲	جناب چودہری امیر بخش	
۸۴	جناب جمعدار محمد			صاحب چمننگ مع برادری	۱۷
	قاسم صاحب داگر چوب	۱۷	۹۳	جناب مستری الہ دنا صاحب	۱۷
۸۵	جناب ڈاکٹر غلام		۹۴	جناب مستری خوشی محمد صاحب	۱۷
	محمی الدین صاحب	۱۸	۹۵	جناب مستری کرم الہی صاحب	۱۷
۸۶	جناب شیخ فتح الدین		۹۶	جناب مستری بنی بخش صاحب	۱۷
	صاحب	۱۸	۹۷	جناب مستری محمد موسیٰ صاحب	۱۷
۸۷	جناب شیخ بنی بخش		۹۸	جناب ترمی سلطان محمود صاحب	۱۷
	صاحب	۱۸	۹۹	جناب مستری رکن الدین	
۸۸	جناب ستر مر الہی صاحب			صاحب	۱۷
	مشن اسکول	۱۷	۱۰۰	جناب مستری محمد الدین صاحب	۱۷
۸۹	جناب ستر محمد حسین		۱۰۱	جناب مستری امام الدین	
	صاحب مشن اسکول	۱۷		صاحب	۱۷
۹۰	از برادری بوچرخانہ	۱۷	۱۰۲	جناب مرزا جدر علی و	
۹۱	جناب میان کرم الہی			مبارک علی صاحبان	۱۷
	صاحب سود اگر	۱۷	۱۰۳	جناب مستری اسماعیل صاحب	۱۸

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد
۱۰۴	جناب مستری ابراہیم صاحب	۱۸	۱۱۳	صاحب پلیڈر	۱۸
۱۰۵	جناب مستری چراغ	۱۱۳	۱۱۴	جناب میانیم گل صاحب	۱۸
۱۰۶	دین صاحب	۱۸	۱۱۵	جناب احمد الدین دلال	۱۱۴
۱۰۷	جناب مستری محمد الدین	۱۸	۱۱۶	دین صاحبان سوداگران	۱۸
۱۰۸	صاحب ٹھیکدار	۱۸	۱۱۷	جرم	۱۸
۱۰۹	چندہ سیالکوٹ	۱۸	۱۱۸	جناب شیخ میاں بخش و محمد	۱۱۵
۱۱۰	جناب شیخ پیر محمد و محمد جان	۱۸	۱۱۹	الدین صاحبان سوداگران	۱۸
۱۱۱	صاحبان سوداگران	۱۸	۱۲۰	جرم	۱۸
۱۱۲	جہاونی	۱۸	۱۲۱	جناب جی گلاب	۱۱۶
۱۱۳	جناب شیخ میاں بخش صاحب	۱۸	۱۲۲	صاحب سوداگری جونا	۱۸
۱۱۴	سوداگری ہاؤنی	۱۸	۱۲۳	جناب شیخ دین محمد صاحب	۱۱۷
۱۱۵	جناب شیخ پیرای صاحب	۱۸	۱۲۴	سوداگری جرم	۱۸
۱۱۶	سوداگری	۱۸	۱۲۵	جناب میرا دکان صاحبان	۱۱۸
۱۱۷	جناب شیخ محمد سلطان	۱۸	۱۲۶	دکان داران	۱۸
۱۱۸	صاحب سوداگری	۱۸	۱۲۷	جناب نظام دین و	۱۱۹
۱۱۹	جناب امیر کرم الہی	۱۸	۱۲۸	جناب دین صاحبان	۱۸
۱۲۰	صاحب پلیڈر	۱۸	۱۲۹	دکانداران	۱۸
۱۲۱	جناب مولوی امام دین	۱۸	۱۳۰	جناب محمد الدین و محمد الدین	۱۸

نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد رقم
	صاحبان	۱۷		سوداگر بالئس	۱۷
۱۲۱	جناب رحیم بخش و فضل کریم	۱۲۹		جناب کریم الدین و عبد اللہ	
	صاحبان	۱۷		صاحبان	۱۷
۱۲۲	جناب عمر بخش و مہرین	۱۳۰		جناب شیخ محمد صاحب کاندہ	۱۷
	صاحبان سوداگران			جناب صد و صاحب قصاب	۱۸
	چرم	۱۷		جناب عبد اللہ صاحب	۱۷
۱۲۳	جناب حاجی شاہ ولی	۱۳۳		جناب مولا بخش صاحب	۱۸
	و خوش حال خان			جناب بنی بخش صاحب	۱۷
	صاحبان	۱۷		جناب مولا صاحب	۱۷
۱۲۴	جناب شہاب الدین	۱۳۴		جناب جہند صاحب	۱۷
	و غلام نبی صاحبان	۱۸		جناب ولی داد صاحب	۱۷
۱۲۵	جناب رحیم بخش و علم			سوداگر چرم	۱۷
	الدین صاحبان	۱۸		جناب شیخ نیاز الدین احمد	۱۳۸
۱۲۶	جناب فضل الدین			بن صاحب	۱۷
	و عمر الدین صاحبان	۱۸		جناب چوہری الدین صاحب	۱۳۹
۱۲۷	جناب صوبہ دوکاندار			چمہ رنگ	۱۷
	صاحب	۱۸		جناب پیر بخش صاحب	۱۴۰
۱۲۸	جناب شیخ نور مہی صاحب			چمہ رنگ	۱۷

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیر رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیر رقم
۱۴۱	جناب منشی مولا بخش و محمد عالم صاحبان	۱۵۱	معرفت جناب سالدار ابراہیم صاحب بنجانب	۱	۱۵۱
۱۴۲	جناب شیخ گلام صاحب	۱	سلمانان ۲۸ کیولری	۱	۱۵۲
۱۴۳	جناب الہ بخش صاحب مہرنگ	۱	چاؤنی ملتان	۱	۱۵۳
۱۴۴	چندہ گجرات پنجاب	۱	معرفت جناب مولوی غلام	۱	۱۵۴
۱۴۵	جناب منشی غلام محی الدین صاحب اسٹنٹ ڈسٹرکٹ	۱	صاحب شملوی وکیل تدرہ	۱	۱۵۵
۱۴۶	انسپکٹر مدارس	۱	بسی جناب لوی عطا محمد	۱	۱۵۶
۱۴۷	جناب قاضی امیر بخش	۱	صاحب کیل لائل پور	۱	۱۵۷
۱۴۸	جناب شیخ غلام حیدر صاحب	۱	چندہ از جامع مسجد لائل پور	۱	۱۵۸
۱۴۹	چندہ گجرات پنجاب	۱	بوقت ناز	۱	۱۵۹
۱۵۰	جناب مولوی غلام مصطفیٰ صاحب	۱	جناب شیخ فتح الدین	۱	۱۶۰
			وٹینری انسپکٹر لائل پور	۱	۱۶۱
			جناب بابو احمد الدین	۱	۱۶۲
			صاحب فارسی تحصیل	۱	۱۶۳
			لائپور	۱	۱۶۴
			جناب لوی عطا محمد	۱	۱۶۵
			وکیل لائل پور	۱	۱۶۶
			جناب قاضی عبدالواحد	۱	۱۶۷

بمشر شمار	نام معرپہ	تعداد رقم	بمشر شمار	نام معرپہ	تعداد رقم
	یڈر صاحب پٹی کشن بہادر			پولیس لائپور	۱۶۱
	لائپور	۱۶۱		جناب میان میر بخش	۱۶۲
۱۵۷	جناب منشی شیخ خدا بخش صاحب			صاحب کتب فروش لائپور	۱۶۳
	بائیکل والے لائپور	۱۶۱		جناب شیخ عمر بخش عطا محمد	۱۶۴
۱۵۸	جناب منشی دوست محمد خان			صاحبان لائپور	۱۶۵
	صاحب الہمد آبادی لائپور	۱۶۸		یک نام معلوم الاسم لائپور	۱۶۶
۱۵۹	جناب بابونیک عالم صاحب	۱۶۹		جناب بابو محمد سعید صاحب	۱۶۷
	یوسٹ آفس لائپور	۱۶۸		سیکریٹری لائپور	۱۶۸
۱۶۰	جناب میان فضل الی صاحب	۱۶۰		جناب شیخ فضل میران	۱۶۹
	لائپور	۱۶۸		صاحب قانگوار آفس لائپور	۱۷۰
۱۶۱	طالب علم لائپور	۱۶۱		جناب مولوی غلام باری	۱۷۱
۱۶۲	جناب میان کریم بخش	۱۶۲		صاحب وکیل لائپور	۱۷۲
	صاحب مستری لائپور	۱۶۳		جناب بابو عبد الحمید صاحب	۱۷۳
۱۶۳	جناب میان رحمت اللہ			خلف مولوی غلام باری	۱۷۴
	صاحب لائپور	۱۶۳		صاحب وکیل لائپور	۱۷۵
۱۶۴	جناب میان حسین بخش صاحب	۱۶۴		جناب چودہری الہ دین	۱۷۶
	دوکاندار لائپور	۱۶۴		صاحب لائپور	۱۷۷
۱۶۵	جناب ملک شیر محمد خان صاحب	۱۶۵		جناب شیخ غلام قادر رضا	۱۷۸

نمبر شمار	نام و پتہ	تعداد	نمبر شمار	نام و پتہ	تعداد
۱۷۵	جناب غوثی محمد حسین صاحب	۱	۱۷۵	عرضی نولس لائیکور	۱
	احمدی	۱			
۱۷۶	جناب میان بدر الدین	۱	۱۷۶	صاحب خیاط لائل پور	۱
	جناب میان فضل الہی صاحب	۱۸۲		دو صاحب ملازمان	۱۷۷
۱۷۷	لاٹل پور	۱۸		پوسٹ آفس	۱۷۷
	جناب چودھری محمد دین	۱۸۳		لاٹل پور	۱۷۷
۱۷۸	صاحب چمرہ منڈی لائیکور	۱	۱۷۸	جناب میان محمد حسین	۱۷۸
	ایک کچہ طال سندھ عمرہ قوت	۱۸۴		صاحب ستری لائیکور	۱
۱۷۹	دعظ لائل پور	۱۶	۱۷۹	جناب مولوی محمد	۱۷۹
	جناب میان غلام حسین	۱۸۵		رمضان صاحب	
۱۸۰	صاحب لائل پور	۱۷		مدرس لائل پور	۱۸۰
	جناب بابو غلام قادر صاحب	۱۸۶		جناب بابو دین محمد خان	۱۸۰
۱۸۱	پوسٹ آفس لائل پور	۱		صاحب متعلم لائل پور	۱۸۱
	جناب بابو محمد شجاع صاحب	۱۸۷		جناب مولوی نیاز احمد صاحب	۱۸۱
۱۸۲	پوسٹ آفس لائیکور	۱۸		اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ	
	جناب مولوی محمد لطیف	۱۸۸		انسپیکٹر لائل پور	۱
۱۸۳	صاحب خیر و ملازمین لائیکور	۱			

بشمار	نام معیتہ	تعداد	بشمار	نام معیتہ	تعداد
۱۸۹	جناب منشی محمد رفیع صاحب	۱	۱۹۷	جناب چودہری عبدالغیر	۱
۱۹۰	جناب قاضی فقیر محمد صاحب	۱	۱۹۸	جناب شیخ شمس الدین	۱
۱۹۱	جناب شیخ عطاء محمد صاحب	۱	۱۹۹	جناب شیخ عبداللہ و شیخ	۱
۱۹۲	جناب ملک برکت علی صاحب	۱	۲۰۰	جناب شیخ عمر بخش و شیخ	۱
۱۹۳	جناب بابو شیر محمد صاحب	۱	۲۰۱	جناب شیخ عمر بخش صاحب	۱
۱۹۴	جناب سیر غوث صاحب	۱	۲۰۲	جناب مستری کرم دین	۱
۱۹۵	جناب سیر الطاف حسین صاحب	۱	۲۰۳	جناب لالہ کدہا بل صاحب	۱
۱۹۶	جناب محرم کجاری	۱	۲۰۴	جناب شیخ فضل الہی و	۱



نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قلم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد قلم
	امام الدین صاحبان لاٹپور	۱۴	۲۱۲	جناب شیخ کریم بخش صاحب آصف و کیل لاٹپور	۱۴
۲۰۵	جناب میان فیض بخش صاحب متبا کو فروش	۱۴	۲۱۳	جناب شیخ فیروز الدین و احمد دین صاحبان لاٹپور	۱۴
	ریل بازار لاٹپور	۱۴	۲۱۴	جناب بابو محمد وزیر صاحب کلرک ڈاکخانہ لائل پور	۱۸
۲۰۶	جناب چودہری الدتا صاحب مستری لاٹپور	۱۴	۲۱۵	جناب شیخ کریم بخش صاحب متبا کو فروش لاٹپور	۱۸
۲۰۷	جناب قاضی الہ بخش صاحب دوکاندار لاٹپور	۱۸	۲۱۶	جناب سید فتح حسین شاہ صاحب نائب کورٹ لاٹپور	۱۸
۲۰۸	جناب شیخ مولا بخش و الدتا صاحبان لاٹپور	۱۸	۲۱۷	جناب بابو محمد دین صاحب کلرک آف دی کورٹ لائل پور	۱۴
۲۰۹	جناب شیخ محمد عبداللہ صاحب ریڈر لاٹپور	۱۴	۲۱۸	جناب منشی محمد اشرف صاحب نائب کلرک آف دی کورٹ لاٹپور	۱۴
۲۱۰	جناب شیخ الہی بخش صاحب خلیف محمد عبداللہ صاحب نمبر لائل پور	۱۴	۲۱۹	جناب چودہری مراد علی خان صاحب دیوانی لاٹپور	۱۴
۲۱۱	شیخ محمد بشیر صاحب زمیندار ہادس لاٹپور	۱۴			

بشمار	نام مع پتہ	تعداد	بشمار	نام مع پتہ	تعداد
۲۲۰	جناب شیخ عبدالغنی صاحب		۲۲۹	لاہور	۱۸
	الہمد لغیر ضلع غیر لاہور	۱۷		جناب قاضی عبدالرحمن	
۲۲۱	جناب منشی محمد دین صاحب			صاحب ریڈر لاہور	۱۷
	نقشہ نویس لاہور	۱۷	۲۳۰	جناب میان مولا بخش	
۲۲۲	جناب منشی کرم الی صاحب			صاحب کاندھی لاہور	۲
	ایجنٹ بیرسٹریٹ لاہور	۱۸	۲۳۱	جناب ملک حسام الدین	
۲۲۳	جناب منشی رحیم بخش صاحب			صاحب اور سیر لاہور	۱۷
	ایجنٹ وکیل لائل پور	۱۷	۲۳۲	جناب مستری فتح الدین	
۲۲۴	جناب مولوی محمد حسین صاحب			صاحب لاہور	۱۷
	الہمد اسٹنٹ کنسٹر صاحب		۲۳۳	جناب شیخ عبداللہ صاحب	
	بہادر لاہور	۱۸		ممبر کمیٹی لاہور	۱۷
۲۲۵	جناب شیخ ایزد بخش صاحب		۲۳۴	جناب میان محکم دین	
	مشکوٰۃ منصف لاہور	۱۷		وفیروز دین صاحبان	
۲۲۶	جناب شیخ امام الدین صاحب			لوہار لائل پور	۱۷
	تھانہ دار لاہور	۱۷	۲۳۵	یک صاحب درو عطا	
۲۲۷	جناب بابو مولا بخش			لائل پور	۱۷
	صاحب لائل پور	۱۸	۲۳۶	جناب چودہری نور الدین	
۲۲۸	جناب بابو محمد دین صاحب			صاحب بزاز گٹ لاہور	۱۷

بمشتار	نام معصیتہ	تعداد	بمشتار	نام معصیتہ	تعداد
۲۳۷	جناب منشی محمد دین صاحب	۲۴۴	جناب میان فتح محمد صاحب		
۲۳۸	پٹواری مال لائیکپور	۱	حلوائی لائل پور	۴	
۲۳۹	جناب چودھری رحمت اللہ	۲۴۵	جناب سائین کرم دین		
	خانہ صاحب چک نمبر ۱۰۷		صاحب شیر فروش		
	رکھ برانچ لائیکپور	۵	لائل پور	۴	
۲۴۰	جناب منشی غلام محمد صاحب	۲۴۶	جناب میان قطب بن		
	سفید پوش لائیکپور	۱	صاحب نان بائی		
۲۴۱	جناب چودھری نبی بخش		لائل پور	۴	
	صاحب چک نمبر ۱۹۸		جناب میان رمضان	۲۴۷	
	رکھ برانچ لائل پور	۷	صاحب نان بائی لائیکپور	۴	
۲۴۲	جناب سید لطف علی شاہ	۲۴۸	جناب میان میر بخش		
	صاحب نائب تحصیلدار		صاحب نان بائی لائیکپور	۲	
	لائل پور	۵	جناب شیخ فضل کریم صاحب	۲۴۹	
۲۴۳	جناب میان کریم بخش		نان بائی لائیکپور	۱	
	صاحب رنگر نیر لائیکپور	۲	جناب سماء فاطمہ نانائی	۲۵۰	
۲۴۴	جناب شیخ چراغ دین و		لائیکپور	۲	
	سراج دین صاحبان	۲۵۱	جناب میان چراغ دین		
	ٹین دار لائیکپور	۴	ونہی بخش صاحبان نان بائی		

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد رقم
۲۵۲	جناب میان محمد اکبر	۴	۲۵۹	جناب بستری نظام الدین	
	صاحب زمین فروش			صاحب لائل پور	۱
	لائبپور	۱	۲۶۰	یکتا معلوم الاسم لائل پور	۶
۲۵۳	جناب میان دین محمد			(چندہ از مقام ٹوبہ ٹیک	
	صاحب گھڑی ساز			سنگہ ضلع لائل پور بسعی جناب	
	لائبپور	۸		مولانا غلام محمد صاحب می	
۲۵۴	یک شاہ صاحب			وکیل ندوۃ العلماء امرہ	
	لائبپور	۲		جناب شیخ غلام محمد جان محمد	
۲۵۵	جناب منشی حبیب احمد		۲۶۱	جناب اکرم عزیز الدین صاحب	
	صاحب ہلد لائبپور	۴		ہاسپٹل اسٹنٹ	۱
۲۵۶	جناب شیخ مولابخش		۲۶۲	جناب پیر زادہ منور احمد	
	و محمد حسین صاحبان			صاحب پٹی کلکٹر جنگ	
	کالونی ہوس لائبپور	۷		ڈو ویشن	۱
۲۵۷	جناب میان رحیم		۲۶۳	جناب شیخ عمر الدین صاحب	
	بخش صاحب لائبپور	۱		ضلعدار محکمہ نہر	۱
۲۵۸	جناب بابو علی محمد صاحب		۲۶۴	جناب میان نور الدین صاحب	
	ایگریکلچر کالج لائبپور	۱		ضلعدار نہر بنگلہ بھاگٹ	۱

نمبر شمار	نام معیتہ	تقدیر	نمبر شمار	نام معیتہ	تقدیر
۲۶۵	جناب شیخ نور الہی صاحب			شاہ صاحب محروکل	
	ہیڈ نشی حکمہ جنگ			قند	۱۸
	ڈویشن	۱۴	۲۶۳	جناب چودہری	
۲۶۶	جناب شیخ محمد شریف			شباب الدین	
	صاحب سب انسپکٹر			صاحب	۱۶
	پولیس	۱۷	۲۶۴	جناب نشی امام الدین	
۲۶۷	جناب قتیبہ عالم صاحب			صاحب ایجت	۱۸
	محسّر	۱۷	۲۶۵	جناب نشی محمد رمضان صاحب	
۲۶۸	جناب غلام محی الدین			لوہیہ ٹیک سنگہ	
	صاحب واصلاتی			ضلع لائل پور	۱۶
	نویس	۱۷	۲۶۶	جناب شیخ غلام محمد و	
۲۶۹	جناب اکٹر محمد اسماعیل			جان محمد صاحبان سو اکران	
	صاحب ٹینری اسٹنٹ	۱۷		ضلع لائل پور	۱۷
۲۷۰	جناب اروغہ غلام نبی		۲۶۷	جناب شیخ فتح محمد صاحب	
	صاحب	۱۷		ارائے لوہیہ ٹیک سنگہ	
۲۷۱	جناب نشی دولت علی			ضلع لائل پور	۱۷
	صاحب	۱۶	۲۶۸	جناب شیخ کریم بخش	
۲۷۲	جناب نشی سردار علی			نورا احمد صاحبان	

تعداد ورق	نام معینه	تعداد ورق	نام معینه	بیشمار
۱۸	جناب شیخ اسماعیل صاحب لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲۸۴	دوکانداران لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائلپور	۲۸۹
۱۸	جناب شیخ امام الدین صاحب دوکاندار لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲۸۵	جناب مولوی غلام محی الدین صاحب بنو سہیل کشنر لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائلپور	۲۸۰
۱۸	جناب میان عبدالواحد صاحب لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲۸۶	غلام محی الدین صاحب لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲۸۱
۱۲	جناب حکیم محمد ابراہیم صاحب لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲۸۷	جناب میان غلام محمد صاحب پیران دتا لو بیہ ٹیک سنگہ لائل پور	۲۸۲
۱۸	جناب شیخ فضل الہی صاحب دوکان دار لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائلپور	۲۸۸	جناب شیخ کریم بخش و الہ بخش صاحبان لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲۸۳
۱۷	جناب مولوی الہ دتا صاحب سکندھاسٹر لو بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲۸۹	جناب شیخ غلام رسول و و خدا بخش صاحبان ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	

نمبر شمار	نام معیتہ	تقدیر	نمبر شمار	نام معیتہ	تقدیر
۲۹۰	جناب شروین محمد صنا وزیر مشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۴	۲۹۷	معرفت جناب محب لوی اللہ دنا صاحب خجاط ٹوبہ ٹیک ضلع لائل پور	۱۵
۲۹۱	جناب باوا صاحب اتی ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲۰	۲۹۸	جناب جهان خان صاحب کانسٹبل ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۳۵
۲۹۲	جناب متوص صاحب لٹو ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۴	۲۹۹	جناب دہری متا بنے دار چک نمبر ۳۳۱ جہنگ برنج ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲
۲۹۳	یک فر صاحب بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲	۳۰۰	جناب حمیدی خان صاحب چراسی ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۸
۲۹۴	جناب انامان غلام محمد صاحب بیہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۴	۳۰۱	جناب محمد خان صاحب چراسی ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۴
۲۹۵	جناب باوا صاحب بخش اسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۴	۳۰۲	یک فر ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۲
۲۹۶	جناب بیان سلطان واللہ دنا صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۸	۳۰۳	جناب یام سنگہ نمبر دار چک	

نمبر شمار	نام معصیتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معصیتہ	تعداد رقم
	نمبر ۳۲۳ جنک برائے ٹوبہ			سنگہ ضلع لائل پور	۱۸
	ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸	۳۱۱	جناب شیخ کرم دین صاحب	
۳۰۴	جناب سبحان خالص صاحب		۱۸	ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	
	کانشیل ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸	۳۱۲	جناب شیخ کمال الدین صاحب	
	کانشیل ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸		کانشیل ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	
۳۰۵	جناب حافظ عبدالرحمان صاحب		۳۱۳	سنگہ ضلع لائل پور	۱۸
	ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸		جناب منشی شہاب الدین صاحب	
۳۰۶	جناب محمد الدین صاحب			کبوتر ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸
	مانبائی ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸	۳۱۴	سنگہ ضلع لائل پور	
۳۰۷	جناب سبحان صاحب بنائی			جناب شیخ محمد علی و عبداللہ صاحبان	
	ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸		ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	
۳۰۸	جناب لوی عبدالرحمن صاحب		۳۱۵	جناب شیخ بابو دین رحیم بخش	
	ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸		صاحبان ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸
۳۰۹	جناب دہری الی بخش صاحب		۳۱۶	یک مسافر صاحب ٹوبہ	
	نمبر دار چک نمبر ۳۵ ٹوبہ			ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸
	ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸	۳۱۷	جناب میران بخش صاحب	
۳۱۰	جناب دہری نبی بخش صاحب			ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۱۸
	ذیلدار بیگم ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور				



نمبر شمار	نام معبرین	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معبرین	تعداد رقم
۳۱۸	جناب ابو عزیز الدین صاحب دوکاندار ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۴	۳۲۳	جناب بشی محمد بخش صاحب چک نمبر ۲۹۴ ضلع لائل پور	۴
۳۱۹	جناب بشی الطاف کریم صاحب جمعہ دار اصطل ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور	۴	۳۲۴	جناب بشی عمر الدین صاحب چک نمبر ۲۹۴ ضلع لائل پور	۴
۳۲۰	جناب بیان انعام اللہ صاحب ٹوبہ ٹیک سنگہ ضلع لائل پور متفرق	۲	۳۲۵	جناب فظ احمد بخش صاحب چک نمبر ۲۹۴ ضلع لائل پور	۴
۳۲۱	جناب قیصر ت اللہ صاحب لازم لفٹنٹ دہاپ صاحب بھالیہ کلیک بنسٹر کوہ منصور	۱	۳۲۶	جناب بشی فتح محمد صاحب اسٹو کیسہ چاؤنی و جاندر	۴
۳۲۲	(معرفت جناب مولوی غلام علی صاحب) چک نمبر ۲۹۴ بنسٹہ دار ضلع لائل پور بسی جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ	۱	۳۲۷	(بسی جناب مولوی عطا محمد صاحب وکیل لائل پور) جناب شیخ عبدالقادر صاحب پبلک پراسیکیوٹر لائل پور	۴
	جناب بشی رکن الدین صاحب چک نمبر ۲۹۴ ضلع لائل پور	۴	۳۲۸	جناب بشی عطاء اللہ صاحب محرر ڈاک ڈویسی لائل پور	۴
			۳۲۹	جناب بیان محمد حیات صاحب ڈاک	۴

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیم
۳۳۰	جناب فشتی کریم الدین صاحب		۳۳۹	جناب شیخ الہی بخش و	
	محافظ خانہ لائل پور	۱۴		مولانا بخش صاحبان	
۳۳۱	جناب فشتی شاہ محمد صاحب			غلام منڈی لائل پور	۷
	نائب کورٹ لائل پور	۱۸	۳۴۰	جناب لہ اننت رام صاحب	
۳۳۲	جناب سردار مراد علی صاحب			اندری مجسٹریٹ لائل پور	۱۶
	آرمی ریمنٹ لائل پور	۱۶	۳۴۱	جناب سرتی تلج الدین	
۳۳۳	جناب فشتی کریم اللہ صاحب			صاحب حاکم الدین صاحب	
	عزیز نویس لائل پور	۷		لائل پور	۱۶
۳۳۴	جناب فشتی الہ دتا صاحب		۳۴۲	جناب شیخ الہ دتا و مولانا	
	پتواری لائل پور	۱۸		بخش صاحبان بڑا نا	
۳۳۵	ایک صاحب لائل پور	۷		لائل پور	۷
۳۳۶	جناب بونگلام محمد صاحب		۳۴۳	جناب شیخ عبدالرحیم صاحب	
	ہیڈ کلرک ڈاکخانہ لائل پور	۷		ٹھیکہ دار لائل پور	۱۷
۳۳۷	جناب اجہ عبدل قادر و		۳۴۴	جناب مام الدین صاحب	
	راجہ راجو بی خان صاحبان			برتن فروق لائل پور	۱۸
	چک نمبر ۳۸۵ لائل پور	۱۸	۳۴۵	جناب محمد الدین صاحب	
۳۳۸	جناب بیان محمد الدین صاحب		۳۴۶	جناب معی لوی محمد اسماعیل	
	درزی لائل پور	۱۸		صاحب لائل پور	۲

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۴۷	جناب میان کریم بخش	۲۵۴	۳۴۷	جناب مستری محمد	
	صاحب میناری فروش			الدین صاحب لائل پور	۹/۲
	لائل پور	۱	۳۴۵	جناب میان نظام	
۳۴۸	جناب خلیفہ محمد بخش			الدین صاحب شتر سو	
	صاحب لائل پور	۴		لائل پور	۴
۳۴۹	جناب شیخ فضل الدین		۳۵۶	بوساطت جناب غلام فرید صاحب	
	صاحب بساطی لائل پور	۴		استور کپیر ریلوے لائل پور	۵
۳۵۰	جناب غلام محمد صاحب		۳۵۷	جناب شیخ غلام علی صاحب	
	برتن فروش لائل پور	۲		محکمہ نمبر لائل پور	۱
۳۵۱	جناب منشی محمد روشن		۳۵۸	جناب منشی سراج الحق صاحب	
	صاحب عیاض نویس			فوقہ شریانی اسکول لائل پور	۲
	لائل پور	۱	۳۵۹	جناب حکیم محمد امین الدین	
۳۵۲	جناب چودہری احمد			صاحب بیر سٹریٹ لائل پور	۷
	خان صاحب محمد کیشی		۳۶۰	جناب شیخ عطاء اللہ صاحب	
	لائل پور	۱		کلرک آرمی ریونٹ	
۳۵۳	جناب مستری عمر الدین			لائل پور	۴
	صاحب قفل فروش		۳۶۱	جناب میان اللہ دنا صاحب	
	لائل پور	۲			

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیر	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیر
۳۴۲	خان پیر لائل پور	۱۸	۳۴۰	صاحب نقشبانی لائل پور	۱۸
	جناب نقشبانی مراد علی صاحب			جناب بابو نظام الدین	
	ناظر لائل پور	۱۸		صاحب نقشہ نویس ہنر	
۳۴۳	جناب معی لوی صدر الدین		۳۴۱	لاٹ پور	۱۸
	صاحب انسپکٹر و کینیشن			جناب ابو محمد حسین صاحب	
	لائل پور	۱۸		خزائنچی لائل پور	
۳۴۴	جناب شیخ محمد الدین و		۳۴۲	یک نام معلوم لاسم	
	قر الدین صاحبان لائل پور	۱۸		لائل پور	
	(بوساطت جناب قاضی		۳۴۳	جناب نقشبانی محمد ابراہیم	
	عبد القادر صاحب محکمہ ہنر)			صاحب نقشہ نویس لائل پور	
۳۴۵	جناب ابو عبد الغنی صاحب		۳۴۵	جناب شیخ غلام حسین صاحب	
	نقشہ نویس لائل پور	۱۸		ضلعدار گڈر والا لائل پور	
۳۴۶	یک نام معلوم لاسم لائل پور	۱۸	۳۴۶	جناب ابو محمد بخش صاحب	
۳۴۷	جناب نقشبانی میر محمد صاحب			کلرک ریونیو لائل پور	
	محافظ دفتر لائل پور	۱۸	۳۴۷	جناب ستی رجم بخش	
۳۴۸	جناب ابو شہاب الدین			صاحب محکمہ دار لائل پور	
	صاحب کلرک لائل پور	۱۸	۳۴۸	جناب میانہ بخش صاحب	
۳۴۹	جناب نقشبانی عبد الماجد			لائل پور	

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۳۷۹	جناب بونور الہی صاحب	۱۸	۳۸۰	جناب سید محمد حسین صاحب	۱۸
	کلرک لائلپور			ہیڈ کلرک دفتر ڈسٹرکٹ	
	جناب خیر الدین صاحب	۳۸۴		بورڈ لائلپور	۱۸
	چیراسی ڈسٹرکٹ بورڈ			لائل پور	۱۸
	جناب سردار عطاء چراسی	۳۸۷		جناب منشی شاہ محمد	۱۸
	ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور			صاحب کلرک دفتر	
	جناب مشتاق محمد عطاء چراسی	۳۸۸		ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۱۸
	ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور			جناب سید خادم حسین	۳۸۲
	جناب حیسم بخش صاحب	۳۸۹		صاحب کلرک دفتر	
	چیراسی ڈسٹرکٹ بورڈ			ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۱۸
	لائل پور			جناب منشی میر بخش	۳۸۳
	جناب مرخان صاحب	۳۹۰		صاحب کلرک دفتر	
	چیراسی ڈسٹرکٹ بورڈ			ڈسٹرکٹ بورڈ لائلپور	۱۸
	جناب غلام حیدر صاحب	۳۹۱		جناب ابو فتح محمد صاحب	۳۸۴
	مستری لائل پور			سب و سر دفتر ڈسٹرکٹ	
	جناب برخوردار احمد	۳۹۲		بورڈ لائلپور	۱۸
۳ پائی	سعید صاحب لائلپور			جناب غلام محمد صاحب	۳۸۵

نمبر شمار	نام معبد پتہ	تعداد قمر	نمبر شمار	نام معبد پتہ	تعداد قمر	
۳۹۳	(بوساطت جناب لوی عطا محمد صاحب کیل لاپور) جناب لوی عبد المجید صاحب		۳۹۴	مولوی فاضل لائل پور جناب ششی بنی بخش صاحب	۸	
۳۹۵	ایجنٹ مولوی عبد المجید صاحب لوی فاضل لائل پور		۳۹۶	(جناب محمد ابراہیم علیخان و محمد یونس علیخان متولیان جائداد موقوفہ محلہ میان سرائے سنبھل ضلع مراد آباد جناب قاضی اسماعیل صاحب مرحوم سنبھل ضلع مراد آباد)	۱۸	
۳۹۷	جناب لوی عطا محمد صاحب وکیل لائل پور خیاب		۳۹۸	جناب لوی سید مقبول	۷	
۳۹۹	احمد صاحب فتح گڑھ ضلع فرخ آباد (بسی جناب لوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوۃ العلماء لاکھنؤ مسلمہ جناب منشی نفیس الدین احمد صاحب مشلخوار عدالت نصفی جنگ)	۳۹۹	جناب مولوی ولی محمد صاحب جنگ	۴۰۰	جناب لکھنؤ بخش خاں صاحب جنگ	۷
۴۰۱	جناب محمد حسن صاحب جنگ	۴۰۱	جناب محمد حسن صاحب جنگ	۴۰۲	جناب بن محمد صاحب دیندار جنگ	۷
۴۰۳	جناب لکھنؤ محمد صاحب جنگ	۴۰۳	جناب لکھنؤ محمد صاحب جنگ			۲

نمبر شمار	نام معصیت	تعداد قلم	نمبر شمار	نام معصیت	تعداد قلم
۴۰۴	جناب محمد صاحب نگرین			جنگ	۱
۴۰۵	جناب عمر بخش صاحب	۲	۴۱۳	جناب میان محمد درزی	
۴۰۶	جناب خدابخش صاحب	۱	۴۱۴	صاحب جنگ	۱
۴۰۷	پری جنگ	۲	۴۱۵	جناب مستری خیر محمد	
۴۰۸	جناب محمد حسن و اله		۴۱۶	صاحب جنگ	۸
۴۰۹	و سایا صاحبان تاجران		۴۱۷	جنگ	۴
۴۱۰	چرم جنگ	۲	۴۱۸	جناب چو دهری اله جویا	
۴۱۱	جناب عبد الرحمن فتح دین		۴۱۹	صاحب جنگ	۴
۴۱۲	واله دین صاحبان جنگ	۴	۴۲۰	جناب میرودهی صاحب	
۴۱۳	جناب سلطان محمد صاحب		۴۲۱	جنگ	۲
۴۱۴	جنگ	۲	۴۲۲	جناب فظ غلام محمد	
۴۱۵	جناب حمد دین صاحب		۴۲۳	صاحب جنگ	۴
۴۱۶	جنگ	۱	۴۲۴	جناب میر بر خوردار پور	
۴۱۷	جناب مضان صاحب		۴۲۵	جنگ	۲
۴۱۸	حجام جنگ	۲	۴۲۶	جناب اله بخش صاحب	
۴۱۹	جناب قیام دین پوری		۴۲۷	درزی جنگ	۲
۴۲۰			۴۲۸	جناب میان فضل احمد صاحب	

نمبر شمار	نام معصومه	تعداد	نمبر شمار	نام معصومه	تعداد
	درزی جنگ	۴	۴۳۰	جناب تری اله دتا صاحب	
۴۲۲	جناب اله دتا صاحب			سب سیر جنگ	غمر
	جمعه دار جنگ	۶۶	۴۳۱	جناب خلیفه حسن دین	
۴۲۳	جناب سنا ماسرار			صاحب جنگ	۱۸
	صاحب جنگ	۳	۴۳۲	جناب شعی احمد نواز خان	
۴۲۴	جناب شیخ غلام یسین			صاحب جنگ	غمر
	صاحب وکیل جنگ	۵۴	۴۳۳	جناب بو سردار محمد خان صاحب جنگ	عمر
۴۲۵	جناب شیخ الهی بخش صاحب			جناب منشی عبدلکریم صاحب جنگ	۱۸
	وکیل جنگ	۵۵	۴۳۵	جناب بابو محمد بخش	
۴۲۶	جناب منشی نفیس			صاحب کلرک جنگ	۱۸
	احمد صاحب شکران		۴۳۶	جناب بیان جمال الدین صاحب	
	مددالت منصفی جنگ	۵۶		بھیکه دار جنگ	۵۵
۴۲۷	جناب بابو علی محمد صاحب		۴۳۷	جناب منشی غلام علی صاحب	
	سنیتری کارک جنگ	۱۸		جنگ	۱۸
۴۲۸	جناب مهر صالح محمد		۴۳۸	جناب موی جلد لغفور صاحب	
	صاحب جنگ	۲		جنگ	۱۸
۴۲۹	جناب موی کبر علی صاحب		۴۳۹	جنده از مسجد قاضیان	
	جنگ	۴		جنگ	۵۵



نمبر شمار	نام معبیه	تعداد	نمبر شمار	نام معبیه	تعداد
۴۴۰	جناب حافظ محمد بخش		۴۴۱	جناب جنگ	۱
۴۴۱	جناب فقیر گل محمد صاحب	۴۴۹	۴۴۲	جناب میان الله جوایا	۲
۴۴۲	جناب مرزا احمد علی و علی	۴۵۰	۴۴۳	جناب پوری جنگ	۳
۴۴۳	محمد صاحبان جنگ	۴۵۱	۴۴۴	جناب میان خدا بخش	۴
۴۴۴	جناب میان صالح محمد صاحب	۴۵۲	۴۴۵	جناب پوری جنگ	۵
۴۴۵	جناب جنگ	۴۵۳	۴۴۶	جناب سید محمد شاه صاحب	۶
۴۴۶	جناب میان امیر بخش	۴۵۴	۴۴۷	نائب خلیل دار جنگ	۷
۴۴۷	صاحب محرر دفتر	۴۵۵	۴۴۸	جناب میان قائم دین	۸
۴۴۸	جناب جنگ	۴۵۶	۴۴۹	صاحب درزی جنگ	۹
۴۴۹	جناب سید امام شاه	۴۵۷	۴۵۰	جناب سید لوی نور محمد صاحب	۱۰
۴۵۰	صاحب جنگ	۴۵۸	۴۵۱	ایکسٹ جنگ	۱۱
۴۵۱	جناب چودھری مظفر خان	۴۵۹	۴۵۲	جناب میان غلام حسین	۱۲
۴۵۲	صاحب جنگ	۴۶۰	۴۵۳	صاحب ایڈیٹر جنگ	۱۳
۴۵۳	جناب فتنی امیر بخش	۴۶۱	۴۵۴	جناب بیاض علی محمد صاحب	۱۴
۴۵۴	صاحب جنگ	۴۶۲	۴۵۵	درزی جنگ	۱۵
۴۵۵	جناب جی عبداللہ صاحب	۴۶۳	۴۵۶	جناب شیخ محمد اسماعیل	۱۶
۴۵۶		۴۶۴	۴۵۷	صاحب جنگ	۱۷
۴۵۷		۴۶۵	۴۵۸	جناب میان محمد رمضان	۱۸

بمشار	نام معصومه پسته	تعداد ورق	بمشار	نام معصومه پسته	تعداد ورق
۲۵۸	صاحب نری جنگ	۱	۴۶۶	جناب میان علی محمد صاحب جنگ	۱۸
۲۵۹	جناب بابو میر بخش صاحب کلرک جنگ	۱	۴۶۷	جناب میان عنایت	۱۲
۲۶۰	جناب فشی اعتقاد احمد خان صاحب جنگ	۱	۴۶۸	آرامی صاحب جنگ	۱۲
۲۶۱	جناب الی بخش صاحب جنگ	۱۸	۴۶۹	جناب میان غلام حسن صاحب جنگ	۱۲
۲۶۲	جناب جمعدار سخاوت حسین صاحب	۱	۴۷۰	جناب میان محمد بخش صاحب جنگ	۱۲
۴۶۳	از ملازمان اعطیل کوری جنگ	۱	۴۷۱	جناب سید سردار شاه صاحب جنگ	۱۲
۴۶۴	جناب میان محمد اشرف صاحب کاتب جنگ	۲	۴۷۲	جناب میان احمد صاحب	۱
۴۶۵	جناب میان سلطان مبی جنگ	۲	۴۷۳	محمد صاحب جنگ	۱
۴۶۶	معرفة جناب مولوی مولا بخش صاحب	۱	۴۷۴	جناب محمد علی صاحب	۱۲
	حکیمه نری جنگ	۱	۴۷۵	جناب اکبر محمد صاحب	۱۲
			۴۷۶	الدین صاحب جنگ	۱۲

نمبر شمار	نام مع پسته	تقدیر رقم	نمبر شمار	نام مع پسته	تقدیر رقم
۴۷۵	جناب سید الف شاه	۴۸۲	جناب لوی کریم بخشش	۴۸۲	۴۷۵
۴۷۶	صاحب جنگ	۴۸۵	صاحب جنگ	۴۸۲	۴۷۶
۴۷۷	جناب مرزا اصغر علیضا	۴۸۵	جناب میان علی بخشش	۴۸۵	۴۷۷
۴۷۸	استاد سرجن جنگ	۴۸۶	واله و تاهما جان درزی	۴۸۶	۴۷۸
۴۷۹	جناب بابور رحمت علی	۴۸۶	جنگ	۴۸۶	۴۷۹
۴۸۰	خانصاحب جنگ	۴۸۶	جناب میان احمد بخشش	۴۸۶	۴۸۰
۴۸۱	جناب فخر الدین احمد	۴۸۶	صاحب جنگ	۴۸۶	۴۸۱
۴۸۲	صاحب کلرک جنگ	۴۸۶	یک مسلمان صاحب	۴۸۶	۴۸۲
۴۸۳	جناب بابو غلام حسن	۴۸۸	جنگ	۴۸۶	۴۸۳
۴۸۴	صاحب جنگ	۴۸۸	جناب میان گل محمد صاحب	۴۸۸	۴۸۴
۴۸۵	جناب میان الداد	۴۸۹	درزی جنگ	۴۸۸	۴۸۵
۴۸۶	خانصاحب جنگ	۴۸۹	جناب میان محمد دین	۴۸۹	۴۸۶
۴۸۷	جناب میان نذر بخشش	۴۹۰	صاحب توجه جنگ	۴۸۹	۴۸۷
۴۸۸	صاحب جنگ	۴۹۰	جناب میان غلام عیسی	۴۹۰	۴۸۸
۴۸۹	جناب بخشی اله بخشش	۴۹۱	صاحب جنگ	۴۹۰	۴۸۹
۴۹۰	صاحب جنگ	۴۹۱	جناب سید گل حسن	۴۹۱	۴۹۰
۴۹۱	جناب حکیم غلام حسین	۴۹۲	شاه صاحب جنگ	۴۹۱	۴۹۱
۴۹۲	صاحب جنگ	۴۹۲	جناب میان محمد برجی صاحب	۴۹۲	۴۹۲

بمقام	نام معیتہ	تعداد	بمقام	نام معیتہ	تعداد
۴۹۳	جناب میان الد و تاج صاحب	۲	۴۹۴	جناب چودہری غلام رسول صاحب جنگ	۱
۴۹۴	جناب میان ولایت و غلام حسن صاحبان جنگ	۱	۴۹۵	جناب حاجی غلام نبی صاحب جنگ	۱
۴۹۵	جناب حاجی غلام نبی صاحب جنگ	۱	۴۹۶	جناب چودہری غلام رسول صاحب جنگ	۱

میزان مالہ للعبہ  
۹/۱۱ پالی

# فہرست آمدنی عطیہ و متفرق جلسہ ندوۃ العلماء

بہ شمار	معرفت	نام	رقم	کیفیت
۱	معین الدین صنا	چندہ متفرق	۵	
۲	بذریعہ محمد شکر	حافظ شمس الدین صنا عطار سلو	۱	عطیہ
۳	"	منشی اشتیاق احمد صاحب بن	۱	"
۴	"	علی محمد خان صاحب بڑی	۱	"
۵	"	منشی عطاء اللہ صنا فیض آباد	۱	"
۶	"	منشی صادق حسین صاحب سلو	۱	"
۷	"	چندہ متفرق بذریعہ مولانا خلیل صنا	۱	"
۸	"	چندہ متفرق بذریعہ محمد عثمان صنا	۱۴	"
۹	بذریعہ محمد اکرم علی	حکیم محمد احسن صاحب سیوان	۱	بطور امداد
۱۰	"	امیر حسن صاحب	۱	"
۱۱	"	ابوالحسن صاحب چھاتہ	لے	"
۱۲	"	محمد تقی صاحب جھڑہ	۱	"
۱۳	"	فضل الرحمان صاحب پٹی کلر سون	۱	"
		عابد علی خان صاحب رضا خان صاحب	۱۵	عطیہ
		متوطن احاطہ فقیر محمد خان لکھنؤ	۱۱	نہ نمان جلسہ
		مینر انکل		

# فهرست آمدنی متفرق بابت طعام و نذران

بشمار	بذریعه	نام و پسته	رقم	کیفیت
۱	ملکث آفس	مولوی عبدالباسط صاحب	۸	
۲	"	ارشد صاحب	۸	
۳	"	فرید احمد خان صاحب	۸	
۴	"	محمد علی احمد صاحب	۸	
۵	"	مصطفیٰ حسین صاحب	۸	
۶	"	محمد علی کامل صاحب	۱۲	
۷	"	ریاض الحسن صاحب	۸	
۸	"	محمد عظیم صاحب	۱۰	
۹	"	محمد احمد خان صاحب	۴	
۱۰	"	منشی نواب علی صاحب	۴	
۱۱	"	فیض الحسن صاحب	۴	

میزان کل ۸۸

## فہرست چندہ نمبری بہ تبادلت مکاتوزیٹری

فہرست اودن مہرون کی جنہون نے کچھ روپیے دے اوٹکٹ  
وزیٹری واپس کئے لیکن نام اونکے مین جنہون نے چندہ وزیٹری  
سے کم روپیے دے مین

بمختار	معرفت	نام و پستہ	رسم	کیفیت
۱	ٹکٹ آفس	مولوی فضل الدین صاحب سرفاری پنچمن اسلام آبادی	عہدہ	وابدع ٹکٹ
۲	"	مولوی سید حسین احمد صاحب کیل و پریٹینٹ	عہدہ	وزیٹری
	"	مسلم لیگ مظفر پور	عہدہ	"
۳	"	مولوی اقبال احمد صاحب اعظم گڑھ	عہدہ	"
۴	"	حافظ عبداللہ صاحب بالائے قلعہ علیگڑھ	عہدہ	"
۵	"	مولوی عبدالنثار صاحب کیل جو پور	عہدہ	"
۶	"	حفیظ احمد صاحب مختار بارکس	عہدہ	"
۷	"	بابو محمد حمزہ صاحب تاجر چرم کانپور	عہدہ	"
۸	"	محمد صادق صاحب تحصیلدار سنٹی گھاٹ	عہدہ	"
	"	ضلع بارہ بنکی	عہدہ	"
۹	"	شیخ نظام الدین صاحب بینک سٹ	عہدہ	"
۱۰	"	مولوی عبدالحی صاحب اعظم گڑھ	عہدہ	"

نمبر شمار	معرفت	نام و پستہ	رقم	کیفیت
۱۱	فلک آفسر	بنجم الدین احمد صاحب میرٹھ	۱	پاسی دو کلاں
۱۲	"	نواز ش احمد صاحب رائے بریلی	۱	وزیری
۱۳	"	سید تقی احمد صاحب سندیلہ	۱	"
۱۴	"	محمد اصغر صاحب کاپنور	۱	"
۱۵	"	بابو علی گوہر صاحب کلکان فیروزکری کوٹا	۱	"
۱۶	"	حاجی محمد سردار صاحب ڈاگرچم قصہ ضلع لاہور	۱	"
۱۷	"	محمد مسلم خان صاحب گنتی	۱	"
۱۸	"	حکیم خواجہ حسین صاحب گورکھپور	۱	"
۱۹	"	شیخ ناصر علی صاحب رئیس بجنور	۱	"
۲۰	"	عبدالباقی خان صاحب دار دہا گورکھپور	۱	"
۲۱	"	ابو بکر محمد حلیم صاحب گینا	۱	"

میزان کل (۲۱)

نوٹ: ان حضرات کے اسماء اگر امی فرستہ چندہ وزیری میں تلاش ہو گئے مگر ناموں کا پتہ نہیں ملتا



# من ابتداء یکم اپریل ۱۲۹۱ء چندہ زکوٰۃ

بہشتکار	نام معہ پتہ	تعداد	بہشتکار	نام معہ پتہ	تعداد
	بذریعہ جناب مولوی غلام محمد			چندہ متفرق	
	صاحب فاضل ہوشیار پوری		۵	قیمت گھڑی متحرکہ جناب	
	بسی جناب زاعظمہ اللہ خان			حاجی شیخ قادر بخش صاحب	
	صاحب ڈسٹرکٹ جج بیالکوٹ			مرحوم رئیس فقیر آباد	۱
۱	چندہ ہوشیار پور			متفرق	
	جناب منشی میران بخش صاحب		۶	جناب سراج الدین صاحب	
	پٹواری	۵		سب سٹنٹ سرجن رات	
	چندہ قصور ضلع لاہور			مدوٹ - ڈاکخانہ جلال آباد	
۲	جناب حاجی محمد سردار صاحب			ضلع فیروز پور پنجاب	۴
	تاجر	۱	۷	جناب نظام الدین صاحب	
۳	جناب مولوی حافظ حاجی			سب ڈویژنل انسپریٹری	
	محمد شاہ صاحب بجاہ دین	۱		وکرس چاؤنی امرنسر	۵
۴	جناب حاجی حبیب اللہ			بذریعہ جناب مولوی غلام	
	صاحب گورہ	۱		محمد صاحب شملوی کیل ندوہ	

تعداد رقم	نام مع پتہ	تعداد رقم	نام مع پتہ	نمبر شمار
۸	جناب منشی فتح محمد صاحب سنور کیر چاؤنی جالندھر متفرق	۱۱	جناب منشی محمد ظفر صاحب نائب تحصیلدار ملٹ پور منسلح جہانسی	۸
۹	جناب منشی عبد اللہ صاحب سیلو تھی کوڑ نمبر ۱۶	۱۲	جناب شیخ غلام جیلانی صاحب پنشنر منصف لائل پور	۹
۱۰	پشاور اہلیہ محترمہ جناب سید علی احمد صاحب الشیکر لوہیس کرنال	۱۳	جناب مولوی شہاب الدین صاحب معرفت شمس العلماء مفتی مولوی عبداللہ صاحب مہتمم دارالعلوم	۱۰
میران مالک				
۸				

# من ابتدائے یکم اپریل ۱۹۱۲ء

چندہ دارالعلوم ندوۃ العلماء

نمبر شمار	نام معنیہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معنیہ	تعداد رقم
۱	معرفة بجانب لانا مولوی سید عبدالحی صاحب ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ جناب رمضان علی خان صاحب تعلقہ دار و رئیس گنورہ ضلع رائے بریلی	۵	۱	جناب ہمشیر کلان مضان علی خان صاحب گنورہ - ضلع رائے بریلی (بسی) چودہری معین الدین متعلم درجہ دوم دارالعلوم ندوۃ لکھنؤ	۱
۲	جناب والدہ ایجاب محمد خان صاحب ساکن سترکہ ضلع لکھنؤ	۱۵	۲	جناب جوہری قیام الدین صاحب تحصیلدار قصبہ کتہ ضلع کھیری	۶
۳	جناب کرم علی خان صاحب تعلقہ دار پیرا منو ضلع رائے بریلی	۴	۳	جناب میر ضمیر حسن صاحب شعبی قصبہ کتہ ضلع کھیری	۴
۴	جناب محمد احمد خان صاحب گنورہ ضلع رائے بریلی	۸	۴	جناب میر عاشق علی صاحب شعبی قصبہ کتہ ضلع کھیری	۸

بهرشمار	نام مع پته	تعداد ورق	بهرشمار	نام مع پته	تعداد ورق
۹	جناب بریدعظم علی صاحب		۱۸	قبیه کشته ضلع کهری	۱۸
	قبیه کشته ضلع کهری	۱۸	۱۸	جناب حسن علی صاحب	۱۸
۱۰	جناب شیخ محمد علی صاحب		۱۸	شیعی قبیله کشته ضلع کهری	۱۸
	قبیه کشته ضلع کهری	۱۹	۱۹	جناب بهوکر صاحب علی	۱۹
۱۱	جناب شیخ معشوق علی صاحب		۱۸	قبیه کشته ضلع کهری	۱۸
	قبیه کشته ضلع کهری	۲۰	۲۰	جناب ستماء دولت قبیله	۲۰
۱۲	جناب شیخ معشوق علی صاحب		۱۸	ضلع کهری	۱۸
	قبیه کشته ضلع کهری	۲۱	۲۱	جناب مرزا انظر بیگ صاحب	۲۱
۱۳	جناب میر محمد حسین صاحب		۱۴	قبیه ضلع کهری	۱۴
	شیعی قبیله کشته ضلع کهری	۲۲	۲۲	جناب حمود صاحب قصاب	۲۲
۱۴	جناب میکو سائیس صاحب		۱۴	قبیه کشته ضلع کهری	۱۴
	چو وهری جناب قیام الدین	۲۳	۲۳	جناب بهیکا صاحب قصاب	۲۳
	صاحب از قبیله کهری اود	۱۸	۱۸	قبیه کشته ضلع کهری	۱۸
۱۵	جناب حاجی لالو صاحب		۲۴	جناب کریم بخش صاحب	۲۴
	علوایی قبیله کشته ضلع کهری	۱۸	۱۸	علوایی قبیله کشته ضلع کهری	۱۸
۱۶	جناب انگلی صاحب رباب		۲۵	جناب شیخ شیرانی صاحب	۲۵
	قبیه کشته ضلع کهری -	۱۸	۱۸	نور بان قبیله کشته ضلع	۱۸
۱۷	جناب میان خان صاحب		۱۸	کهری	۱۸

نمبر شمار	نام معیت	نمودار	نمبر شمار	نام معیت	نمودار
۲۶	جناب فرزند علی صاحب		۳۵	جناب امیرالامرا شیخ	۳۵
	قصه کشته ضلع کهری	۳۵		بهاؤ الدین صاحب	
	متفرق چند			بالقابہ وزیر ریاست	
۲۷	جناب مدین اللہ صاحب			جونا گدھ	۳۵
	ساکن ۹۶ کانگا بازار			جناب اب محمد منزل اللہ خانقاہ	۳۵
	اسٹریٹ کلکتہ	۳۵		رئیس بھیکن پور ضلع علیگڑھ	۳۵
۲۸	اہلیہ محترمہ جناب سید			جناب غشی محمد احتشام علی	۳۵
	علی احمد صاحب اسپکٹر	۳۵		صاحب بیس کاکوری ضلع گنٹو	۳۵
	پولیس کزنال	۳۵		(متجددہ ماعہ)	۳۵
۲۹	جناب عبدالعزیز صاحب			جناب مرزا ظفر اللہ خانقاہ	۳۵
	ریاست بہاولپور	۳۵		ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ	۳۵
	میزان	۳۵		چندہ عام تعلیم	۳۵
	چندہ وظائف			جناب حاجی محمد خان	۳۵
۱	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف			صاحب وکلار بازار	۳۵
	صاحب جبرور رئیس ۱۵۰			ہوشیار پور	۳۵
	انکا پانک اسٹریٹ مدراس	۳۵		العام تفسیر وحدیث	۳۵
۲	جناب مولوی حمید الدین			جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب	۳۵
	صاحب عربک پروفیسر				

نمبر شمار	نام معبد	تعداد و رقم	نمبر شمار	نام معبد	تعداد و رقم
	جناب تحصیل ارفعی پور			جناب مایوارہ العالوم	
	ضلع اناو	۱۵۵			
	چندہ مستقل سالانہ			جناب نظام الدین	
۱	جناب مولوی حاجی قربان		۱	صاحب سب ڈوٹری	
	احمد صاحب وکیل بارہ بک	۱۵۵		انجیسر بیٹری وکس	
۲	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب			چھاؤانی امرتسر	۱۵
	اسٹنٹ سرجن پشاور	۱۵۵			
	قیمت فوٹو	۱۱۲			

من ابتدائے یکم اپریل ۱۲۹۱ء  
چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم

بمستشار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	بمستشار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب شیخ غلام زین العابدین صاحب	۷	۷	جناب وزیر محمد صاحب وکیل آگرہ	۷
۲	جناب ڈاکٹر کریم حسین صاحب امین آباد لکھنؤ	۸	۸	جناب بابو علی گوہر صاحب ہیڈ کلرک ڈپٹی کمنشنر	۷
۳	جناب خان بھادر احمد حسن خان صاحب فنجپور	۹	۹	جناب خطیب صاحب جامع مسجد ہلدوانی منڈی ضلع نین تال	۷
۴	جناب صاحبزادگان ستر ممتاز حسین صاحب بیرسٹریٹ لا لکھنؤ	۱۰	۱۰	جناب حسن علی صاحب جناب محمد رضا صاحب تاجر سلطان پور	۷
۵	جناب شاہ محمد خان صاحب جنرل مرچنٹ لکھنؤ	۱۱	۱۱	جناب عبد الباقی خان صاحب سب انسپکٹر گورکھپور	۷
۶	جناب سردار واجی محمد صاحبان سوداگران قصور ضلع لاہور	۱۲	۱۲	جناب عبدالعزیز خان صاحب زمیندار	۷

نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد	نمبر شمار	نام معیتہ	تعداد
۱۲	جناب نواز شمس احمد صاحب	۱	۲۱	جناب خدا بخش صاحب	۱
۱۵	جناب قاضی ولی الحق صاحب	۱	۲۲	جناب ہیر پور	۱
	صاحب نعمانی رودی	۱	۲۳	جناب سترایم - ایل	۱
	ضلع بارہ بنکی	۱		گھوش صاحب پروفیسر	۱
۱۶	جناب علی احمد صاحب	۱		ریڈ کرچین کالج لکھنؤ	۱
	آگرہ	۱	۲۴	جناب خورشید حسن صاحب	۱
۱۷	جناب غلام صفدر خان	۱		سٹون - ضلع رائے بریلی	۱
	صاحب آگرہ	۱	۲۵	نام معلوم الاسم	۱
۱۸	جناب مولوی عبدالغفور	۱	۲۶	جناب محمد مصطفیٰ صاحب	۱
	صاحب موہن پور گیان	۱	۲۷	جناب افضل الحق صاحب	۱
۱۹	جناب عبدالجلیل صاحب	۱	۲۸	جناب عبدالحی صاحب	۱
	پشاور سی متعلم نڈۃ العلماء	۱		عرب	۱
	لکھنؤ	۱	۲۹	جناب محمد فرید صاحب	۱
۲۰	جناب ڈولارے صاحب	۱	۳۰	جناب محمد سلطان صاحب	۱
	صاحب سزادہ جناب	۱	۳۱	جناب علامہ سید رشید رضا	۱
	پیارے صاحب لکھنؤ	۱		صاحب ادبیر المنار	۱
۲۱	جناب ولایت علی صاحب	۱		مصر	۱



نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد ورق	نمبر شمار	نام مع پتہ	تعداد ورق
۳۲	جناب میر لوی فضل الرحمن		۴۰	مالک مطبع نامی لکھنؤ	۱۲۵
	صاحب نگر ام، ضلع لکھنؤ	عار		جناب محمد حسین ولد احسن	
۳۳	جناب منشی شفاعت علی			صاحبان تاجران تہاکو	
	صاحب کاکوری ضلع لکھنؤ	عار		خوردنی چوک لکھنؤ	۴۰
۳۴	جناب مشتاق علی صاحب		۴۱	جناب سلمان سب	
	مینو سیلٹی بارہ بنکی	عار		انسکیٹران اردو شاعر	
۳۵	جناب شمس العلماء مولانا			ہند ریڈ کر شچین کالج	
	شبلی نعمانی معتمد تعلیمات			لکھنؤ	۲۵
	ندوۃ العلماء لکھنؤ	تتہار	۴۲	متفرق چندہ معرفت	
۳۶	جناب منشی محمد احتشام علی			جناب احمد حسین و ولدان	
	صاحب رئیس کاکوری			حسین صاحبان تماکوے	
	و معتمد مال دار العلوم			خوردنی فروشان چوک	
	ندوۃ العلماء لکھنؤ	ضمیمہ		لکھنؤ	۵۰
۳۷	جناب منشی محمود علی صاحب		۴۳	جناب بابو نظام الدین	
	تاجرا میں آباد لکھنؤ	۲۵		صاحب رئیس قنوج	
۳۸	جناب امیر حسن صاحب			چرم سواری گنج امرتسر	۴۰
	یکٹی گنج - لکھنؤ	۲۵	۴۴	جناب ڈاکٹر عبد الکریم	
۳۹	جناب فطرت علی لدین صاحب			صاحب بلیج آباد لکھنؤ	۵۰

نمبر شمار	نام معیتہ	نقد رقم	نمبر شمار	نام معیتہ	نقد رقم
۴۵	جناب منشی شیخ ہاشم			بسی جناب لانا مولوی غلام	
	علی صاحب رئیس جگور			محمد صاحب فضل ہونیار پوری	
	ضلع بارہ بنکی	۵۵		بدر علیہ رسید نمبری ۹ مرسلہ	
۴۶	جناب مولوی بدر الحسن			جناب زافظ اللہ فاضا صاحب	
	صاحب منصف لکھنؤ	۵۳		سب حج سیالکوٹ	
۴۷	جناب شمس الحسن صاحب		۵۱	جناب فضل الہی صاحب انکپٹر	
	ڈپٹی کلکٹر ضلع بجنور	۵۵		آبکاری شہر سیالکوٹ	۱
۴۸	جناب منشی ولی محمد صاحب		۵۲	جناب شیخ عبد اللہ صاحب	۱
	واصلبائی نویس مہوبا		۵۳	جناب مستری میلر بخش	
	ضلع ہمبر پور	۱۵		صاحب ٹھیکہ دار سیالکوٹ	۱
۴۹	جناب مولوی علاء الحسن		۵۴	جناب مستری خدا بخش صاحب	
	صاحب ڈپٹی کلکٹر سلطان پور	۱		نال والہ شہر سیالکوٹ	۱
۵۰	جناب مسٹر عبد الحکیم صاحب		۵۵	جناب میرمانت علی صاحب وغیرہ	
	بیر سٹریٹ لاگیا معرفت جتنا			شہر سیالکوٹ	۱
	حکیم عبدالولی صاحب جہولی		۵۶	جناب منشی نبی بخش صاحب پیرنویس	
	لوٹہ لکھنؤ	۱۵		وغیرہ شہر سیالکوٹ	۱
	(فہرست چندہ تکمیل عمارت		۵۷	جناب میر فخرزاد علی صاحب آرہتی	۱
	دارالعلوم از سیالکوٹ			شہر سیالکوٹ	۱

نمبر شمار	نام مع پتہ	تقد و رقم	نمبر شمار	نام مع پتہ	تقد و رقم
۵۸	جناب ستري فضل صاحب لکوٹ	۱	۴۲	جناب لوی عبدالباسط صاحب حیرن	
۵۹	جناب ستري رمضان صاحب بھار	۱		دروازہ چار گناٹ حیدر آباد دکن	۱
۶۰	جناب ستري غلام غانصاحب لکوٹ	۱	۴۳	جناب قاری عبدلوی صاحب لک	
۶۱	جناب ماسٹر محمد عباس صاحب	۱		مطبوعہ آس محمد نگر لکھنؤ	۱
۶۲	جناب سید خورشید علی صاحب			جناب غلام محمد صاحب	
۶۳	جناب سید خورشید علی صاحب		۴۴	جناب منشی احمد خان صاحب لک	
۶۴	جناب لکھنؤ شہر سیالکوٹ	۱		محکمہ سیالکوٹ	۱
۶۵	جناب لکھنؤ شہر سیالکوٹ	۱	۴۵	جناب منشی بیان اکبر علی صاحب لکوٹ	
۶۶	جناب لکھنؤ شہر سیالکوٹ	۱	۴۶	جناب مولوی شیخ فضل احمد	
۶۷	جناب لکھنؤ شہر سیالکوٹ	۱		صاحب انور کبیر شہر سیالکوٹ	۱
۶۸	جناب لکھنؤ شہر سیالکوٹ	۱	۴۷	جناب میر ممتاز علی صاحب	
۶۹	جناب لکھنؤ شہر سیالکوٹ	۱		محکمہ سیالکوٹ	۱
۷۰	جناب لکھنؤ شہر سیالکوٹ	۱	۴۸	جناب ستري خدا بخش	
۷۱	جناب لکھنؤ شہر سیالکوٹ	۱		صاحب ساکن میانہ پورہ	
			۴۹	جناب ستري محمد دین صاحب	
				صاحب ساکن میانہ پورہ	۱
				صاحب ساکن میانہ پورہ	۱

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیر	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تقدیر
۸۰	جناب مستری محمد الدین			صاحب رئیس ہویال	
	صاحب ساکن میانہ پورہ			مقیم گیساری منڈی لکھنؤ	صا
	شہر سیال کوٹ	۸۶	۱	جناب ڈاکٹر رحیم بخش صاحب	
۸۱	جناب حاجی چودہری سلطان			فتح گنج لکھنؤ	معہ
	محمد خان صاحب بیر سٹریٹ	۸۷		جناب سید برکات احمد	
	شہر سیال کوٹ	۱		صاحب بھالک دبیر الدولہ	
۸۲	جناب میر نبی بخش صاحب			بھادر لکھنؤ	غ
	آرائین شہر سیال کوٹ	۸۸	۱	جناب حکیم جواد حسین صاحب	
۸۳	جناب حکیم حامد علی صاحب			سوداگر محلہ گورکھ پور	غ
	ساکن کوٹھی لوہاراں شہر	۸۹		جناب محمد علی صاحب	
	سیال کوٹ	۱		سوداگر بوٹ این آباد	
	متفرق			لکھنؤ	ص
۸۴	جناب مولوی محمد محمود عالم	۹۰		جناب محمد یوسف	
	صاحب رئیس مغلیہ پورہ -			علی خان صاحب	
	فیض آباد	ص		وٹینری اسٹنٹ	
۸۵	جناب نواب سید نور الحسن			فرخ آباد	ص

قیمت فروخت روئداد معہ مذاات متفرق  
من ابتداء یکم اپریل ۱۲۹۱ھ

نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم	نمبر شمار	نام معہ پتہ	تعداد رقم
۱	جناب ابو علی گوہر صاحب بیڈ کلرک کوہاٹ یک جلد روئداد جلسہ دہلی	۱۲	۱۲	معرفت مولوی فرزند علی صاحب قیمت فروخت کتب دارالعلوم قیمت فروخت کتب منظوم نحوہ معرفت حافظ فضل الرحمن صاحب مدرس ندوہ	۱۲
۲	معرفت جناب مولوی محمد خلیل صاحب یک جلد روئداد جلسہ دہلی	۱۲	۱۲	من ابتداء یکم اپریل ۱۲۹۱ھ چندہ اشاعتہ الاسلام جناب موی محمد مقتدری خان صاحب شروانی از علی گڑھ	۱۲
۱	امانت بلا تفصیل جناب قاضی فضل الرحمن صاحب پشاور	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۲	جناب مولانا عبد السبحان صاحب رئیس گوڈون اسٹریٹ مدراس	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲



# فہرست عطیات چندہ ندوۃ العلما

<p>من ابتداء یکم ذی قعدہ ۱۳۱۷ لغایت ۱۳۲۰ ہجری</p> <p>سرکار عالی والی ریاست حیدرآباد دکن خلد اللہ ملککم</p> <p>سالہ ۱۳۲۰</p> <p>چندہ تقسیم</p>		
نمبر شمار	نام نامی	تعداد و قسم
۱	پراونشیل گرانٹ ان ایڈ	اعصاب
۲	عطیہ سرکار عالیہ والیہ ریاست بھوپال خلد اللہ ملکبھا	الاص
۳	عطیہ ہز ہائینس سر آغا خان بہادر بالقابہ	صما
میزان کل للعلماء		
اوقاف		
نمبر شمار	نام نامی	تعداد و قسم
۱	آمدنی وقف حمزہ پور ضلع شاہجہان پور	مال عصب
۲	آمدنی از جامد اموال موقوفہ خان بہادر حاجی شیخ قادر بخش صاحب	مار
۳	مرحوم رئیس فیض آباد معرفت جناب منشی محمد ہشام علی صاحب کوری ستولی وقف	ع
۴	کرایہ مکان موقوفہ للت پور - ضلع جھانسی	ع
۵	کرایہ مکانات وصیتی لال باغ کمٹو	مال عصب
میزان کل للعلماء		

فہرست چندہ تکمیل عمارت دارالعلوم من اتبہ کیم نو برٹہ لغایت ۳۱ مارچ ۱۳۰۳ء

نمبر	نام مع پتہ	نمبر	نام مع پتہ	نمبر
۱	جناب فتح الدین خان صاحب موج پور ضلع ہشیا ر پور	۸	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۱
۲	جناب خان صاحب شہید محمد صاحب جناب نور محمد خان صاحب	۹	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۲
۳	جناب منشی نظیر احمد صاحب تخصیصہ ارہشیا ر پور	۱۰	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۳
۴	جناب سردار محمد اسلم خان صاحب سپر نٹ ہشیا ر پور	۱۱	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۴
۵	جناب دوست محمد خان صاحب بیر سٹراٹ لاہشیا ر پور	۱۲	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۵
۶	جناب نور احمد خان صاحب سوداگر ہشیا ر پور	۱۳	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۶
۷	جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم ہشیا ر پور	۱۴	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۷
۸	جناب چودھری گمینا سنگھ صاحب فیروز پور تحصیل دوسوہا ضلع ہشیا ر پور	۱۵	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۸
۹	جناب چودھری گمینا سنگھ صاحب فیروز پور تحصیل دوسوہا ضلع ہشیا ر پور	۱۶	جناب سید براء حسن صاحب بی منصف لکھنؤ (بقیہ نجلہ پچاس کم)	۹



ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱۷	جناب چودھری برکت علی خان صاحب	۲۷	جناب بیان یار محمد خان صاحب	۱۷
۱۸	جناب شیخ نیاز محمد صاحب ایم	۲۸	جناب ماسٹر محمد اللہ صاحب	۱۸
۱۹	جناب منشی محمود خان صاحب	۲۹	جناب مولوی قاضی محمد خلیل صاحب	۱۹
۲۰	جناب مولوی حاکم علی صاحب	۳۰	جناب مولوی عبدالباسط صاحب	۲۰
۲۱	جناب منشی محمد علاء الدین خان صاحب	۳۱	جناب منشی محمد علی صاحب محرر	۲۱
۲۲	جناب منشی غلام محمد صاحب پٹواری	۳۲	جناب منشی محمد علی صاحب لکھنو	۲۲
۲۳	جناب محمد حسن خان صاحب	۳۳	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۲۳
۲۴	جناب ڈاکٹر فضل حسن خان صاحب	۳۴	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۲۴
۲۵	جناب حکیم نجم الدین خان صاحب	۳۵	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۲۵
۲۶	جناب منشی میر بخش صاحب پٹواری	۳۶	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۲۶
		۳۷	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۳۷
		۳۸	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۳۸
		۳۹	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۳۹
		۴۰	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۰
		۴۱	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۱
		۴۲	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۲
		۴۳	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۳
		۴۴	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۴
		۴۵	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۵
		۴۶	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۶
		۴۷	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۷
		۴۸	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۸
		۴۹	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۴۹
		۵۰	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۰
		۵۱	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۱
		۵۲	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۲
		۵۳	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۳
		۵۴	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۴
		۵۵	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۵
		۵۶	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۶
		۵۷	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۷
		۵۸	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۸
		۵۹	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۵۹
		۶۰	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۰
		۶۱	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۱
		۶۲	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۲
		۶۳	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۳
		۶۴	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۴
		۶۵	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۵
		۶۶	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۶
		۶۷	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۷
		۶۸	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۸
		۶۹	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۶۹
		۷۰	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۰
		۷۱	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۱
		۷۲	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۲
		۷۳	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۳
		۷۴	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۴
		۷۵	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۵
		۷۶	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۶
		۷۷	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۷
		۷۸	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۸
		۷۹	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۷۹
		۸۰	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۰
		۸۱	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۱
		۸۲	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۲
		۸۳	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۳
		۸۴	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۴
		۸۵	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۵
		۸۶	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۶
		۸۷	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۷
		۸۸	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۸
		۸۹	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۸۹
		۹۰	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۰
		۹۱	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۱
		۹۲	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۲
		۹۳	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۳
		۹۴	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۴
		۹۵	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۵
		۹۶	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۶
		۹۷	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۷
		۹۸	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۸
		۹۹	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۹۹
		۱۰۰	جناب مولوی ابوالکلام صاحب	۱۰۰

# سرمایہ مستقل سالانہ

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ	ردیف
۱	جناب ڈاکٹر محمد عظیم صاحب اسسٹنٹ سرجن پشاور	۳	جناب منشی نثار الرحمن صاحب رئیس بڑا گاون ضلع بارہ بنگلی	۱
	فروخت چانداد	۴	جناب سیٹھ حاجی محمد حنیف صاحب ۱۵۰ انگا پٹاناک	۲
	بابت قیمت مکان دارالعلوم واقع محلہ گولہ گنج لکھنؤ	۵	اسٹریٹ مدراس جناب مولوی حمید الدین صاحب بی۔ اے۔ عربک پروفیسر ایم۔ سی کالج الہ آباد	۳
	چندہ وظائف طلباے دارالعلوم ندوہ		میزان کل مالہ	
۱	جناب مولانا مولوی حبیب الرحمن خان صاحب رئیس بھیکین پور ضلع علیگڑہ (صہ ماہوار)	۱	العام تفسیر و حدیث جناب مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب نائب تحصیلدار پروا ضلع آناؤ	۴
۲	جناب منشی محمد اقصام علی صاحب رئیس کاکوری ضلع لکھنؤ			

## چندہ نمبری

نمبر	نام مع پتہ	نمبر	نام مع پتہ	نمبر
۰	جناب قاضی محمد رزق اللہ صاحب پانی پت	۲	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی وکیل ندوہ)	۰
۱	جناب شیخ بقار اللہ صاحب پانی پت	۳	جناب نواب فاخر احمد خان صاحب	۱
۲	جناب سید نصیب علی صاحب	۴	رئیس پانی پت (چندہ متفرق)	۲
۳	جناب پیر جی عبدالحکیم صاحب سب انسپکٹر	۵	جناب سید انوار الرحمن صاحب	۳
۴	جناب شیخ شاکر حسن صاحب پٹواری	۶	نائب ناظم ریاست جے پور	۴
۵	جناب تفضل حسین صاحب جوم	۷	جناب سید فخر الحسن صاحب	۵
۶	جناب شیخ احمد جان صاحب ناگپور	۸	سب اسٹنٹ سرجن سردار شہر	۶
۷	جناب قاضی حمید حسن صاحب	۹	ریاست بیکانیر	۷
۸	چندہ متفرق در جامع مسجد بدوہ	۱۰	نیز الی	۸
۹	معرفت چودھری ان ٹھٹھیران	۱۱	عام اغرض ندوۃ العلماء	۹
۱۰	بوقت وعظ مسجد ٹھٹھیران	۱۲	(بذریعہ مولوی غلام محمد صاحب شملوی)	۱۰
۱۱	جناب میان حافظ محمد حنیف صاحب		جناب مولوی قاری عبدالسلام	۱۱
۱۲	پسر عبد الوہاب صاحب گلی		صاحب انصاری پانی پت	۱۲
۱۳	سنگیان زیر قلعہ پانی پت			۱۳

ردیف	نام مع پتہ	ردیف	نام مع پتہ
۱۳	جناب منشی محمد فضل احمد صاحب سٹور کیپر پلائی ٹرانسپورٹ سیالکوٹ بہ تقریب منگتی سپر خود سہمی تظیر احمد سلمہ	۱۸	جناب مولوی محمد یونس صاحب خلف مولوی سلامت الد صاحب پانی پتہ جناب بابو عبدالغنی صاحب بی۔ اے وکیل کرناں
۱۴	جناب خان بہادر محمد رمضان صاحب ریاست پٹیا لہ	۱۹	قیمت تین عدد رکابی عطیہ وخر جناب میر فضل حسین صاحب پانی پتہ
میزان کل بابہ		چند قدام اعراض ندوة العلماء	
فروخت کتب		جناب والدہ صاحبہ شتاق حسین صاحب باغ میر صاحب سابق ممبر کونسل	
کتب خانہ ندوة العلماء		جناب عزیز اللہ صاحب گوٹہ فروش سردار شہر ریاست بیکانیر	
نام کتاب قیمت دو جلد شراکط الوساکط		۱	
۸		عہ	

نقشہ تنخواہ ملازمین دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ  
 من ابتداء یکم اپریل ۱۳۵۲ء لغت ۳۱ مارچ ۱۳۵۳ء

ردیف	نام ملازمین مع عہدہ	تنخواہ	تاریخ کارگزاری	تاریخ قبول	کیفیت
۱	شمس العلماء مولوی مفتی محمد عبداللہ	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۲	صاحب مہتمم دارالعلوم	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۳	قاضی تلمذ حسین صاحب ایم	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۴	ہیڈ ماسٹر دارالعلوم	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۵	مولانا شیخ محمد صاحب عرب	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۶	ادیب	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۷	مولانا میر عبدالکریم صاحب فقیہ	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۸	اول	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۹	مولوی سید علی صاحب ادیب	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۱۰	قائم مقام	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۱۱	سید پیارے صاحب بی	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۱۲	سکند ماسٹر	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۱۳	مولوی محمد شبلی صاحب مدرس	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ
۱۴	مولوی عبدالسلام صاحب مدرس	۱۰۰۰	۱۰-۵-۱۳۵۲	۱۰-۵-۱۳۵۲	صالحہ

اس میں عیسائیوں اور انیسویں  
 و عیسائیوں اور انیسویں  
 کا خزانہ دار اور انیسویں  
 کا خزانہ دار اور انیسویں

سلسلہ	نام ملازمین مع عہدہ	شرح عہدہ	تاریخ کارکردگی	تہذیب و تعلیم	کیفیت
۹	مولوی محمد یوسف صاحب مدرس	عہدہ	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	۱۵-۱۱-۱۱۱۵	
۱۰	مولوی فضل الرحمن صاحب مدرس	عہدہ	۱۲-۱۱-۱۱۱۵	۱۲-۱۱-۱۱۱۵	
۱۱	پنڈت لوکناتھ صاحب مدرس سنکرت	عہدہ	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	۵ دسمبر ۱۱۱۵ کو آپ علیحدہ ہوئے
۱۲	سید عبد الجلیل صاحب فورٹہ ماسٹر	عہدہ	۱۲-۱۱-۱۱۱۵	۱۲-۱۱-۱۱۱۵	
۱۳	ماسٹر دین محمد صاحب تھروڈ ماسٹر	عہدہ	۱۲-۱۱-۱۱۱۵	۱۲-۱۱-۱۱۱۵	آپ کا اضافہ صدر ماسٹر
۱۴	ماسٹر فدا حسین صاحب مدرس ریاضی	عہدہ	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	یکم دسمبر ۱۱۱۵ سے ہوا
۱۵	مولوی سید سلیمان صاحب مولوی سلطان احمد صاحب مدرس عربی	عہدہ	۱۲-۱۱-۱۱۱۵	۱۲-۱۱-۱۱۱۵	
۱۶	مولوی قمر الدین صاحب مدرس عربی	عہدہ	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	
۱۷	مولوی قمر الدین صاحب مدرس عربی	عہدہ	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	۱۱-۱۱-۱۱۱۵	

ردیف	نام ملازمین مع عہدہ	شرح تنخواہ	تایم کارزدگی	تایم وصول	کیفیت
۱۸	منصور علی چیراسی	ص	۵۶۱۲	۵۴	
۱۹	منشی سید علی صاحب				
	محرر دارالعلوم	ع	۵۶۱۲-۱۱ یوم	۵۴	
۲۰	ماسٹر صادق علی صاحب				
	قائم مقام مدرس				
	ریاضی	ع	یک ماہ-۲۰ یوم	۵۴	
۲۱	سراج الدین چیراسی	ص و ع	۵۶۱۱-۲۳ یوم	۵۴	۱۲/۶ یکم و یکم برتے عمر ماہوار اضافہ ہوا۔
۲۲	منشی فضل حسین صاحب				
	محرر معتمد صاحب دارالعلوم	ص	۵۶ ۳ ۱/۲	۵۴	
۲۳	شفیع بخش دربان	ع	۵۶۱۲	۵۴	
۲۴	سید باقر حسین صاحب				
	بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔				
	بی۔ سابق سکنتہ ماسٹر	۵۴	۲۴ یوم	۵۴	
۲۵	سید عبدالجلیل صاحب				
	قائم مقام محرر دارالعلوم	ص	۶ یوم	۵۴	
۲۶	مولوی شبلی صاحب	ع و ع			
	متعلم مدرس	ع و ع			

کتاب	نام ملازمین مع عہدہ	تہذیب و ادب	کم و کثرت	روز و شب	کیفیت
۲۷	منشی صفدر حسین صاحب	ع	۵۱۳-۸ یوم	ع	
۲۸	محرر دارالعلوم ماسٹر منظور احسن صاحب	ل	۲۷ یوم	ع	
۲۹	سید علی حسن صاحب	ع	۵۱۴-۶ یوم	ع	
۳۰	محرر دارالعلوم سید محمد رضا صاحب	ع	۵۱۳-۸ یوم	ع	
۳۱	قائم مقام مدرس ریاضی۔	ع و ع	۵۱۳-۸ یوم	ع	
۳۱	مولوی حافظ محمد یوسف صاحب	ع و ع	۵۱۲-۸ یوم	ع	
۳۲	متعلم مدرس منشی محمد حنیف صاحب	ع و ع	۵۱۲-۸ یوم	ع	
۳۳	محرر دارالعلوم مولوی عبدالواحد صاحب	ع	۵۱۳-۲۰ یوم	ع	
۳۴	قائم مقام مدرس ماسٹر غنی محمد صاحب	ع و ع	۷ یوم	ع	
۳۵	قائم مقام سکڑ ماسٹر	ل	۷ یوم	ع	
میزان					
۵					



تختہ خواہ ملازمین و کلاں ندوۃ العلماء میں ابتداء یکم اپریل ۱۲۶۱ء تا ۳۱ مارچ ۱۲۶۲ء

نمبر	نام ملازمین مع عہدہ	پیشہ	تاریخ	کیفیت
۱	مولوی غلام محمد صاحب شملہ کی وکیل ندوۃ العلماء	۵۶۱۲	۵۶۱۲	۵۶۱۲
۲	مولوی غلام محمد صاحب فاضل ہشیار پوری	۵۶۱۲	۵۶۱۲	۵۶۱۲
۳	مولوی یوسف صاحب وکیل ہنگامی	۱۳ یوم	۱۳ یوم	۱۳ یوم

میزان کل ۱۳ یوم

تختہ خواہ ملازمین و دفتر ندوۃ العلماء میں ابتداء یکم اپریل ۱۲۶۱ء تا ۳۱ مارچ ۱۲۶۲ء

۱	محرر مال	۵۶۱۲	۵۶۱۲	۵۶۱۲
۲	محرر مراسلات	۵۶۱۲	۵۶۱۲	۵۶۱۲
۳	چپراسی	۵۶۱۲	۱۳ یوم	۱۳ یوم

میزان کل ۱۳ یوم

تختہ خواہ ملازمین کتب خانہ ندوۃ العلماء میں ابتداء یکم اپریل ۱۲۶۱ء تا ۳۱ مارچ ۱۲۶۲ء

۱	ناظر کتب خانہ	۵۶۱۲	۵۶۱۲	۵۶۱۲
۲	مدد کار ناظر کتب خانہ	۵۶۱۲	۱۳ یوم	۱۳ یوم
۳	فراش کتب خانہ	۵۶۱۲	۵۶۱۲	۵۶۱۲

میزان کل ۱۳ یوم

۱	عطیہ کار عالی والی پتہ امید آباد کن جلد ہندو	۱	۱۳
۲	چندہ رکینیت	۲	۱۳
۳	پندرہ وزیری	۳	۱۳
۴	عطیات ندوۃ العلماء	۴	۱۳
۵	چندہ عام اغراض ندوۃ العلماء	۵	۱۳
۶	زکوٰۃ	۶	۱۳
۷	فروخت کتب روداد	۷	۱۳
۸	ڈاک	۸	۱۳
۹	چندہ اشاعت اسلام	۹	۱۳
۱۰	قیمت طعام وزیران	۱۰	۱۳
۱۱	فروخت کتب کتب خانہ	۱۱	۱۳
۱۲	امانت	۱۲	۱۳
۱۳	میزان کل	۱۳	۱۳

نقشہ آمدنی ندوۃ العلم  
 لکھنؤ میں ابتدا یکم اپریل ۱۳۱۳ء لغایت ۱۳۱۴ء

نقد مصارف ندوة العلماء بیت المال کراچی ۱۳۳۶ھ

تخواہ ملازمین و دفتر	۱	۱۰۰ روپے پائی
تخواہ و کلار	۲	۱۳۳ روپے
سفر خرچ و کلار	۲	۱۳۳ روپے
تخواہ ملازمین کتب خانہ	۲	۱۳۳ روپے پائی
جلد بندی کتب	۵	۱۳۳ روپے پائی
خرید الماری کتب خانہ	۲	۱۳۳ روپے
ساز و خرچ و متفرقات دفتر	۵	۱۳۳ روپے پائی
ڈاک	۲	۱۳۳ روپے پائی
طبع ندوہ	۵	۱۳۳ روپے پائی
زکوٰۃ مدد خرچ یتیم خانہ کانپور	۲	۱۳۳ روپے
مصارف جلسہ سالانہ	=	۱۳۳ روپے پائی
مہمانداری	=	۱۳۳ روپے پائی
سفر خرچ ارکان	۲	۱۳۳ روپے
کرایہ مکان کتب خانہ	۲	۱۳۳ روپے
میزان کل	۵	۱۳۳ روپے پائی

فهرست آردنی دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ من اجابت یکم پریم لکھنؤ غایت ۱۳۱

گرائنٹ ان ایڈ	۱	ص ۱۵۰
عطیہ ریاست بھوپال	۲	ص ۱۵۰
چندہ تکمیل عبارت	۳	ص ۱۵۰
قیمت فروخت مکان دارالعلوم واقع گولہ گنج لکھنؤ	۴	ص ۱۵۰
عطیہ نیرائیس سرآغا خان باقاییہ	۵	ص ۱۵۰
از متولیان جائیداد موقوفہ حاجی شیخ قادر بخش مردم حسین آباد	۶	ص ۱۵۰
اوقاف موضع حمزہ پور ضلع شامبرهان پور	۷	ص ۱۵۰
کرایہ مکانات دینی واقع لال باغ لکھنؤ	۸	ص ۱۵۰
کرایہ مکان واقع للت پور ضلع جھانسی	۹	ص ۱۵۰
وقف موضع بھرتنا پور ضلع بریلی	۱۰	ص ۱۵۰
کرایہ دوکان چندوسی ضلع مراد آباد	۱۱	ص ۱۵۰
چندہ دارالعلوم	۱۲	ص ۱۵۰
چندہ مستقل سالانہ	۱۳	ص ۱۵۰
متفرقات دارالعلوم	۱۴	ص ۱۵۰
چندہ ماہوار دارالعلوم	۱۵	ص ۱۵۰
فروخت کتب دارالعلوم	۱۶	ص ۱۵۰
وظائف	۱۷	ص ۱۵۰
انعام تفسیر و حدیث	۱۸	ص ۱۵۰
چندہ عام اغراض	۱۹	ص ۱۵۰
چندہ تعلیم دارالعلوم	۲۰	ص ۱۵۰
کرایہ دوکانات دارالعلوم	۲۱	ص ۱۵۰
میزان کل	۲۲	ص ۱۵۰

فصله مصارف دارالعلوم من ابتداء یکم ابریل تا ثانیۃ ذی القعدة ۱۳۰۶

تخواه ملازمین دارالعلوم	۱	لعمریه
مرمت و صفائی مکان دارالعلوم و مکانا و مسیتی واقع لال پور	۲	لعمریه
تعمیر عمارت جدید بلڈنگ	۳	لعمریه
سائر خرچ دارالعلوم	۴	لعمریه
وظائف طلباء	۵	لعمریه
خرید فرنیچر	۶	لعمریه
ڈاک دارالعلوم	۷	لعمریه
طبع	۸	لعمریه
خرید کتب و رسم	۹	لعمریه
مصارف مقدمہ اوفات کرنا	۱۰	لعمریه
نگار آراضی نزول جدید بلڈنگ واقع مکارم نگر	۱۱	لعمریه
کمیشن فروخت مکان دارالعلوم واقع گولہ علی لکھنؤ	۱۲	لعمریه
کرایہ مکان بورڈنگ	۱۳	لعمریه
مرمت و صفائی مکانا و مسیتی واقع لال پور لکھنؤ از سر نو محفوظ	۱۴	لعمریه
میزان کل	۱۵	لعمریه

# غلط نامه - رو داد جلسته و ۱۹۱۳

ردیف	توضیح	غلط	صحیح	ردیف	توضیح	غلط	صحیح
۱	آمدنی خسته در معلوم	س	س	۲۸	ندارد	ع	ع
۱۴	۱۹۷۱	کامرس بیارنشت	کامرس بیارنشت	۲۹	ندارد	ع	ع
۱۵	۱۹۷۲	محمد عجمی خسته	عبدالحق خسته	۳۰	ندارد	ع	ع
۲۳	۳۳۳۳	۴	۴	۱۱۱	عیات احمد	عیات احمد	عیات احمد
۲۷	۵۵	عبدالباسط	عبدالباسط	۱۱۹	ندارد	ع	ع
۲۸	عبدالحق خسته	ع	ع	۲۲۳	ندارد	ع	ع
۴۱	نهرت	ب	ب	۲۹۹	قادر ی	قادر یان	قادر یان
۵۵	م	ندارد	ص	۳۱۵	حکیم عبدالحکیم	عبدالحکیم	عبدالحکیم
۴۲	م	ندارد	ص	۳۵۶	مولوی عبدالحجید	مولوی عبدالحجید	مولوی عبدالحجید
۴۹	۱۳۹	ندارد	ص	۸۸	ندارد	ع	ع
۵۴	۲۵۲	دو دفعه درج کیا گیا	دو دفعه درج کیا گیا	۱۸۴	ندارد	ع	ع
		ب	ب	۹۷	ندارد	ع	ع
		ب	ب	۹۸	ندارد	ع	ع
۵۶	۲۶۰	ندارد	ص	۱۰۵	ندارد	ع	ع
	۲۶۲	ندارد	ص		ندارد	ع	ع
۶۱	۳۴۴	ندارد	ص	۱۰۸	ندارد	ع	ع
۶۲	۳۴۵	ندارد	ع	۱۰۸	ندارد	ع	ع
				۱۱۲	نشان آمدند	نشان آمدند	نشان آمدند







